

تاریخ میو
اور
داستان میوات

از
چودھری کریم خاں میو
کراچی

اکتوبر 1985ء

بہ شکریہ

جناب شبیر احمد خان میواتی
(لاہور-پاکستان)

موبائل / وٹس ایپ: 03314894305

پیش کش

توصیف الحسن خان میواتی الہندی
(بھنگوہ-میوات-بھارت)

موبائل / وٹس ایپ: 9813267552

* حرفے چند *

میو قوم اور علاقہ میوات کی تاریخ و تہذیب، شخصیات
و تحریکات، زبان و لسانیات اور شعر و ادب
کے بارے میں ہم، نادر و نایاب اور اہم کتابوں، کتابچوں،
پمفلٹوں، رسائل و جرائد کے شماروں اور مضامین
کو * پی ڈی ایف * کے ذریعہ سے محفوظ اور عام
کرنے کے لیے میو قوم کے دونا مور محقق، ادیب و صحافی:
* ڈاکٹر مفتی محمد مشتاق تجاروی (دہلی) *
* جناب شبیر احمد خان میواتی (لاہور) *
کی سرپرستی اور نگرانی میں جہد و مساعی کر رہے ہیں۔

دوستوں سے گزارش ہے کہ دل چسپی لیں
اور تعاون فرمائیں، ان کے پاس یا ان کے علم
میں کسی بھی نوع کی کتابوں حتیٰ کہ
کوئی خبر، اشتہار، دعوت نامہ، خط، تصویر
یا کوئی دستاویز، مطبوعہ یا غیر مطبوعہ، جو
کچھ بھی ہو، ازراہِ کرم ہمیں فراہم کریں
تاکہ اسے محفوظ کر کے دست بردِ زمانہ
سے بچایا جاسکے اور اہل علم و تحقیق کی اس
موادِ لوازمہ تک رسائی بالکل آسان ہو سکے۔
ہم آپ کے تعاون کے دل سے شکر گزار ہوں گے۔

واضح ہو کہ اس سلسلہ کی کاوشیں:

(1) ڈاکٹر مفتی محمد مشتاق تجاروی کے مقالہ:

*"بابائے اردو مولوی عبدالحق اور میوات"

(2) منشی محمد مخدوم تھانوی کی نادر و نایاب کتاب:

*"مُرَقَعُ الْوَرِّ"

(3) ڈاکٹر مفتی محمد مشتاق تجاروی کے مقالہ:

*"مورخ ملت مولانا سید محمد میاں اور میوات"

(4) ڈاکٹر محمد ایوب قادری کے مقالہ:

*"میوات میں تبلیغ اسلام کا ابتدائی دور"

کو پی ڈی ایف کی صورت میں عام کر دیا گیا ہے، جبکہ پانچویں کاوش،

چودھری کریم خان میو

کی کتاب

*"تاریخ میو اور داستان میوات"

کی پی ڈی ایف کا پی آپ کے زیرِ نظر ہے،

* واضح ہو کہ * یہ کتاب پہلے بھی پی ڈی ایف میں دستیاب ہے، لیکن اس میں کئی صفحے موجود نہیں ہیں، ہم پہلی بار اس کتاب کے مکمل نسخے کی پی ڈی ایف پیش کر رہے ہیں،

آپ ہمارے لیے دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ہمیں مزید توفیقات سے نوازے، آمین۔

(توصیف الحسن میواتی الہندی)

مختار میو اور داستان میو

اکتوبر ۱۹۸۵ء
مؤلفہ

جنوبدری کریم خان / خان محمد شہر الوداع

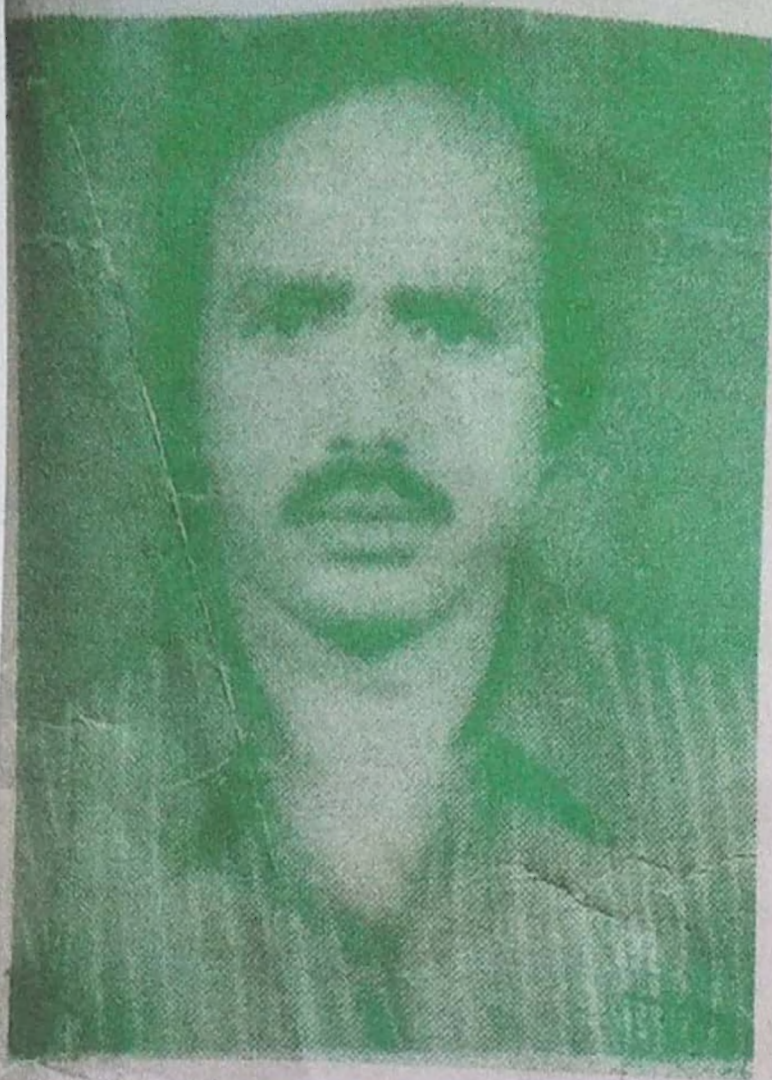


مرتبہ

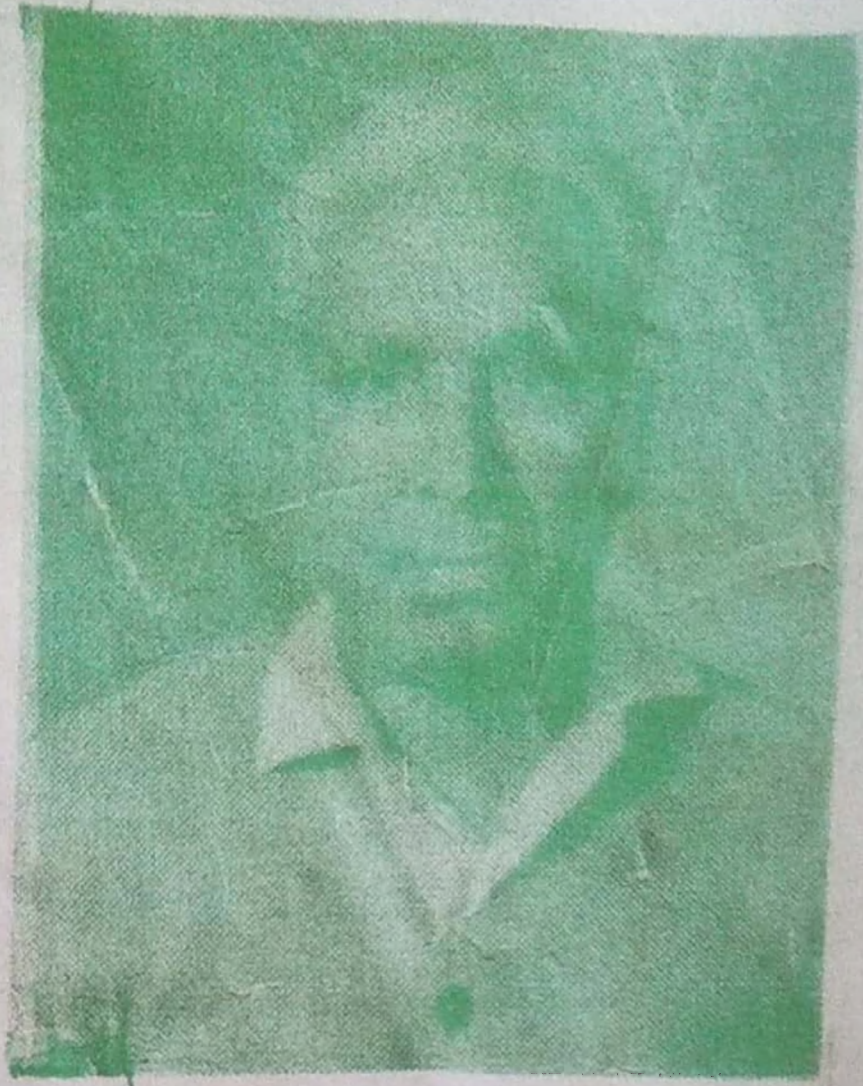
ذکیہ کریم میو
ذاکر کریم میو

شعبہ

نپ جے جو دھا مرکھنا ایک بات سو بات کی
دنی کا ندھے ڈھال جو دھینگ دھراں میوات کی



اظہار الحسن میونسپل پریذیڈنٹ



چوہدری حبیب الرحمن میو
صدر آل پاکستان میونسپل
آرگنائزیشن



عبدالصمد سنیر ڈائریکٹر پریذیڈنٹ
ضلع قنبرا کر



لیفٹیننٹ عطا محمد بھاگور یا شیرا
بحری والا قصور

تعارف

ہمیں اس ضرورت کا بار بار احساس ہوا کہ ہم میو ہونے کی حیثیت سے نہ صرف میو قوم بلکہ دوسروں کو بھی میو قوم کی تہذیب، تمدن اور تاریخ سے متعارف کرائیں اور یہ بتائیں کہ میو کون ہیں۔ ان کی تہذیبی و تاریخی روایات کیا ہیں اور ہندوستان کی تاریخ میں انھوں نے کیا کردار ادا کیا ہے۔ نیز جو غلط فہمیاں ان کی تاریخ کے بارے میں پائی جاتی ہیں وہ قطعی طور پر دور کر دی جائیں۔ اگرچہ میو جیسی عظیم منفرد قوم کی تاریخ بیان کرنے کے لئے یہ کتابچہ بالکل ناکافی ہے۔ لیکن میو قوم کی تاریخ اور حالات جاننے کے لئے جو تشنگی عام طور پر پائی جاتی ہے اس نے ہمیں مجبور کیا کہ تاریخ میو اور داستان میوات کی اشاعت کا انتظار کرنے کے بجائے اس کتاب کو شائع کر دیں جو موجودہ تشنگی کو بجھا سکے۔ لہذا یہ مختصر و صاحب حق مقالہ پیش خدمت ہے جس کو ہم نے بڑی محنت، تحقیق اور جانفشانی کے ساتھ مرتب کیا ہے اور یہ تاریخ میو اور داستان میوات کا ایک حصہ ہے۔ اور اس بات کی یوری کو تشنگی کی گئی ہے کہ جو چیز اس میں لکھی جائے وہ تاریخی طور پر صحیح ہو۔ کتابچہ کی زیادہ معلومات میو قوم کی مستند تاریخ ”تاریخ میو چھتری“ سے لی گئیں ہیں۔ تاریخ میو چھتری میو قوم کی مستند تاریخ ہے۔ جسے محترم بزرگ حکیم عبدالشکور صاحب نے مرتب کیا ہے۔ ہمیں امید ہے کہ ہمارے علمی و تاریخی حلقے

بڑی حد تک اس سلسلہ میں مطمئن ہو جائیں گے اور ایک ایسی قوم کی تاریخ سے روشناس ہو سکیں گے جس کے متعلق ہماری بیشتر تاریخیں ابھی تک خاموش ہیں۔

اصل و نسل

میو قوم ہندوستان کی ایک ممتاز آریہ نسل چھتری قوم ہے جس کا کرسی نامہ مشہور آریہ نسل "چند بنسی"، "سورج بنسی"، اگنی کل خاندان سے مل جاتا ہے۔ یہی وہ خاندان ہیں جن سے چھتری نسل کے (۳۶) کل و بنس (شاخ) نکلتے ہیں۔ ان کل و بنس ہائے میں چھ سات کل و بنس ایسے ہیں جن سے میو قوم کا تعلق ہے۔
تومر بنس، جادو بنسی، کنواہ بنسی، یوان بنسی، بڈھ گوجر، راکھور بنسی، پنوار بنسی وغیرہ۔ اس سے صاف ظاہر ہے کہ میو آریہ نسل چھتری راجپوت ہیں ان کا کرسی نامہ گوت و پال، عادات و رسوم و رواج، نیز برادرانہ تعلقات تقریباً ایک ہیں۔
لہذا اس تاریخی حقیقت پر زیادہ خامہ فرسائی کی ضرورت نہیں ہے میو آریہ نسل چھتری تاریخ اور روایات اسکے شاہد ہیں

میو

میو لفظ بہت پرانا ہے جو قدیم تاریخی کتابوں میں "مید اور میر" کے نام سے ملتا ہے۔ مشہور عربی تاریخ "فتوح البلدان" میں علامہ ابن خلدون نے اس لفظ کو "مید" لکھا ہے۔ وہ فرماتے ہیں کہ مید ریل نے ساحل

یہ جہاز کو لوٹا اور جو کچھ اس میں تھا وہ لے لیا۔ وہ یہ بھی فرماتے ہیں کہ
مید (میو) اور (زط) جاٹ قوم کا تسلط پورے راجپوتانہ پر تھا۔
راجہ دامہران پر حکمرانی کرتا تھا اسی کے اشارے سے یہ لوگ جہازوں
کو لوٹتے تھے۔ راجہ دامہر کے بارے میں بھی ہم اس نتیجے پر پہنچے ہیں کہ
وہ بھی مید ہی تھا۔

عباسی دور حکومت میں مید قوم کی لڑائی مسلم عرب حکمرانوں سے
ہوئی۔ چنانچہ عمران بن موسیٰ نے خلیفہ معتصم باللہ کے حکم سے قوم مید
و زط سے لڑائی کی۔ اسی طرح سے خلیفہ مامون الرشید کے عہد میں
میدوں نے جنگی جہازوں کا مقابلہ کیا جس میں وہ بے شمار قتل ہوئے
اس عرب مورخ نے لکھا ہے کہ۔

میو قوم بڑی خوشخوار تھی یہ مسلمانوں کے ابتدائی آمد کے دنوں میں
سندھ و راجپوتانہ میں آباد تھی اور بڑے بڑے شہروں میں اس کی حکومت
تھی۔ انگریز مصنف مسٹریٹ کا بیان ہے کہ جاٹ اور میو قوم کراچی
سے لاہور تک آباد تھی اور وہاں سے نقل مکانی کر کے دوسری جگہ چلی
مسٹر مارڈ نے ٹارڈاراجستان میں کہا کہ میو اور میر میں کوئی فرق نہیں
میدوں کے تین سو فرقے تھے جو راجہ حیات کی اولاد تھے وہ سندھ کے
مشرق میں پھیلے ہوئے تھے۔ یہ تھی راج راسو میں میر اور میرات کے
معنوان میو اور میوات کا ذکر آیا ہے اور اس کی تاریخ تفصیل سے
بیان کی گئی ہے۔ مولوی ذکاء اللہ نے اپنی تاریخ ہند میں سندھ میں
میو کی آبادی اور لڑائی کا ذکر کیا ہے۔ جاٹ ہٹری کے مصنف رمالدار
رام سروپ بھی اس بیان کی تائید فرماتے ہیں۔ تاریخ محمد بن قاسم میں
جنرل اکبر خان نے لکھا ہے کہ جاٹ اور میو کسی زمانے میں سواحل
سمندر پر تجارت کرتے تھے اور بندرگاہوں پر پڑے رہتے ہیں۔ پس

یہ بات و توق سے کہی جاسکتی ہے کہ قدیم مورخین کے نزدیک میو قوم دراصل میو قوم ہیں اور اس لئے یہ کوئی تعجب کی بات بھی نہیں کہ الفاظ کہیں سے کہیں بدل جاتے ہیں۔ سندھ و راجستان کے میدیا میر ہی دراصل میو ہیں۔ میو قوم کی آبادی کی وجہ سے تاریخی کتابوں میں اورے پور میواڑ کا نام میدیات ملتا ہے بعد میں وہ میواڑ کے نام سے پکارا گیا۔ کیونکہ ان علاقوں میں کبھی مید یا میو قوم تھی آج بھی ان علاقوں میں میو قوم سے خونی رشتہ رکھنے والی قومیں آباد ہیں اس موقع پر یہ بتادینا بھی ضروری ہے کہ میو کا ایک نام میوڑا بھی ہے۔ خانزادہ اور دیگر قومیں اس الفاظ کو طغذیہ استعمال کرتے تھے اور لفظ میو سے کبھی میو قوم کو مناسبت رہی ہے۔ چنانچہ میووں کے نام آج بھی امید، میدخال، میدی موے سنگھ، مدے خان وغیرہ پائے جاتے ہیں اس لئے یہ ثابت ہوا ہے کہ پُرانی تاریخی کتابوں میں میو قوم کا تذکرہ مید یا میر ہی کے نام سے ملتا ہے اور کسی قدیم کتاب میں میو نہیں ہے ہاں بعد کی کتابوں "تاریخ فرشتہ" لطیفات ناصری، تاریخ فیروز شاہی، تنزک بابری، تنزک جہانگیری وغیرہ میں یہ لفظ میو ہی موجود ہے۔

میوات

میوات کا علاقہ میو قوم کی آبادی کی وجہ سے میوات کہلاتا ہے میر کی مناسبت سے میرات یا میرداس لکھا ہے مثلاً پرتھی راج راسو میں میر اور میرات ہی ہے اور اسی عنوان کے تحت میو قوم اور میوات کا ذکر آیا ہے۔ مسٹر ڈاڈ بھی ایسا ہی فرماتے ہیں ان کے نزدیک

میوات میر ہی سے بنایا گیا ہے۔ مسٹر ڈنزل ایبٹ سن نے کہا ہے کہ الور بھرت پور کے رہنے والے میو کہلاتے ہیں۔ اور ان کے رہنے کی وجہ سے اس علاقہ کو میوات کہتے ہیں۔ میرا رجھاں اس طرف گیا ہے کہ میو لفظ میرا سانی کا بگڑا ہوا ہے جس کے معنی پہاڑی دھڑوں کے رہنے والوں کے ہیں۔ قدیم ہندی تاریخیں یہی بتاتی ہیں کہ مید اور میر نام کی قوم پُرانے زمانے سے جلی آرہی ہے۔ اسی کی مناسبت سے سندھ و راجستان کے مختلف علاقوں کو مارواڑ، میواڑ، میرواڑ یا میوات وغیرہ کہتے ہیں میوات کا علاقہ اسی طرح میو قوم کی مناسبت سے میوات کہلاتا ہے۔ یہ علاقہ دہلی سے شروع ہو کر الور تک پہنچتا ہے اس کا زیادہ رقبہ پہاڑی ہے کم میدانی اور بلی پریت کی شاخیں پورے میوات میں پھیلتی ہیں۔ پہاڑ کسی زمانے میں میو قوم کی پناہ گاہ تھے اور اسے ان پر پڑا ناز تھا۔ قدرتی طور پر میوات تین حصوں میں تقسیم ہوتا ہے۔

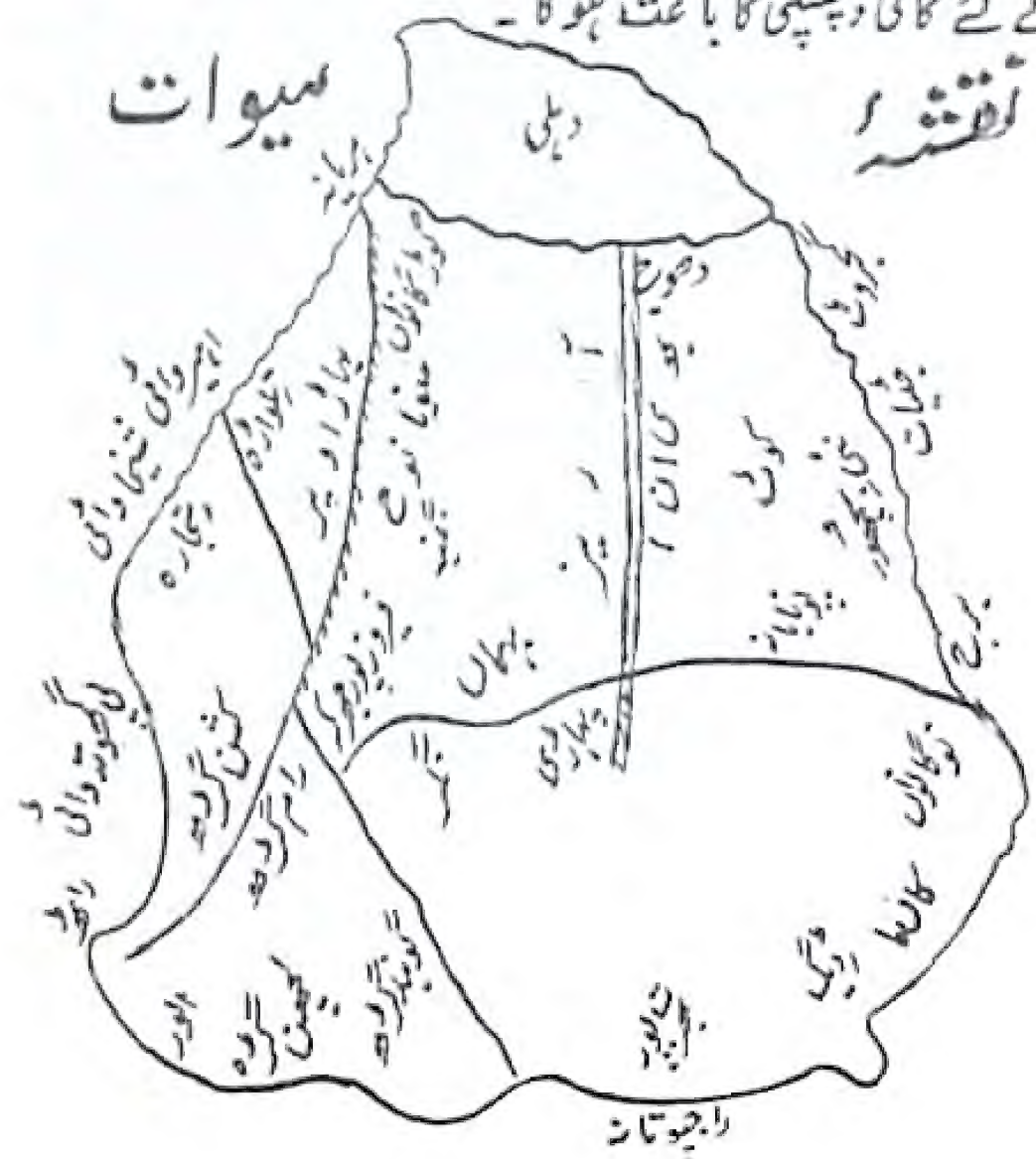
بھیاننا۔ آبریر۔ پہاڑ اوپر

علاقہ کے پہاڑ ہی ان حصوں کی حد بندی کرتے ہیں ان کے علاوہ بعض حصوں کو گوت و پال کی نسبت سے سنگل والی، باگھوڑا، نانائی واڑہ، یاسٹ واڑہ، دولوت والی، دنگل والی وغیرہ ناموں سے جانتے ہیں مغل عہد حکومت تک میوات ایک باقاعدہ صوبہ تھا۔ کوٹلہ ایک زمانے میں اس کی راجدہانی رہی ہے تاہم بہادر اس کا حکمران تھا مختلف ادوار میں میو اور غیر میو حکمران اس علاقہ پر حکمرانی کرتے تھے۔ انگریز نے اس صوبہ کو خطرناک قرار دیتے ہوئے اس کی وحدت کو بارہ بارہ کیا اور اسے ہندوستان کے مختلف صوبوں، راجستان، پنجاب، یو۔ پی، دہلی

میں تو قوم کی آبادی علاقہ میوات میں تو خیر ہے ہی ہندو پاکستان کے دوسرے حصوں میں بھی پھیلی ہوئی ہے اُن کی مجموعی تعداد کا اندازہ تقریباً ۷۰ لاکھ کے لگ بھگ ہے۔ مسئلہ سے پہلے ان کی بڑی آبادی میوات میں تھی لیکن تقسیم کی وجہ سے وہ تتر بتر ہو گئی تقریباً ۵۰ لاکھ میں پاکستان ہجرت کر گئے اور اب علاقہ میوات میں صرف ۲۰ لاکھ رہ گئے ہیں اس کے علاوہ میواتوں کی آبادی مالوہ مدھیہ پردیش، یوپی بہار و راجستان کے مختلف علاقوں اور ضلاع میں پائی جاتی ہے جہاں ان کے بڑے بڑے گاؤں خطے اور شہروں میں محلہ میواتیاں ملتے ہیں۔ یہ میوات مختلف زمانوں میں میوات ہی سے ہجرت کر گئے تھے مثلاً کچھ تو قحط سالوں کے زمانے میں اور کچھ مختلف شاہان سے لڑائیاں لڑنے کے دوران تتر بتر ہوئے اور وہیں دور دراز مقامات پر جا کر آباد ہو گئے آج ان کی زبان تہذیب و رسم و رواج بھی بدل گئے ہیں بعض ایسے میوات بھی بیرون مقامات میں ملتے ہیں جو اپنے کو میوات کہلانا پسند نہیں کرتے اور وہ کہیں پٹھان کہیں سید بنے ہوئے ہیں غیر میوات کے ساتھ رشتہ کرنا بھی شروع کر دیا ہے حالانکہ میوات رسم و رواج کے یہ بالکل خلاف ہے۔ پاکستان میں بھی میواتوں کی بہت بڑی تعداد منتشر طور پر آباد ہوئی ہے یہ لوگ سندھ اور پنجاب کے اضلاع لاہور، سیالکوٹ، شیخوپورہ، لائل پور، ملتان، ونگھری وغیرہ میں پھیلے ہوئے ہیں ابھی ان کے رسم و رواج و زبان میں کوئی فرق نہیں آیا لیکن تبدیلی کا پورا امکان ہے۔ میں تو قوم کی آبادی اگرچہ بہت منتشر ہے لیکن قومی یکجہتی اس میں بہت زیادہ ہے برادرانہ اور بال و گوت وارتعلقات کچھ

میں بانٹ دیا چنانچہ آج بھی یہ علاقہ اسی پوزیشن میں موجود ہے حالانکہ یہ ایک مستقل علاقہ ہے اس کی ایک مستقل تہذیب، زبان، رسم و رواج ہیں جو اور کسی علاقہ سے نہیں ملتے۔ یہی قوم کے برادرانہ، رشتہ دارانہ تعلقات بدستور نہایت مضبوط طریقے پر قائم ہیں۔ اور یہ تقسیم اسکی ان خصوصیات و روایات کو ختم نہ کر سکی۔ اس علاقہ پر متعدد تباہیاں بھی آچکی ہیں۔

جیسا کہ غیاث الدین بلبن کے عہد میں پھر غدر ۱۸۵۶ء میں دوسری تباہی آئی اس کے بعد ۱۹۴۷ء کی تباہی بھی کم نہیں تھی لیکن ان تمام تباہ کاریوں کے باوجود یہ علاقہ موجود ہے۔ اتنا ضرور ہوا ہے کہ آبادی میں کافی فرق آگیا ہے۔ ذیل میں ہم علاقہ میوات کا نقشہ پیش کر رہے ہیں جو آپ کے لئے کافی دلچسپی کا باعث ہو گا۔



میںو قوم کی بارہ پال و یاون گوت مشہور ہیں۔ پوری میںو قوم انہی
پال و گوتوں میں تقسیم ہوئی ہے ان پال و گوتوں کا سلسلہ آریں نسل چھتری
خاندانوں تو میں بنسی، جادو میں بنسی، کشنوا میں بنسی، طرگو میں بنسی، چوان
بنسی، راٹھور میں بنسی وغیرہ سے مل جاتا ہے۔ مثلاً میںو قوم کی پانچ
پال چھک لوت، لونڈ لوت، ڈیمروت، دولوت، نیائی جادو میں بنسی ہیں
اسی طرح سے بالوت، دیڑوال، لڈاوت، رٹاوت تو میں بنسی وغیرہ
باقی سلسلہ بھی اسی طرح ہے۔ ہر پال و گوت کا سلسلہ انہیں کل و بنس
ہائے سے مل جاتا ہے۔ ذیل میں ہم میںو قوم کے بارہ پال ایک پلاٹہ
اور یاون گوتوں کے نام درج کر رہے ہیں ان سے آپ اندازہ فرمائیے
اور کنشیروں کی بناولیاں و شجرہ ہائے انساب ملنا کر دیکھیے کہ میںو قوم
کے گوت و پال دوسری چھتری اقوام کے گوتوں و پالوں سے کس قدر
ملتے ہیں اور ان میں دراصل کوئی فرق نہیں ہے۔

(۱) چمبر کلوت (۲) رولوت (۳) پوندلوت (۴) نیائی (۵) ڈیمرو (۶) بالٹ
(۷) ڈیروال (۸) لڑاوت، جو باگوریا کے نام سے مشہور ہے۔ (۹) کیلار۔ (۱۰)

(۱) بلیانیہ (۲) کٹاریہ (۳) سوکڑیہ (۴) لوطمان (۵) چمبیہ (۶) بلاوت
(۷) سگڑاوت (۸) جلاوت (۹) گوچمبیہ (۱۰) بکڑلوت (۱۱) کانگر (۱۲)
گوروال (۱۳) میوال (۱۴) نانگلوت (۱۵) سنگالیہ (۱۶) چھالیہ (۱۷) تریکیہ
بھالاد (۱۸) بیر (۱۹) بہمنات (۲۰) بگیوت (۲۱) ہونوانی (۲۲) سوگن
(۲۳) گول (۲۴) خیلدار (۲۵) کمالیہ (۲۶) بڑگوچر (۲۷) چھونکڑ (۲۸)
مورجھنگال (۲۹) نیوار (۳۰) ناسرواڑ (۳۱) لم کھیر (۳۲) میلانیہ (۳۳) کاہو
(۳۴) بٹلاوت (۳۵) گور (۳۶) مانڈر (۳۷) چالوکیہ (۳۸) مارگ (۳۹)
یوراسیہ (۴۰) لیک (۴۱) کھوکر (۴۲) کڑنیائی (۴۳) بڑنیائی (۴۴) بگلہ
(۴۵) بھوسلیہ (۴۶) سروہیہ (۴۷) منگریہ (۴۸) پوہان (۴۹) بھانی (۵۰)
جٹلاوت (۵۱) بھیرکیٹھ -

یوں تو ہندوستان کی مشہور حقیری اقوام جاٹ گوجر امیرا جیوت وغیرہ نے بھی مذہب اسلام قبول کیا ہے لیکن مینو قوم تقریباً تمام کی تمام مسلمان ہو گئی ہے جس کی بہت بڑی وجہ ہے اسے جاننے کے لئے ہمیں تاریخ کی طرف لوٹنا پڑے گا۔

ہندوستان کی تاریخ کا مطالعہ کرنے سے یہ بات پائے ثبوت کو پہنچ چکی ہے کہ مینو قوم نے دوسری اقوام ہند کے مقابلے میں ہندوستان پر

حملہ کرنے والوں کا سب سے زیادہ مقابلہ کیا ہے اور نسبتاً زیادہ لڑائیاں لڑی ہیں کیونکہ اکثر بیرونی حملہ آور سب سے پہلے دہلی پر حملہ کرتے تھے اور دہلی کے محافظ تو مرسل میں تھے۔

جب تب دلی تو مری

یہ مقولہ اسی دور کی عظیم یادگار ہے ان بیرونی مسلم حملہ آور ان کے ہندیب اور ہندیب کے اثرات بھی مسلسل اختلاف کا وجہ سے ابھی پر زیادہ ہوئے ہیں۔ میو قوم کا قبول اسلام سندھ ہی سے شروع ہو جاتا ہے جہاں سب سے پہلے مسلم حملہ آور محمد بن قاسم نے حملہ کیا تھا۔ راجہ داسر کی رہنمائی میں سید قوم (میو قوم) نے اس کا مقابلہ کیا۔ تاریخی کتابوں سے ثابت ہوتی ہے کہ اس زمانے میں بہت سے قبائل سندھ میں اسلام لے آئے تھے اور یہ ایک حقیقت ہے کہ مسلم حملہ آور محمد بن قاسم محض انتقامی و فاتحانہ جذبہ لے کر حملہ آور نہیں ہوئے تھے بلکہ اسلام پھیلانا بھی ان کا مقصد تھا چنانچہ ان کے واپس چلے جانے کے بعد بھی ایک عرصہ تک عرب لوگوں کا آنا جانا سندھ میں رہا یہ لوگ وہاں نہ تجارت ہی کرتے تھے بلکہ اسلام کی تبلیغ بھی ان کا مقصد تھا۔ مولانا ذکاء اللہ نے اپنی تاریخ ہند میں ان قبائل کے اسلام لانے کا ذکر کیا ہے اس کے بعد محمود غزنوی کا دور آیا جس نے ہندوستان پر بے دریغ حملے کے میو قوم نے اس کا مقابلہ بھی مہاراجہ تنہن پال کی ریاست تھیں گروہ میں کیا ان کے ساتھ بھی اسلام کی تبلیغ کرنے والوں کی ایک کھیپ تھی چنانچہ اس کھیپ کے سرگرم رہنما سید سالار سواہی غازی تھے جو رشتہ میں محمود غزنوی کی بہنوئی تھے۔ انہوں نے جہاں ہندوستان کے دوسرے حصوں میں اسلام پھیلایا وہاں میو قوم کو بھی

اسلام سے متاثر کیا ان کے ہا جزارے سید سالار مسعود غازی میو قوم کے دینی رہنما تھے۔ اہلیان میوات سید سالار مسعود غازی کو بڑی قدر کی نگاہ سے دیکھتے ہیں اور انہیں اپنا روحانی پیشوا مانتے ہیں۔ میوات میں اس بزرگ کے چلے پار گار نشان ہو چوکو چوتھے کی شکل میں ہوتے ہیں جگہ جگہ پائے جاتے ہیں لوگ انہیں سید کہتے ہیں اور ان کا بڑا احترام کرتے ہیں اور ان کے غیض و غضب سے ڈرتے ہیں۔ میو سید سالار کے نام کی قسم بھی کھاتے ہیں یہ حضرت بہرائچ لوی بی میں شہید ہو کر وہیں دفن ہوئے۔ سید ضمیر الدین ہو سید سالار غازی کے حضرت بہرائچ مرید تھے۔ پالوولی میں آکر مقیم ہوئے ان کے ہاتھوں بہت جادو نسل میوؤں کا مسلمان ہونا ثابت ہے۔ تو مری سے اسلام لایکے تھے محمود غزنوی اور ان کے ساتھوں کے بعد جو مسلم حکمران ہندوستان آئے ان کے ہمراہ بھی اسلام کی تبلیغ کرنے والے آتے رہے اور اسلام کی اشاعت کرتے رہے مسلم حکمرانوں اور حواریوں کے مبلغین کے علاوہ بہت سے دوسرے بزرگان دین اور صوفیائے کرام مثلاً حضرت داتا گنج بخش حضرت خواجہ معین الدین چشتی حضرت خواجہ قلب الدین بختیار کاکی حضرت خواجہ نظام الدین اولیا حضرت میراں حسن خٹک سوار حضرت شاہ ولی اللہ دہلوی حضرت خواجہ مدار حضرت سیاراج شاہ حضرت چوڑھو سدھو حضرت شاہ چولکا حضرت فیض موبلی حضرت سید احمد برکاتی حضرت سید سربیت گول پھلاس غازی حضرت سید اسماعیل شہید اور ان کے ساتھیوں نے میو قوم کو مسلمان بنایا۔ بس یہی میو اور دوسری چھتری اقوام مثلاً مسلم راجپوت۔ مسلم جاٹ۔ مسلم گوجر وغیرہ کے مسلمان بننے کی داستان اس موقع پر ہم یہ بھی بتا دینا چاہتے ہیں کہ میو قوم مشرف اسلام ہوئی مگر اسلام لے آنے کے بعد بھی ان کی قومی اور وطنی محبت کا جوش کم نہیں ہوا۔ اور آنے والے مسلم حملہ آوروں سے مسلمان ہونے کے بعد بھی کوئی

ہندو ہی نہیں ہوتی۔ میو قوم کو جو اسلام ملا ہے وہ صوفی اور
اولیاء لوگوں سے اس کے اثرات اس کے ذہنوں پر قطعی غیر فرقہ وارانہ
ہوئے۔ جو دمیوؤں میں جو صوفی اور دینی رہنما ہوئے انہوں نے ایک
خدا ایک انسان اور ایک مذہب کا نعرہ بلند کیا۔ میو صوفی حضرت لال
داس اس کی مشہور مثال موجود ہے یہ ایک بڑے یررگ تھے انکے نام
پر یا قاعدہ لال داسی مذہب ہے جس کے پیرو بھی حال حال پائے
جاتے ہیں۔ الور کے قریب دھولی دوب میں ان کا منار ہے اور موسی
شیر پور میں ان کا ایک عظیم مکان ہے جس میں مندر اور مسجد بنے ہوئے
ہیں۔ ان یررگ کے مذہب کے بارے میں مثال مشہور ہے۔ دونوں دین
سے گئے نال داس کا ساد یعنی لال داس کے پیرو نہ مسلمان رہے نہ
ہندو۔ دونوں دین سے گئے۔ میو مسلمان ہیں اور اسلام کو اپنے لئے
فخر سمجھتے ہیں لیکن ان میں تہذیب یا فرقہ واریت نام کو نہیں اور انھوں
نے کبھی بھی اپنے ملک اور بھائیوں کو غیریت کی نگاہ سے نہیں دیکھا۔
ہمارا ہم یہ بتا دینا بھی ضروری خیال کرتے ہیں کہ میو کو کسی نے زبردستی
مسلمان نہیں بنایا۔ میوؤں کو جبراً مسلمان بنائے جانے کا خیال فحش
پر و پیکند ہے۔ ہمارا خیال تو یہ ہے کہ ہندوستان میں کسی کو بھی جبراً
نہیں بنایا گیا۔ جو لوگ مسلمان ہوئے ہیں سب یہ رضا و بہ رغبت ہوئے
ہیں۔ میو جیسی سخت جان اور متمدن قوم کو زبردستی مسلمان بنالینا کوئی
آسان کام نہیں تھا۔ میوؤں کے بارے میں مثل مشہور ہے۔
”میو مرا جب جانو۔ تب تلججا بھی ہو جائے“

میو تہذیب

میو قوم کی ایک مستقل تہذیب ہے انکی مخصوص عادات و اطوار

و رسومات ہیں جو دوسری چھتری اقوام سے ملتی ہیں اور کہیں کہیں مسلم
تہذیب اور نہری تہذیب کے ٹکراؤ سے چوں چوں کا مر یہ بن گئی ہیں
میو تہذیب میں بڑی حد تک ہندو تہذیب کے اثرات غالب ہیں باہ
شادی، رہن سہن اور دوسری کئی چیزوں میں تقریباً وہی طریقہ رائج
ہیں جو دوسری لہری چھتری اقوام میں ہیں۔ شادیوں میں بہت فصول فرقی
کی جاتی ہے۔ باراتیوں کی تعداد بعض دفعہ ہزاروں سے بھی تجاوز کرتی
ہی۔

میو والے اپنے صہری کو ڈھریوں سے تول تول کر روپیہ دیتے ہیں۔
بعض زیادہ ناک والے اپنے صہری اور دو لہا کو روپوں سے تول دیتے
ہیں۔ بارات کو کھانے میں چاول دیا جاتا ہے۔ گوت و بال بجا کر رشتے کے
جاتے ہیں۔ ابھی بہت عرصہ نہیں ہوا میو باقاعدگی کے ساتھ مسلم تہوار
بڑے حقوق سے منلتے ہیں۔

تعلیم نہ ہونے کی وجہ سے سادگی بہت زیادہ ہے جو کھانے پینے
اور عام رہن سہن میں کافی نمایاں ہوتی ہے۔ لباس بالکل سیدھا سادہ ہوتا
ہے ابھی کچھ دن پہلے مرد پگڑی کمری اور اونچی دھوتی باندھتے تھے عورتیں
گھگرے اور انگلیا پہنتی تھیں لیکن اب اس میں کافی تبدیلی آگئی ہے۔
انگریزی بال رکھنے اور یا جامہ یا شلوار پہننے والے کو طعنے دگاہوں
سے دیکھتے ہیں۔ میو عورتیں مسلمان خواتین کی طرح برقعہ نہیں اڑھتی
بلکہ صرف گھونگٹ کرتی ہیں یہ بات بھی بتائے جانے کے قابل ہے کہ میوات
میں مردوں کی نسبت عورتیں زیادہ کام کرتی ہیں اور گھر کے علاوہ کھیت
میں بھی انہیں بڑا کام کرنا پڑتا ہے۔ معاشی طور پر میو لالچی نہیں ہوتا بلکہ
سخت قناعت پسند ہوتا ہے پناچہ اب یہ بات ضرب المثل بن گئی ہے کہ
”میو بھوکا کھاتا ہے“

یہی وجہ ہے کہ میوات کے میوؤں نے آبائی پیشہ زراعت کے علاوہ کوئی اختیار نہیں کیا۔ حالانکہ آبادی میں اضافہ کی وجہ سے زمینیں بہت کم رہ گئی ہیں۔ میوؤں پر برادری بہت بڑی چیز ہے جس کے کچھ قانون اور اصول ہیں جن پر میوؤں کو چلنا پڑتا ہے۔ پہلے قتل تک فیصلہ برادری کے ذریعہ ہو جاتے تھے بلکہ اب بھی یہ چیز موجود ہے بہت سے ایسے مقامات جو حکومت سے بھی حل نہیں ہوتے انہیں برادری حل کرتی ہے برادری کے بڑے چودھری اور مکھیہ جو بات کہتے ہیں وہ پتھر کی لکیر ہوتی ہے۔ میوؤں برادری میں ہر پال و گوت کا ایک چودھری ہوتا ہے پھر پال و گوت کے تھانیولا کے چودھری ہوتے ہیں پھر گاؤں وار چودھری ہوتے ہیں انہیں سے ملکر یہ نظام بنتا ہے۔

زبان و ادب

علاقہ میوات کی ایک باقاعدہ زبان ہے جسے میواتی زبان کہتے ہیں اس زبان کو تمام نہیں بولتے بلکہ میوات میں بسنے والے یا جن کا علاقے سے قریبی تعلقات رہے وہی جانتے اور بولتے ہیں۔ یہ زبان انداز و لہجہ کے اعتبار سے بالکل الگ تھلگ زبان ہے۔ حتیٰ کہ برج بھاشا اور ہریانی سے بھی علیحدہ ہی ہے۔ اس کے خصوصیات دوسری زبانوں میں نہیں پائے جاتے۔ اگر میواتی کو ناگری یا فارسی زبان میں لکھنے کی کوشش کی جائے تو صحیح معنوں میں لکھا جانا ناممکن ہے۔ بعض ماہرین نے اس بات پر بتایا ہے کہ سندھی زبان میں بڑی حد تک میواتی کو لکھا جاسکتا ہے۔

سنسکرت۔ ہندی، فارسی، عربی حتیٰ کہ انگریزی زبان کے

الفاظ بھی میواتی میں ملتے ہیں۔ میواتی میں بہت بڑا ادب بھی دوہوں شعروں کی شکل میں پایا جاتا ہے جسے میوؤں قوم کے نسا بھٹا میرانی گاتے ہیں۔ ساتھ عوام بھی راگتے ہیں۔

اس زبان کے کئی بڑے شاعر و ادیب بھی گزرے ہیں جن میں فاعل سعد اللہ خاں آکیروی اور بھیک جی بڈید کا نام بہت بلند ہے سعد اللہ خاں آکیروی نے مہارٹ کا میواتی میں منظوم ترجمہ کیا ہے جس کا نمونہ بھی ہم آپ کو پیش کر رہے ہیں۔

بھیم اور کیچک کی لڑائی کا منظر

ارے مل بھڑاں بھیم سبھل لب وین اندھیاری
سو صا سکتی مل مہا بل دو منکاری

بھیک جی نے کہا۔ بھیم دو رو دور ہے دور ہی سوہیت
بن ڈھونڈے پاسے نہیں بھیک جی پیارا کودنیش
میواتی زبان میں یہی دو شاعر نہیں بلکہ اور بہت سے شاعر گزرے ہیں اور کمال کی بات یہ ہے کہ میوؤں عورتوں کو بھی شعر کہنے میں مہارت حاصل ہے۔ اکثر عورتیں باتوں ہی باتوں میں شعر کہہ ڈالتی ہیں۔

جیسے بس بدنی نے کہا ہے۔

میری سونگ بھلی سی آننگی بلین بلوان باں
دریا ٹوڈر مل کا تیرے میں کی من مانی ہونا

میواتی میں رزمیہ۔ عشقیہ۔ بزمیہ۔ دینیہ ہر قسم کا ادب ملتا ہے جیسے اپنے اپنے موقع پر میوؤں عورتیں میرانی وغیرہ لکھتے ہیں۔ افسوس کہ اس زبان کا الگ رسم الخط نہیں ورنہ میواتی زبان و ادب کو ایک خاص مقام حاصل ہوتا۔ میوات میں لکھنے پڑھنے کی ضروریات کے لئے اردو کا استعمال ہوتا ہے۔ بول چال میں میواتی محض میواتی ہے۔

تاریخی مقام

آج کا ہندوستان شاید اس بات کا تصور بھی نہیں کر سکتا کہ میو قوم کیا ہے۔ اس کی تاریخی روایات کیا ہیں اور ہندوستان کی تاریخ میں اس نے کیا پارٹ ادا کیا ہے۔ آج ہم اس حقیقت کو واضح کر دینا چاہتے ہیں جسکی پوری پوری شہادت ہماری تاریخ سے ملتی ہے کہ میو قوم سے زیادہ محبوب وطن اور قوم پرست شاید ہندوستان اور پاکستان میں اور کوئی نہیں اسے آزادی وطن اور ملکی سالمیت کا ہمیشہ احسان رہا۔ سب سے زیادہ تعجب کی بات یہ ہے کہ وہ اپنی حکومت یا ریاست قائم کرنے پر کبھی کبھی مہم نہیں ہوئے ملک کی حفاظت اور دوسروں کیلئے اپنا خون بہانا ان کا شیوہ رہا ہے۔ چنانچہ یہ بات دعوے کے ساتھ کہی جاسکتی ہے کہ پاکستان پر حملہ کرنے والے ہندوستان کا مقابلہ جس قدر میو قوم نے کیا ہے اور اس سلسلہ میں جتنی قربانیاں آج تک دی ہیں کہ ان کی نظیر پاکستان کی دوسری قوم مشکل سے پیش کر سکے گی۔

ہندوستان پر سب سے پہلے مسلم حملہ آور محمد بن قاسم نے سندھ پر حملہ کیا اس کا مقابلہ کرنے والے میو اور جاٹ تھے اس زمانے میں سندھ اور ارجن پیر راجہ داہر کی حکومت تھی راجہ داہر ان پر حکومت کرتا تھا۔ یہ لوگ عرب جہازوں اور قافلوں کو لوٹتے اور کھاتے تھے بعض تاریخی کتابوں میں یہ بھی آیا ہے کہ عرب ممالک سے تجارت کرنے والے بھی یہی لوگ تھے۔ محمد غزنوی نے ہندوستان پر پے در پے حملے کرنا شروع کیا۔ اس مقابلہ میں راجہ تہن پال جادو نسل میو نے اپنی ریاست تہن گڑھ متھرا کے مقام پر کیا جہاں محمد غزنوی کو شکست کھانی پڑی اور پھر محمد غوری کو

کو بھی شکست خوردگی کے عالم میں لوٹنا پڑا ہرے یہ سب اسی وقت ہوا جب ان کا سخت مقابلہ کیا گیا ان کے بعد میو کا مقابلہ قطب الدین ایبک سے ہوا اس مقابلہ میں میو کافی مارے گئے۔

تاریخ فتح الہدوں بلاذری۔ تاریخ محمد بن قاسم جنرل اکبر خان اس مسلم حملہ آور کا مقابلہ بھی تہن گڑھ کے مقام پر ہی کیا گیا تھا۔ اس جنگ میں قطب الدین نے فتح پائی اور راجہ تہن پال گرفتار ہوا میوؤں کے متحدہ جادو نسل گوٹ پال راجہ تہن پال کی اولاد ہے۔ راجہ تہن پال کے بائیس بیٹے تھے جن میں سے زیادہ مسلمان ہوئے۔

قطب الدین ایبک کے بعد سلطان ناصر الدین محمود اور غیاث الدین بلبن کا زمانہ آیا۔ اس زمانے میں میو قوم اور میوات بہت زیادہ سرکشی اور شرارتوں کا مرکز بنے ہوئے تھے۔ کثرت کے ساتھ لوٹ مار کا پیشہ اختیار کر لیا گیا تھا چنانچہ دہلی ان دنوں لوٹ مار کی بولاں گاہ بنی ہوئی تھی اسلئے کہ مسلم حملہ آور دہلی کے تو مہراج کو ختم کرنے پر تلے ہوئے تھے اور میو تو مہراج محافظ و بکال تھے۔ ان کا صرف یہی لغو تھا۔

”جب تک دل تو مرک میو تو مہراج محافظ“

دن غروب ہونے سے پہلے ہی میو دہلی میں داخل ہو کر لوٹ مار شروع کر دیتے تھے۔ میو کبھی مسلسل شرارت، سرکشی اور بغاوت کی وجہ سے ناصر الدین محمود، غیاث الدین بلبن، شمس الدین التمش کو میوات اور میوؤں پر متعدد حملے کرنے پڑے جن کا میوؤں نے بڑی ہونہار اور ہمت کے ساتھ مقابلہ کیا اور لاکھوں میو قتل ہوئے۔ اس زمانے میں کا کورا مالوت میوؤں کی کمان کرتا تھا۔ دھوج سے لیکر قطب مہرولی تک ان میو بہادروں کے مورچے لگے رہتے تھے میو قوم اور میوات پر جتنی تباہی و غارتگری ان شاہان کے زمانے

میں آئی شاید ہی کبھی آئی ہو۔ تاریخ قریشہ اور تاریخین فیئیں تاریخ
فیروز شاہی، طبقات ناصری وغیرہ میں واقعات تفصیل کے ساتھ موجود
ہیں۔ فیروز شاہ تعلق کا زمانہ آیا تو اس وقت شیو کی جمیعت کافی کمزور
ہو چکی تھی۔ اور خود فیروز شاہ مار دھاڑ کا آدمی نہ تھا اس نے شیوؤں
کے ساتھ دوستانہ تعلقات قائم کئے اس زمانے میں بھی شیوؤں کے کوئی
گوت ویاں اسلام لائے۔ بخاندان سادات نے بھی شیو کے ساتھ کوئی
جنگ یا لڑائی بھی نہیں کی بلکہ میوات والوں کا مذاقہ خود میوات والوں
کے لئے چھوڑ دیا۔ ہاں البتہ سید مبارک شاہ نے حکم ضرور کیا تھا جو کابا
نہیں ہوا۔ لودھیوں نے بھی شیوؤں کے ساتھ کوئی جنگ نہیں کی بلکہ
انہوں نے شیوؤں کے ساتھ بہت وسیع تعلقات قائم کئے میوات
میں ہر جگہ مسجدیں، مقبرے اور دیگر اسلامی عمارات تعمیر کیں میوات
میں اکثر خوشنما قدیم عمارات لودھی دور کی ہیں اس زمانے میں تقریباً
تمام شیو اسلام لائے تھے لیکن ان کے جذبہ حب الوطنی اور قوم
پرستی میں اسلام نے آنے کی وجہ سے کوئی کمی نہیں آئی تھی۔
ابراہیم لودھی نے جب پانی پت کے مقام پر بابر کے مقابلہ میں
شکست کھائی اور جب وہ رحلت کر گیا تو اس کے بھائی محمد شاہ لودھی
نے شیو حکمران راجہ حسن خاں میواتی سے امداد کی درخواست کی اور
والہی میواڑ رانا سائگا کو بھی ساتھ لگایا اور کھیر شاہ لودھی راجہ
حسن خاں میواتی اور رانا سائگا نے ملکر فتح پور سیکری کے مقام
پر بابر کا مقابلہ کیا جس میں ان تینوں کو شکست ہوئی سب سے
زیادہ نقصان شیوؤں کا ہوا۔ اس جنگ کے میوات کے بڑے بڑے
سوار اور فوج اور خود راجہ حسن خاں میواتی والہی اور کھیر شاہ
ہمکے اور شیوؤں کا ناقابل تلافی نقصان ہوا۔ اس جنگ کے تمام

واقعات کو خود تنزک بابر میں تفصیل کے ساتھ پڑھا جاسکتا ہے اس
کے واقعات میں تعصب کی جھلک نمایاں طور پر موجود ہے۔ اس کتاب
میں شیوؤں اور ان کے راجہ حسن خاں میواتی کو نہایت توہین آمیز
الفاظ کے ساتھ مخاطب کیا گیا ہے۔ غیاث الدین بلبن کے مقابلے
کے بعد یہ دوسرا مقابلہ تھا جس میں شیو بڑی طرح تباہ و برباد ہوئے
اس فتح کے بعد بابر نے شیوؤں کے ساتھ تعلقات وسیع کئے اور
اور اپنی حکومت میں عہدے بھی دیئے میوات بھر میں مختلف مقامات
پر مسجدیں اور منارات وغیرہ تعمیر کیں نیز دوسری اصلاحات بھی کیں
عہد ہمالیونی میں بھی اسلامی حکومت سے شیوؤں کے تعلقات
اسی طرح قائم رہے۔ جب شہنشاہ اکبر کا زمانہ آیا تو ان کے تعلقات
میں اور بھی زیادہ وسعت ہو گئی کیونکہ اکبر بہت عقلمند اور ذہین آدمی
تھا اس نے شیوؤں کی فطرت و عادات کو پہچانا اور اس کے ساتھ
پوری دوستی کی۔ مختلف شیوؤں کو منصب دار بنایا۔

شاہان اسلام سے مسلسل جنگ و جدل کرتے رہنے میں شیو قوم اور
میوات میں جو خرابیاں آگئی تھیں انہیں دور کیا شیو قوم کے بارہ ہاں
اور باون گوتوں کی تقسیم کی چودھرا مٹوں کو قائم کیا۔ آج جو گوت
ہاں اور چودھرا مٹیں میوات میں موجود ہیں یہ تمام کی تمام اکبری عہد کی
ہیں۔ میوات میں جو پہلا بندوبست ہوا وہ بھی اکبری عہد ہی میں ہوا
بعض تاریخی کتابوں میں یہ بھی ملتا ہے کہ اکبر نے شیوؤں کے ساتھ رشتہ دار
تعلقات بھی قائم کیں لیکن ایک طرف تو یہ ہو رہا تھا دوسری طرف
شیوؤں کے بعض گوت ویاہوں میں سخت خود سری پیدا ہو گئی اور انہوں
نے تخت ہمالیونی کے محافظ اکبر کے خلاف علم بغاوت بلند کر دیا چنانچہ
پایٹ پال سردار راجہ ٹوڈر مل آف بھرت پور نے اعلان کیا ہے

پانچ بہار کی راجانی اور پورہ میر و دل
آدھے اکبر بادشاہ آدھے ڈیٹ ٹوڈر مل

اسی طرح پاٹن کے راؤ کو جیہ شہنشاہ دہلی نے کسی کام کے لئے
بلانا چاہا تو اس نے آنے کے بجائے کہلا بھیجا۔
» تو دہلی کا بادشاہ ۔ میں پاٹن کو راؤ
تیری دلی ملتے نہ چلو ۔ میری پاٹن ملتے آؤ

اسی طرح سے میسوں میں خود سری تو پھیل ہی گئی اور جیہ شہنشاہ اکبر
بھی سدھار گئے تو اس میں اضافہ ہو گیا ۔ پاٹن پال اور بعض دوسرے
فرقے مکمل باغی بن گئے ۔ یہ چارے جہانگیر کو بڑی مشکلات کا سامنا کرنا
پڑا ۔ ان ہی دنوں شہنشاہ جہانگیر کا کچھ مال آگرہ سے اوتھوں پر لکر
دلی آ رہا تھا پاٹن پال کے سردار اور دوسرے لوگوں نے ٹوٹ لیا ۔
رائے بھان پاٹن اور مستہ خاں گودھولیا ان میں پیش پیش تھے
اسی رہنمائی اور لوٹ مار کے نتیجے میں پاٹن میوا اور جہانگیری فوج
میں سخت جنگ ہو جو ”پانچ بہار“ کے نام سے مشہور ہے ۔ شاہ جہاں سے
بھی میسوں کی نوک ٹھونک برابری رہی ۔ ہاں عالمگیر نے وہی
طرز اختیار کیا جو اکبر کا تھا ۔ چنانچہ عالمگیری عہد حکومت میں میسوں بہت
عہدوں پر فائز تھے حتیٰ کہ میوات کے حاکم بھی میوات والوں میں
سے ہی تھے ۔

عہد عالمگیری میں لوگوں کا جوش و خروش میں بہت کمی آ گئی
اگرچہ طوائف الملکی میں روز افزوں کے اضافہ کی وجہ سے میسوں
میں کافی خود سری تھی لیکن عالمگیر کے برتاؤ اور خوشامدوں نے میسوں
کو رام کر لیا ۔ میسوں کی فطری عادت ہے کہ کتنا ہی بڑے سے بڑے
شمن عاجزی دکھا کر ان سے امداد طلب کرے تو امداد کرتے ہیں اور

پناہ بھی دیتے ہیں ۔ عالمگیر زندگی بھر میسوں کی خوشامد کرتا رہا
ان خوشامدوں کے ذریعہ ہی اس نے میوات والوں سے بھیجا چڑایا
اور کامیاب ہوا ۔ بہادر شاہ کے زمانے میں اگرچہ طوائف الملکی کافی
پھیل چکی تھی ۔ لیکن اس سے میسوں کی باغیانہ جنگ کوئی نہیں ہوئی
تھو شاہ رنگیلا اور بھی زیادہ کمزور تھا اس کے زمانے میں میوات کا حاکم
سید عبداللہ علی خان تھا ۔ طوائف الملکی کے اسی دور میں سرو کے راجپوتوں
کو میسوں نے اپنے خون سے ریاست الور قائم کرائی ۔ اور سنسنی وال
جاٹوں کو اپنا خون دیکر بھیرت پور کا مالک بنایا ۔

آزادی ہند اور میسوں

غیر ملکی حملہ آوروں اور شاہان سے لڑتے جھگڑتے میسوں کو
ہزاروں سال بیت گئے ۔ طوائف الملکی کے زمانے میں انہوں نے کچھ
اطمینان کا سانس لیا تھا لیکن یہ سکون و اطمینان بہت تھوڑے دن
رہا ۔ ہندوستان والوں کی لامرکزیت کمزوری اور نا عاقبت اندیشی
نے فرنگی استبداد کے لیے خواہ مخواہ موقع فراہم کر دیا اور میسوں
کے لیے ابتلا و آزمائش کا ایک اور دور شروع ہو گیا ۔ میسوں نے
فرنگی اقتدار سلطنت کی بہت سختی سے مخالفت کی اور جہاں قابو پایا
وہاں ان کا خلع خمد کرنے سے گریز نہیں کیا ۔ شروع میں تو میسوں نے
فرنگیت کو کوئی اہمیت نہیں دی لیکن ان کا سیلاب جوب بڑھنے لگا
تو میسوں بھی سنکھلے ۔ چنانچہ سب سے پہلے ۱۸۰۶ء میں مفتی مولانا محمد
عوض ٹوٹنکی کی رہنمائی میں میواتیوں نے انگریزی فوج کا مقابلہ کیا
پھر ۱۸۲۸ء میں دلی کے انگریز کمشنر ولیم بریئر کو قتل کیا جس کی سزا

میں قاتل میو لو اسٹیشن الدین والی فیروز پور جھڑ کو کھانسی کی سزا دی گئی
 ۱۸۵۶ء کی پہلی جنگ آزادی میں میو قوم نے جو کارہائے نمایاں
 انجام دیے وہ انگنت ہیں۔ باب گڑھ کے انگریز ایجنٹ کو مقامی
 میو اور گوجروں نے ملکر قتل کیا۔ سینہ اور تاؤڑو کے پہاڑوں میں راؤ
 راجہ تلارام اور میوؤں نے بیشمار انگریزوں کا خون کیا۔ رئیسینہ کے
 میوؤں نے انگریز بہادر قتل کئے۔ رلو اسن کے مقام پر میوؤں نے
 متحدہ انگریزوں کو میلوں کی طرح جوڑ کاٹے لگوائے اور انہیں قتل
 کئے۔ نوح، شاہ پور، نگلی اور آس پاس کے دیہات کے میوؤں نے
 سڑک پر سے گزرتے ہوئے انگریز قتل کئے جس کی یادداشتیں پل
 کے مقام پر شیخ موسیٰ علیہ رحمہ گاہ کے سامنے سوئی گاڑی اور نوح
 شاہ پور، نگلی اور اڈبر کے باون معزز ترین میوؤں کو سوئی پر چڑھایا
 جس میں خود میرے جدا چند جوہر خاں اور وزیر خاں بھی شامل تھے
 جو نوح کے رہنے والے تھے ان ہی باون آدمیوں میں نوح کے گواد
 یا چودھری شجاعت خان تھے۔ ان تمام آدمیوں کو انگریزوں نے نہ
 صرف سوئی پر چڑھایا بلکہ نوح کی تمام بصویداری بحق سرکار ضبط کر لی
 گئی اور انگریز حکومت ان شیدایان حریت کے پسماندگان کو ہمیشہ
 کے لئے ان کی جدی جائیدادوں سے محروم کر دیا۔ اسی طرح رائے
 اور ایلوا سن کے میوؤں کی بصویداری حقوق ختم کر کے کاشت
 بنا کر چھوڑ دیا۔

مرزا غالب نے اپنی ایک کتاب میں لکھا ہے کہ میوات میں آزادی
 کے پروانوں کو ختم کرنے کے لئے جو رسالہ میرا راجہ انور نے بھیجا تھا
 اسے دو صاراؤلی کے میوؤں نے ختم کیا۔ اس جرم کی یادداشتیں
 انگریز حکومت نے موقع آنے پر ان کی بصویداری حقوق بھی ضبط

کر لئے۔

۱۸۵۷ء کی جنگ آزادی میں میو قوم نے بہت کچھ کیا جس کے
 عوض قوم کو کافی مطالبہ بھی پہنچے پڑے اور بہت سے لوگ آج تک
 بے گھر و بے در ہیں۔ حکومت نے میوات کے سیاسی مصیبت زدگان
 کی کوئی امداد بھی تک نہیں کی حالانکہ میو قوم کے کارناموں سرکشی
 اور شجاعت کے واقعات سے انگریزی حکومت کے بیشمار
 ہیں اس کے بعد جب جنگ آزادی کا دوسرا دور شروع ہوا تو اس
 میں بھی موقع بہ موقعہ کانگریس تحریک کا ساتھ دیتے رہے کانگریس کے بڑے
 بڑے لیڈر میوات میں آکر پناہ گزیں ہوتے تھے وقت بے وقت پختہ
 اور روپے بھی دیئے اور تحریک میں حصہ لینے والوں کی امداد بھی کی۔
 فیروز پور جھڑ میں ایک بار چند کانگریسی ورکروں کو پولیس نے گرفتار
 کر لیا تھا تو اس پاس کے میوؤں نے احتجاج میں پولیس اسٹیشن پر
 ہل بول دیا جس کے نتائج کافی نقصان دہ نکلے۔ تعلیم کی کمی کی وجہ سے
 ورکروں کی اہلیت کمی رہی۔ ویسے آزادی کے لئے جوش و خروش
 کبھی کم نہیں ہوا۔ آج تک میو عورتیں فرنگی استعمار کو ملک سوائے
 بے سنگھ کی تلخ کلامی ہوئی چودھری یسین ویٹو استعمال کر کے اور
 ہندوستان پہنچ گئے اور الود ریاست کے میو سے اعلان کیا کہ جمع روک
 لی جائے تو اس موقع پر ہم یہ بتائیں گے کہ باگوڑا نے ایک تاریخی
 کردار پیش کیا اور جس کے نتیجے میں بھیل جھنگی اور چودھری یالین
 کی بات کو پانی دیا اور سوائے بے سنگھ کو شکست کھانی پڑی اور ریاست
 میں اکثریت سنگل باگوڑا یا نانی داڑھ رہتا ہے جس میں ہم یہ بتائیں
 گے کہ سب سے زیادہ اہمیت اس سلسلہ میں باگوڑا کو دی گئی ہے
 اب آپ ۱۹۴۷ء کی طرف آجائے جو بھیلیاں میو قوم پر گری یہ بہت

ہی نزدیک کی کہانی ہے جو ریاست خالی کرائی گئی تو کالے پہاڑ میں جمع ہوئے اور مہاراجہ تہر سنگھ نے پرانا انتقام لیا اور جہازوں کے ذریعہ نیلنگ کی جس میں کالے پہاڑ کی ایک ایک ٹوٹی ٹوٹی میں رنگ گئی تھی جو لوگ وہاں سے بچ نکلے تو فیروز پور سے لیکر گوڑگانوال تک پوری میوات جمع ہو گئی جس میں بھرت پور ریاست جس میں اکثریت سپاٹ اور دولت کی پائی جاتی ہے اور چند لوگ اور آریز کی مل گئے تھے اور یہ جمع ہو کر قافلے کی شکل میں پاکستان کو روانہ ہوئے تو بھٹڈے میں آکر ہماری ماؤں کی گود خالی ہوئی کتنی بہنوں کے سروں سے دوپٹہ چھینا گیا۔

بڈگو جہاٹ کا میل سنگاریا سے رہا ہے یہ تعلقات اتنے مضبوط رہے ہیں کہ آپسی خانہ جنگیوں میں ساتھ نہیں چھوٹا چاہے ایک دوسرے کے مقابلہ میں اپنے ہم قوم ہی کیوں نہ آگے ہو۔ میٹو اور جہاٹ تادی بیاہ بھی ایک دوسرے کے ساتھ رہتے ہیں۔ تادیوں میں لیں دین کا طریقہ پہلے سے رائج ہے ہر غمی میں بھی برابر شریک رہتے ہیں چودھری سرچھو لہرام آنجھانی کو بھی میٹووں سے ہمیشہ محبت رہی اور جب تک آپ زندہ رہے برابر میٹو قوم اور علاقہ میوات کی طرف توجہ دیتے رہے اور علاقہ میں اصلاح اور سدھار کے کام بھی جاری کئے میٹو بھی چودھری صاحب آنجھانی سے گہری عقیدت رکھتے آئے ہیں ہمیں افسوس ہے کہ مکمل آزادی نے جہاں ہمیں بہت سی نعمتوں سے ہمکنار کیا وہاں انسانیت اور اقوام میں رحمہ اندازی بھی کڑالی میٹو اور جہاٹ دو عظیم پرانی قومیں تھیں جو ہمیشہ ایک دوسرے کے دکھ درد میں ساتھ رہے اور ہردو اقوام کے تعلقات ہمیشہ وسیع رہے ہیں لیکن ۱۹۴۷ء کی آندھی نے ان تعلقات کو بے حد خراب کر دیا اور

ہندو مسلم فرقہ پرستی نے برادری کا جنازہ نکال دیا۔ اس زمانے میں اکثر ایسا ہوا کہ علاقہ میں قیام امن کے لئے بار بار جہاٹ میٹووں کی نیکیاں ہوتی تھیں اور صلح صفائی ہو جاتی لیکن فرقہ پرست فوراً ہوا دیکر معاملہ کو خراب بنا دیتے تھے۔ وہ بدترین دور آخر کار گزر گیا۔ اب وقت اور حالات کا تقاضہ ہے کہ یہ ہردو اقوام اپنے تعلقات کو پہلے سے زیادہ مضبوط بنائیں اور چھوٹو رام جی کے مشن کو زندہ کریں۔ ایک ضروری بات اس وقت یہ بھی کہنی ہے کہ ان ہردو اقوام کی تعداد کافی ہے۔ جلیات اور میوات بڑے بڑے علاقے ہیں جن کی مستقل تہذیب اور زبان ہے دوسری چھتری اقوام ان قوموں اور علاقوں سے گہرا رابطہ رکھتی ہیں۔

جاٹ اور میٹو

یوں تو میٹووں کے تعلقات تمام چھتری اقوام سے ہمیشہ استوار رہے ہیں لیکن جاٹ قوم سے میٹووں کو جو مناسبت رہی ہے وہ ایک تاریخی چیز ہے۔ ایرانی عربی تاریخوں میں جہاں میٹووں کے لفظ کو ہم میٹ کے نام سے دیکھتے ہیں وہاں جاٹ کا لفظ لڑ کے ساتھ موجود ہے ان ہردو قوموں کا تذکرہ ایک ساتھ آیا ہے یعنی لڑنے میں مرنے میں تجارت وغیرہ کرنے میں ایک ساتھ چلتے رہے ہیں پڑوس اور قرب بھی جاٹ اور میٹووں کا ساتھ رہا ہے کوئی زیادہ زمانہ نہیں گزرا ماضی قریب میں ریاست بھرت پور جو سنسنی وال جاٹوں کی ریاست تھی وہ خالص میٹووں کے نمونے سے قائم ہوئی ہے۔

رسالہ دارام سروپ مصنف جاٹ کشتی فرماتے ہیں
ٹھاکر برن سنگھ والد سورمل ایک خاموش ہوشیار امن پسند اور

سہولت کا نواہان تھا اس نے میواتیوں کو ساتھ لے کر راجہ جے پور کے علاقے پر چڑھائی کی جبکہ کچھواہہ راجائے ان کو اٹھارہ لاکھ روپیہ سالانہ آمدنی کی زمین دینا منظور کی۔

میوات کے ارد گرد زیادہ آبادی جاٹ قوم کی ہے اور ان کی بہت بڑی تعداد ہے جو پنجاب کے کافی حصے کو گھیرے ہوئے ہے یہ لوگ بھی میوات کی طرح مختلف گوت و پال رکھتے ہیں اور ان کا سلسلہ آخر میں چیترو لوں کے انھیں کل دس ہائے سے مل جاتا ہے جن سے چھتری قوموں اور نسلیوں کا ملتا ہے جاٹ قوم کا برادرانہ تعلقات میوات کے ساتھ کو توار پال رہے ہیں۔ مثلاً جو بہ جاٹ کا تعلق چیمر کلوت پال سے ہے راوت کا ڈیراوت سے ہے۔ اس لئے کیا یہ مناسب نہیں ہے کہ یہ تمام لوگ اس تہذیب و لسانی وحدت کی سالمیت اور تحفظ کے لئے کوئی مضبوط اور ٹھوس پروگرام بنائیں۔ ان پروگرام کی تمام ذمہ داری جاٹ اور میوات پر ہی ہے۔

۱۹۴۷ء

۱۹۴۷ء بھی ہندوستان کی تاریخ میں ایسا سال گزرا ہے جو اب لا آباد تک اس ملک کے بسنے والوں کو یاد رہے گا۔ فسادہ نگری میں میوات اور علاقہ میوات کو بری طرح تباہ کیا۔ جاٹ میواتوں کو قریب رستوں نے ایک دوسرے کے خلاف اکسایا۔ بہت بربادی ہوئی قتل و غارتگری کا بازار گرم ہوا۔ اکثر ایسا ہوا کہ جاٹ اور میوات آپس میں صلح کرتے لیکن فرقہ پرست راتوں رات بھڑکا کر صبح ایک دوسرے پر حملہ کر دیتے چنانچہ اس دور کی ناقابل بیان بعض ایسے شرمناک واقعات بھی ملتے ہیں جو انسانیت کی پستی پر بدنام داغ ہیں اور ان کا تعلق بعض اہم ملی شخصیتوں

سے تھے۔ واقعات ایک بدترین سازش کا نتیجہ تھے جس کا مقصد میوات کا استعمال تھا لیکن اس میں میوات اور جاٹ کے دیرینہ تعلقات اور ملک کی بعض انسانیت نواز شخصیتیں آڑے آئیں جس سے ضلع گڑگاہ کا نوہ میں میوات کی بربادی آگئی نہیں ہوئی جتنا یار لوگوں کا ارادہ تھا ہاں اور اور پور کے میوات مہاراجگان کی فوجوں نے بری طرح قتل کئے اور دیہات کو آگ لگا کر پیشہ کے لئے نکال دیا یہ بد قسمتی سے وہی ریاستیں تھیں جن کو خود میواتوں نے قائم کیا تھا اور اپنے ہم خون بھائیوں کو ان کا مالک بنایا تھا۔ وایان ریاست کی فوجوں کے سنگین مظالم کی داستان اتنی دہشت ناک ہے کہ اسے سن کر انسانیت کا نب اکٹھتی ہے غالباً جولائی اور اگست کے مہینوں میں اور اور بھرت پور کے میوات لٹ پٹ کر گڑگاہ میں آکر پناہ گزیں ہوئے۔ عجیب قیامت کا منظر تھا آخر ان لوگوں کو قافلہ بنانا کر پاکستان ہجرت کرنے پر مجبور کیا گیا چنانچہ اس طرح سے اور بھرت پور اور گڑگاہ کا نوہ کے تقریباً کافی تعداد میں میوات جو کسی طرح سے بھی پاکستان جانے کے لئے تیار تھے۔ اس طرح پاکستان ہجرت کرنے پر مجبور ہوئے جب ہجرت کا یہ سلسلہ ختم نہیں ہوا اور میوات غریب الوطنی پر مجبور کئے جارہے تھے۔ اب مزید تاریخ کا حصہ کا انتظار کیجئے اور یہ تمام مواد تاریخ میوات چیترو اور میوات طبقات ناصری اور تاریخ فرشتہ اور تاریخ تنزک باہری اور تاریخ تنزک جہانگیری وغیرہ سے اخذ کیا اور انکشاف تواریخ سے داستان میوات آپ کے سامنے آجائے گا یہ مواد جن جن تاریخی کتب سے حاصل کیا گیا ہے وہ اس کتاب میں درج ہیں۔ نیز میں نے انڈیا کے گوشے گوشے سے گھوم بھر کر یہ مواد اکٹھا کیا ہے جس میں جن لوگوں سے ملا ہوں۔ آگرہ کے میوات جس میں میوات کو نکلے خواجہ کی سرائے نائی کی منڈی یعنی بھوگی پورہ وغیرہ

شامل ہیں اسی طرح سے تقریباً بارہ یا تیرہ محلے شامل ہیں علیگڑھ کے میوے بھی میں ملا ہوں جس میں میووں کا سب سے بڑا گاؤں کوٹریا لکھا ہے جس میں زیادہ تر اکثریت چھک لوت کی ہے اسی طریقہ سے ضلع علیگڑھ میں اتروں وغیرہ ہے جس میں میووں کی میوٹرائسٹورٹ کے نام سے بسیں چل رہی ہیں اس میں اکثریت زیادہ تر پہاڑوں کی ہے ان کے سرغنہ فیض ٹھہر میو ہیں۔ ٹونک کے میو ٹونک میں میو کی بہت زیادہ اکثریت ہے اسی طرح بی کانٹریا بھی میووں کا بہت بڑا محلہ ہے جو کہ اسٹیشن کے ساتھ ساتھ آباد ہے ان کا سرغنہ میوڈاسٹر ستار میو ہے جس کا پتہ ہے۔ ہیڈ ماسٹر عبدالستار میو دھوبی تلالی بی کانٹریا راجستان۔

اسی طریقہ سے اٹاواہ کے میو اٹاواہ میں میووں کی بہت زیادہ اکثریت ہے جس کا خوش قسمتی سے ایک ممبر ہماری تنظیم میں موجود ہے پڑھا لکھا لڑکا ہے با شعور ہے جس کا نام عبدالصمد ہے اور سندھو وائس پریذیڈنٹ ہے۔ ضلع تھریار کر میر پور خاص کا کونسلر ہے۔ اٹاواہ کی ایک مشہور معروف ہستی ہے ہم آدیکا تعارف کراتے ہیں جس کا نام جو دھری سمیع خاں ہے نیشنل بینک میں وائس پریذیڈنٹ ہیں اس کے علاوہ مزید تین صاحبزادے بھی پڑھے لکھے طبقے سے تعلق رکھتے ہیں جن میں سرفہرست نعیم میو ہیں اسی جگہ کے ایک با شعور اور مشہور معروف ہستی ایس بی ضلع تھریار کر کے طارق جمیل میو ہیں۔ اب یہ بتانا میں اس لئے ضروری سمجھتا ہوں کہ ہمارے یوپی کے میو تعلیم یافتہ ہیں اور وہ اپنی قوم کو فخر سے سرا دینا کر کے آجا کر کرنا چاہتے ہیں۔ نکاش گنج کے میو کجرات میں صورت کے میو جس کا سرغنہ محمد اسحاق خاں گاڑد ہے اس کے مزید پانچ صاحبزادے پڑھے لکھے طبقے سے

تعلق رکھتے ہیں اس کا پتہ صورت مغلی سرائے ہے اور صورت میں ابھی مقدار میں ہیں اور اچھی زندگی گزار رہے ہیں اور میو کہلانے میں فخر محسوس کرتے ہیں۔

ضلع بدایوں کے میو ضلع بدایوں میں میووں کی بہت بڑی تعداد ہے جب ان لوگوں کے پاس پہنچا تو ان لوگوں کا وہی رہن سہن وہی پیرانا کلیجہ قائم ملا۔ ان میں پودھری ولی محمد کرا والا خاص طور سے مشہور ہیں کرا والا ایک گاؤں کا نام ہے۔ میرٹھ میں بھی میو بہت بڑی تعداد میں ہے یہ میں اس لیے بتانا ضروری سمجھتا ہوں کہ یہ لوگ میوات سے گئے ہوئے ہیں اور جب میں ان لوگوں کے پاس پہنچا تو میں بہت متاثر ہوا اور ان سے مل کر میرے جسم میں ایک نئی روح پھونکی کہ میری بہادر قوم ہندوستان اور پاکستان کے کونے کونے میں موجود ہے اور شکرگری میں بھی بہت بڑی تعداد میووں کی ہے۔

ہم موقع سے فائدہ اٹھاتے ہوئے اب آپ کو مہاراجہ الور کی طرف لے چل رہے ہیں جس میں حکمرانی منگل سنگھ مہاراج کی تھی جس کے مقابلہ پر باگڑا سے خدا بخش میو کے دو صاحبزادے گھڑ پڑی اور میو خاں سامنے آئے انہوں نے منگل سنگھ کی زندگی حرام کر دی۔ جس میں منگل سنگھ مہاراج نے اچھے ہتکنڈے پھینکے اور ان کے والد خدا بخش کو گرفتار کیا جس میں نوبت یہاں تک آئی جیسے کہ کسی شاعر نے کہا ہے پہلے تو جھٹی لکھی پچھے کا لوٹا تار خدا بخش کو چھوڑ دے ورنہ تیری کروں ریل پہ وار ایک راج انگریز کو دو بوجہ منگل سنگھ مہاراج تیار راجہ گھڑ پڑی جس کی کا لو قلعو ہے پہاڑ۔

جب منگل شگھ مہاراج کی حکومت ختم ہوئی تو اس کا لڑکا سوئے
جے شگھ برسر اقتدار آیا جس کا مقابلہ چودھری یاسین نے کیا جس کو
میواقی یا بلے قوم کہہ کر رکارتے ہیں اس کا مقبرہ توہ میو اسکول کے
ساتھ ہے اور اس کی زندگی سوائی جے شگھ سے مقابلے میں گزری ہے
آخر کار سوائی جے شگھ کو شکست دی اور میو قوم کا بول بالا کیا اور
سوائی جے شگھ نے شکست مانی اور جیسے کہ بیگم سوائی جے شگھ نے
کہا تھا ۔

راجہ سے رانی کہے تو دلی کو جالیو
آگے مل جائے یاسین خاں والے کو پاؤ پڑ جالیو
یاسین خاں نے کہا تھا ۔

لوپ چلا بندوق چلا تیری و دہری چلا مشین
تیرا لور گڑھ کو توڑ دوں میرا ہے نام یاسین
یوں تو لکھنے کو بہت کچھ ہے لیکن ہم اس کتابچہ کو بھی ختم کر رہے
ہیں کیونکہ دوسری جلد میں ہم آپ کو پوری کہانی دیں گے فقط آپ کا نام
موجودہ پتہ :-

پاؤس نمبر ۸۴ - P بلاک N نار تھ ناظم آباد کراچی
سابقہ پتہ :- گوت باگوڑ یا شیرا پوتا موضع موسنی پور گول
چودھری کریم خاں میو ولد خان محمد گوٹ باگوڑ یا شہرہ پوتا محلہ
موسنی پور گول کا نکلا تحصیل تھارہ - ریاست الور

اس میں تعاون ایک بزرگ اور قوم کا خادم جو کہ رشتہ میں میرے
خالو ہیں چودھری موج خاں کریم دین عرف روڑا گاؤں پلان کھیرا
و ولوت میو نے تعاون کیا ہے جس کا موجودہ پتہ ضلع حیدر آباد گوٹھ
موج خاں تحصیل ٹنڈوالہار ہے یہ کتاب آل پاکستان میو سوشل آرگنائزیشن
کی شاخ ہے ۔

اب میں آپ کو نوجوان نسل سے تعارف کراتا ہوں جو کہ پاکستان
میں آباد ہیں ۔ اور میو کے اصل تصور کو اجاگر کرنے کے لیے بے چین ہیں
کراچی کے میو

جناب چودھری حبیب الرحمن
جناب جان محمد
الحاج اظہار الحسن
جناب اقبال میو
حافظ شیر محمد میو
حافظ سلمان خان
عبد الرحمن میو
رستم خان میو
چودھری قمر الدین گوالدہ
چودھری محمد حنیف
عبد الرحمن میو
ہمید ماسٹر فاروق میو
حسن زمان خاں
محمد حنیف میو
شمس الدین بولنیا
اکبر خاں میو
ہمنجیل ٹھیکیدار
اب میں آپ کو ضلع قھر پار کر کے لوگوں سے تعارف کراتا ہوں
جو اندرون سندھ آباد ہیں ۔

صفحہ ۱۱

جس میں چارے سرگرم کارکن پاس پاس ہیں۔

جناب رستم خان میٹو کھیراساکی

جناب سلیمان خان پھل پاشی " "

جناب فیضو خان نذر خان " "

چودھری نول خان جھانڈیا دس میل موری

روزدار سلطان جمہور خان " " "

اون گھا سولہ رشید میٹو تلہار ضلع بدین

اسی طریقہ سے چند آدمیوں کا تعارف ٹنڈوالہ یار سے کراتے ہیں۔

سبحان تھان میٹو ٹنڈوالہ یار

روشن تھان میٹو " " "

عبدال چاؤ خان " " "

موج خان " " "

عبدالرزاق خان " " "

یوں تو سندھ میں سات لاکھ کی آبادی ہے لیکن یہ چند نام ہم آپ کو ان لوگوں کے دے رہے ہیں جو اس تحریک میں ہمارے ساتھ شانہ بہ شانہ چل رہے ہیں۔ میرپور خاص سے ہمارے ساتھ بہت بڑی تعداد میں ہیں لیکن ہم خاص آدمیوں کے نام لیتے ہیں۔

ڈاکٹر حنیف خان MBS سٹائٹ ٹاؤن

چودھری صادق میٹو " " "

حسن خان میٹو محمود آباد میرپور خاص

اب ہم آپ کو پنجاب کی طرف لئے چلتے ہیں جس میں ہماری تنظیم خاص طور پر کام کر رہی ہے۔ آل پاکستان میونسپل آرگنائزیشن کی شناخ۔

صدر یعقوب خان میٹو

جنرل سکریٹری چودھری خالد محمود

چودھری ظفر اقبال میٹو

چیف آرگنائزر چودھری طالب حسین میٹو

جنرل سکریٹری محمد اکمل خاں

سکریٹری نشر و اشاعت چودھری صغیر احمد انجم

جو انٹ سکریٹری منظر اقبال میٹو

یہ ہماری ٹوبہ ٹیک سنگھ کی علاقائی تنظیم ہے جو خاص طور سے نوجوان نسل کے تعاون سے قائم کی گئی ہے۔ اب آئے ہیں چند لوگوں سے آپ کا تعارف کراتا ہوں۔

عبدال سبحان خان کوٹ رادھا کشن

چودھری حشمت خان

دلاوری ایڈوکیٹ لاہور

چودھری عبدالرزاق ایڈوکیٹ ملتان

محمد یاسین باگھوڑا پروفیسر بدایوں

ڈاکٹر نذر خان حویلی بلا فہ سنگھ والی

انجم الحسن ساگر پور طالب علم رہنما

انجم الحسن کے متعلق میں یہ بتاتا چلوں کہ انجم الحسن میرے ساتھ دو تین کنونشن میں تقریر کر چکا ہے جو ان لوگوں کا ہے اللہ تعالیٰ کو منظور ہوا اور ہماری تنظیم چلتی رہی تو یہ میونسپل کام کا نام روشن کرے گا اور انشاء اللہ

اپنے ساتھی نوجوانوں میں سیو قوم کا اصل مقصد اُجاگر کرنے کیلئے
جدوجہد کرتا رہے گا۔

سردار اسلام خان	حاجی یاسین خان
چودھری مبارک علی	عبد الغفار خان
کپتان میر احمد خان	ماسٹر محمد یعقوب خان
چودھری نثار احمد خان	اسلام خان سردار خان
میاں محمد ابراہیم	نیردار شرف دین خان
سرفراز علی چنا	صغیر احمد خان
ریٹائرڈ کرنل امیر احمد خان	پرو و فیر عبد الحکیم
چودھری محمد جمیل خان	چودھری محمد شفیع
نوابزادہ اعظم خان	محمد یاسین خان
ولی محمد خان	چودھری شبیر احمد ایڈوکیٹ
مہر خان	ڈاکٹر محمد اسحاق لاہور
سرو خان	قاری محمد ابراہیم مفید
میاں مختار احمد	قیس چودھری خیر محمد لاہور
نظام الدین	محمد اسلم آف سرابی
شاہد جاوید	حاجی سردار خان
ولی محمد ایڈوکیٹ	فتح محمد خان قصور
سمیع خان	چودھری امین محمد ڈسکہ
عاشق محمد	چودھری محمد تقی چوہنیا
رحیم خان نیردر	چودھری محمد ابراہیم انجمن خیر
چودھری محمد ابراہیم	سیکرٹری پنجاب

چودھری اکبر علی آف مراباں	بشیر احمد آف تباںکی
چودھری قمر الدین ایڈوکیٹ	شفقت حسین
چودھری نصیر احمد خان	ہاشم رضا چک ۵۵
انسحاق احمد شاہین	علی محمد آف جیو سیل
چودھری پروینہ اقبال	محمود احمد گرین کوٹ
چودھری بلشندیم	محمد عقیل
ڈاکٹر محمد یوسف	محمد ارشد بھاگی وال
عطا اللہ دمنگل پتوکی	محمد اسلم
تیمور سلیم رضا احمد چھوکی	محمد امجد دھار وال
محمد سرور لدھکے بھلر	جمال عبد الناصر آف کالو کھارا
شوکت علی بی۔ اے	خالد جمیل آف منہ
حویلیان منجر والی	نور شیدا احمد عبد الغفور آف کھڈیاں
محمد حسین بی۔ اے	اختر حسین محمد حنیف آف حویلی لون سنگھ
آف حویلی رامبانیہ	طاہر محمد محمد نعیم آف قادیہ وینڈ
محمد انور نجمو متہ	آس محمد گوجرانوالہ
شاہد عزیز جیارگا	شفقت حسین دم تھل
واحد منیر	فیاض احمد بھائی کوٹ
جاوید اختر	فیض احمد محمد اقبال پتوکی
ذاکر حسین	عبد الوحید رتی پنڈی
صفدر علی آصف	ماسٹر محمود خان
محمد سرور	عبد المجید جبرمن
نعیم راجد کوٹ رادھا کشن	چودھری نور محمد جاگو والہ چک ۴۰
نسیاد احمد	افضل عظیم پاپہٹ

ملتان کے میو

چودھری سلیمان خان نمبردار
کلٹر بھورے خان مظفر آباد میل
سلیم الرحمن میو ملتان
چودھری عبدالرحمن تحصیلدار

محمد حنیف نذر احمد

ناصر علی اچکے

شوکت بہاوالہ

محمد شعیب غازی وڑانا

شوکت علی بھٹ

غلام محمد شاہین ڈسکہ

احمد علی محمد طاہر

جمیل احمد آف قادی وٹ

جن سے آپ کا تعارف کرایا ہے یہ ہماری قوم کے وہ ذخیرہ
ستارے ہیں جو میو قوم کا اصل تصور اچانک کرنے کے لیے کسی قربانی
سے دریغ نہیں کریں گے میں امید رکھتا ہوں کہ اس تاریخ کو مکمل ہونے
پر اور مزید اضافہ ہوگا۔

میو قوم کے لگواتی

میو قوم کے ساتھ چھتریانہ روایات کے مطابق لگواتیوں کی ایک طویل
فہرست ہے۔ مختلف قوم اور برادری کے لوگ میوؤں کی سماجی، معاشی
قومی، مذہبی خدمات کے لئے بطور لگواتی موجود ہیں۔ ان کے مختلف کام
اور خدمات ہیں جنہیں یہ پرانے رواج کے مطابق سرانجام دیتے ہیں
ان خدمات کے صلے میں ان لوگوں کو انعام و اکرام اور معاوضے دیتے
جاتے ہیں۔

زیل میں ہم ان کا الگ الگ ذکر کریں گے۔

انہیں اکاشا کی اولاد بتایا جاتا ہے۔

میراثی

میراثی ایک بہت بڑی قوم ہے۔ جسے میراثی کے علاوہ
رائے، ڈوم، ڈھاڈی، گیشتر میرجی کے ناموں سے پکارتے ہیں۔
میراثی کا لفظ دراصل مرثیہ سے بنا ہے چونکہ یہ لوگ میوؤں
کی شان میں قصیدہ گوئی کرتے ہیں اس لئے انہیں میراثی کہا جاتا ہے
یہ لوگ عموماً ہر قوم کے ساتھ پاتے جاتے ہیں۔ ان کا کام گانا بجانا ہوتا
ہے۔ میراثی کے میراثی گانے کے علاوہ بات بھی کہتے ہیں۔ اور بڑی بڑی
میو مجلسوں یا تقریبات میں رات بھر بیٹھ کر سناتے ہیں۔ بڑے بڑے
میوؤں کی شان میں قصیدے کہتے ہیں۔ جسے میواتی زبان میں کبکد یا
جس کہتے ہیں جس کے معاوضہ میں ان کو بڑے بڑے دان ملتے ہیں اس
دان کو یہ بار بار گاتے ہیں اور دان کی بہت تعریف کرتے ہیں۔ چاہے کھل
نے کسی زمانے میں ان کو ہاتھی کا دان دیا تھا۔ بعض سرانیوں کو گھوڑا
اور اونٹ کا دان ملتا ہے۔

لارنس جو پنجاب کا مشہور مورخ ہے۔ کہا ہے کہ ڈوم ہندوؤں
کی شودر قوم سے نکلے ہیں۔ راج ترنگنی کا مشہور مصنف پنڈت کلن اس
قوم کی تعریف میں لکھتا ہے جس کی وجہ یہ ہے کہ یہ قوم ایک زمانے میں
کشمیر کے مہاراجگان کے ہاں بڑی عزت پائی تھی۔ عبدالرحمن آزاد قصہ
سمٹریال اس قوم کے لیدر سمجھے جاتے ہیں۔

بعض لوگوں کا خیال ہے کہ یہ قوم پیشہ کی بنا پر میراثی کہلائی جاتی
ہے۔ میوات کے میراثیوں کا پیشہ گانا بجانا ہے۔ یہ لوگ بھادوں کے
مہینہ میں سازنگی بجاتے ہوئے گھر گھر جاتے ہیں اور روپیہ و تاج کا دان
وصول کرتے ہیں۔

میو قوم کے شادی بیاہ سگائی اور دوسری تقریبات میں پیغمبر رانی

کا کام بھی انھیں لوگوں کے سپرد ہوتا ہے۔ میرانی میرانی شادی کی رسومات کی ادائیگی کا فرض انجام دیتے ہیں میرانی میوؤں کو راجہ یا تاج کہہ کر پکارتے ہیں۔ میوؤں میں ہر گوت و پال کے میرانی جدا جدا ہوتے ہیں۔ ان کے شادی بیاہ کے قریب قریب وہی رسم و رواج ہیں جو میوؤں میں ہوتے ہیں۔ شادی گوت بچا کر کرتے ہیں۔ ان کی چودھر بھی میو۔ چودھراؤں کے ساتھ ہوتی ہیں۔

میرانی لوگ میر ملائک پیر کے بہت مرید ہیں۔ اس لئے سید میں پیر پیر کا سید لگتا ہے جس میں میرانی شریک ہوتے ہیں۔

انکا مطلب سر کرے ڈگی بندھاوے دھیر
راٹن لے رچھیا کرے میرو میر ملائک پیر

میرانی لوگ حضرت چوڑ سدا کے بھی مرید ہیں چنانچہ چوڑ سدا میں ۲۸ تاریخ کو میرانی میلہ لگتا ہے۔

میرانیوں کے حسب ذیل گوتوں کے نام ہمیں مل پائے ہیں۔

کھوسلہ تکھان۔ کالیٹ۔ دودھیاں۔ بہران۔ کھنڈالہ
میرانی گوت | ڈرل۔ مومیا۔ کھنکھنا۔ بھیت۔ پنوار۔ ڈمروت۔
ڈولوت۔ وساڑ۔ سونکی۔ نکمپ۔ ستیا۔ کائیاں۔ لاہروت۔ ورک
دھولانا۔ لون یا ل۔ رہاؤلہ۔

میرانی گانا بجاتا تو جانتے ہی ہیں۔ ان میں بعض شاعر بھی ہوتے ہیں۔ میوانی زبان میں جس کبد بھی کہتے ہیں اور داد تھپن حاصل کرنے کے علاوہ بھاری دان وصول کرتے ہیں۔ اگر کوئی انہیں دان نہیں دیتا یا ان کے ساتھ برا سلوک کرتا ہے تو یہ اس کا جس (بجو) کہتے ہیں میرانیوں کی "بھکیا" بد دعا سے لوگ ڈرتے ہیں۔

نانی | اس قوم کا دوسرا نام خلیفہ یا حجام ہے۔ یہ لوگ بھی میوؤں کے

کار کرنی شادی بیاہ وغیرہ میں معاون ہوتے ہیں۔ پیغام رسائی کا کام نانی کرتا ہے۔ اسی طرح سے شادی کی بیشتر رسومات کو سرانجام دیتے ہیں۔ یہ لوگ گوتوں اور پالوں کے ساتھ تقسیم ہیں اور ان کے آپس میں گھر تقسیم ہوتے ہیں۔ بچوں کی ختنہ کا کام بھی نانی کرتا ہے۔

نقیب | نقیب فقیروں کی ایک شاخ ہے جس کا کام برادری کے کاموں میں ہاتھ بٹانا ہے یہ لوگ شادی یا دوسری تقریبات کے موقع پر برادری کے فیصلوں یا لین دین کا باوازا بلند اعلان کرتے ہیں۔ برادری کے پیغامات پہنچانے کا کام کرتے ہیں۔ ان کو بھی میو لوگ دان دیتے ہیں۔

کیشرا | کیشر کا دوسرا نام جگہ ہے۔ جگہ کا کام شجرہ النساب یا بنساونی درج کرنا ہوتا ہے۔ یہ لوگ سال بہ سال اپنے اپنے جھماٹوں کے ہاں آتے ہیں اور ان کا کرسی نامہ لکھ کر لے جاتے ہیں۔ سال میں اس کے جھمان کے خاندان میں جس قدر بچے پیدا ہوتے ہیں انھیں لکھتے ہیں۔ اور جس قدر انھیں دان ملتا ہے اسے بھی لکھتے ہیں نیز اگر خاندان میں شادی یا کوئی اہم تقریب ہو تو اس کا اندراج بھی اسی لوگ ہی کرتے ہیں۔ جگہ بالعموم مندو دھرم سے تعلق رکھتے ہیں ان کے بڑے بڑے مرکز لوڈہ بھیم اور راجگڑھ میں ہیں۔

نٹ | نٹ کا کام کلا اور فن دکھانا ہے یہ لوگ بھی میرانی کی طرح جس کبد کہتے ہیں۔ اور بڑی بڑی بھیت یا دان وصول کرتے ہیں۔

یہ لوگ سال بہ سال گاؤں میں جا کر قلابازی یا دوسرے فنون کا مظاہرہ کرتے ہیں۔ جن کو گاؤں والے دیکھ کر دان دیتے ہیں۔ یہ عموماً خانہ بدوش ہوتے ہیں اور ان کے کنبہ یا خاندان گاؤں درگاؤں قیام کرتے ہیں۔

شیخ مجاور | شیخ یا مجاور بھی دیہات میں خال خال یاٹے جاتے ہیں
ان لوگوں کا تعلق دراصل میو قوم کے مذہبی کاموں

کو انجام دینا ہوتا ہے۔

یہ لوگ پہلے سالار کا جھنڈا یا نشان اٹھانے کا کام کرتے تھے ہر جگہ
دیہات میں سید سالار کے چلے جو ترے بنے ہوتے تھے۔ ان پر چراغ جلانا
یا جھاڑو دینے یا چادر چڑھانے کا کام بھی کرتے آئے ہیں۔ بڑے بڑے
دیہات میں جہاں تعزیه داری ہوتی ہے۔ تعزیه بنانے اور ان کا اہتمام
کرنے کا کام بھی یہی لوگ کرتے ہیں۔ یہ گھوما گاؤں میں آباد ہوتے ہیں
ان کو زمین کی جائیر بطور حق خدمت دی ہوتی ہوتی ہے۔ اس کی
پیداوار سے یہ اپنا گزارہ چلاتے ہیں۔

حضرت شیخ موسیٰ کی درگاہ پلہ کے بڑے عقیدت مند ہیں مہرولی
(دلی) میں چٹری کا مشہور میل لگتا ہے جو خالصاً شیخوں کا میلہ ہے۔
شیخوں کے گوت گڈھ بگلیا، کیتھوڑا، دو میا، اندوریا وغیرہ
ناموں سے مشہور ہیں۔ چند پلہ دگوال گڈھ، ان کا مرکزی گاؤں رہا،
شیخ یا مجاوروں کا نکال تجارت سے معلوم پڑتا ہے۔ کیونکہ میوات
میں سید سالار مسعود غازی کا درود مسعود تجارت کے مقام پر ہوا تھا۔

اور میوات کی مذہبی تنظیم تجارت میں بنائی گئی تھی۔ وہاں شیخوں کو سالار
کا جھنڈا اٹھانے کا کام سونپا گیا تھا۔ اور حضرت شامدار کی چٹری دھند
بھی اٹھانے کا کام سونپا گیا۔ حسب ذیل دیہات میں ان کی آبادیاں ہیں
پلہ۔ نوح۔ دوہہ۔ سہنہ۔ کھونسے۔ ٹھوک۔ یاس۔ بیرو۔ کوٹ۔ ڈامنا
کا باس۔ دونڈری۔ کیتھوڑا۔ کرمونکا۔ کرن کا۔ ریٹھٹ۔ بڑگاٹھ
چندو پلہ۔ کھوہ۔ بنگواں۔ ادوا۔ میدا کا باس۔ بہادر پور۔ دھوبہ فیروز
پورنیک۔ شاہ چوکھا۔ مالو کا۔ اونری۔ بیواں۔ سیامدیکا۔ نصیر پوری

ہر سولی۔ باری۔ الاوڑہ۔ شہزادہ۔ مانڈی کیڑہ۔ آکڑہ۔ کانکر کھڑی
سیسن۔ ساگرس۔ ٹونکا۔ شکر اوہ۔ موج پور۔

میوات میں فقیر کو "میان" بھی کہتے ہیں۔ یہ لوگ میو
فقیر | دیہات میں ہر جگہ آباد ہیں۔ ان کی معیشت کا دار و مدار
بھی میوؤں پر منحصر کرتا ہے۔

ان کا کام میوؤں کے مذہبی معاملات میں مدد کرنا ہوتا ہے
کفن و دفن کا اہتمام۔ قبرستانوں کی حفاظت۔ نکیہ جات پر حقہ یا فی قہڑی
اور جویالوں کا انتظام۔ چھرات کو درود و فاتحہ لگانا۔ غرس و میلے
منعقد کرتا۔ درگاہوں پر جھاڑو دینا و چراغ جلانا ان کے فرائض میں
داخل ہے۔ یہ لوگ عقیدتاً قدامت پرست خیالات رکھتے ہیں اور
اپنا سلسلہ شاہ مدار کے ساتھ ملاتے ہیں۔

حق خدمت کے طور پر بھونڈیداری زمین ان کو دی جاتی ہیں۔
تاکہ یہ بچوں کو پال سکیں۔ یہ لوگ گھر گھر جا کر دانہ بھی مانگتے ہیں۔
میت کے کپڑے اور چارپائی وغیرہ ان کو دی جاتی ہیں۔ مالگزاری
کے موقع پر ملیہ فڈ سے بھی دیا جاتا ہے۔

ازالہ شبہات

چونکہ میو قوم کی کوئی مستند تاریخ آج تک نہیں لکھی جاسکی ہے
اور تاریخی روایات محض کبھیروں یا میراثیوں کے پاس ملتی ہیں۔ یا
بھڑبان زردوام و خواص میں۔ اس لئے میو قوم یا اس کے تعلقات
کے بارے میں شبہات یا غلط فہمیاں پیدا ہو جانا ایک قدرتی امر ہے
اس لئے ہم نے یہ تمام سمجھا ہے کہ جو غلط فہمیاں بھارت یا

تعب کی بناء پر بعض لوگوں نے پھیلا دی ہیں وہ دور کردی جاویں
امید ہے کہ تاریخین اسے دلچسپی سے پڑھیں گے۔

میو قوم کی طرح "مینا" بھی ایک آریں چھتری النسل قوم
ہے جن کی آبادی قرولی۔ لونڈی۔ اور۔ جے پور وغیرہ

ریاستوں میں پائی جاتی ہے ان ہر دو اقوام کے سلسلہ میں مورخین یا
گزٹریز میں جن خیالات کا اظہار کیا گیا ہے۔ وہ درج ذیل ہے۔
مسٹر بی۔ ڈی۔ ایم۔ اے مترجم انگریزی طبقات ناصری نے کوکانینا
چوہان میوات کے بارے میں "بدایونی" کے حوالہ سے لکھا ہے۔

چوہان راجپوت قبیلہ کا نام ہے۔ اور میوات میوؤں کا ملک ہے
جو دراصل راجپوت قبیلہ ہے لیکن یہ شاید "مینا" کے ساتھ ملا ہوا ہے
اور یہ اسلام نے آئے ہیں۔ محمود غزنوی کے عہد میں میوات دہلی کے
جنوب میں واقع ہے۔ اور مغل دور حکومت میں یہ صوبہ آگرہ کا حصہ
تھا۔ تفصیل امپریل گزٹیر آف انڈیا میں ملاحظہ فرمادیں۔

امپریل گزٹیر آف انڈیا میں لکھا ہے۔
مینا نام امینا "میو" سے نکلا ہے جس کے معنی اصل "میو" ہیں یعنی
وہ میو جو مسلمان نہیں ہوئے مینا اپنے آپ کو راجپوت بتاتے ہیں۔
لیکن ہندو راجپوت ان کی اس بات کو تسلیم نہیں کرتے۔ ابکر کے زمانے
تک مینا اور میو قوم کی آپس میں شادیاں ہوتی تھیں۔

مسٹر ڈاؤنگھم کرک کا خیال ہے۔
کہ میو اور مینا ابتدا میں ایک قوم تھیں۔ مگر بعد میں یہ الگ الگ ہو گئیں۔
میو ان ہی سے مسلمان ہو گئے۔ اور مینا ہندو رہے۔ ابکر کے زمانے تک
یہ ایک قوم تھے۔ ان کی بالیں مشترک ہیں۔
ٹاڈ کا ایسا خیال بھی ہے۔

کہ مینا یا میو قوم میں راجپوتوں سے پہلے موجود تھیں۔

سر ڈنزل ایبٹ سن مصنف پنجاب کا سٹ نے کہا ہے۔
کہ میو اور مینا ایک ہی لفظ ہے۔ ان کے گوت آپس میں ملتے ہیں
اور اکبری عہد میں ان کے ہاں آپس میں شادی بھی ہوتی تھی۔

ان حوالوں کے علاوہ ہماری کتاب کے کتاب الاقتباسات میں بھی
ہم نے مینا قوم کے سلسلے میں مورخین و سرکاری رپورٹ ہائے کے خیالات
درج کئے ہیں۔ آپ انہیں کتاب الاقتباسات میں ملاحظہ فرمائیں

اس سلسلہ میں کئی اقوال موجود ہیں لیکن صحیح یہ ہے
مینا کی وجہ تسمیہ کہ یہ لفظ "مین" سے بنا ہے جس کے ایک معنی
زمین کھودنے کے بھی ہیں۔ یہ قوم سختی پسندی کے اعتبار سے اپنا ثانی
نہیں رکھتی۔ اسی مناسبت سے مینا بن گیا۔

اس سلسلے میں یہ خیال بھی بعض مورخین کا پایا جاتا ہے کہ ان کے
کسی مورث کا نام "مین" یا "مینا" ہو۔

میو قوم سے تعلق
میو قوم کا مینوں کے ساتھ نہایت قریبی تعلق رہا
ہے۔ یہ ایک بہادر قوم ہے جس کا راجستان
کی اقوام میں دوسری قوم مقابلہ نہیں کر سکتی۔ مینوں کی طرح یہ قوم
بھی ہمیشہ لڑنے بھڑنے میں مصروف رہی ہے اور یہ ایک غیور اور خوددار
قوم ہے۔ مینا واٹی کا ایک مشہور دوہا ہے۔

باون کوٹ چھین درواجہ

مینا مردان کا راجہ

یعنی ایک وقت ایسا گزرا ہے کہ مینوں کے پاس باون قلعے
تھے جن میں ان کی راجدہانیاں تھیں۔ جو مختلف قوموں اور گروہوں
سے ٹکراتے رہتے تھے۔

مینا اور میوؤں نے بہت سی لڑائیاں مل کر لڑی ہیں۔ اور وہ مسلمان
بادشاہوں سے مشترکہ طور پر برسر پیکار رہے ہیں۔ میوؤں کے بہت
سے گوت ویاں بھی میوؤں نے ساتھ ملتے ہیں۔ اور عہد اکبری میں ایک
ایسی شادی تھی ان میں ہو گئی ہے جو دریا خاں اور سس یدنی کی شادی
کے نام سے مشہور ہے۔ اس لئے بعض مورخین کا یہ خیال ہو گیا ہے کہ
مینا اور میو ایک ہی قوم کے دو نام ہیں۔ یہ خیال درست نہیں ہے۔
قومیں تو یہ دونوں الگ الگ ہیں لیکن ان کا "خروج" یعنی نکلنے کی جگہ
ضرور ایک ہے اور یہی وجہ ہے کہ ان کے گوت ویاں آپس میں ملتے
جلتے ہیں۔ کرسی ناموں اور بنساولیوں کی چھان بین سے آپ اس نتیجہ
پر پہنچیں گے کہ چھتریوں کے ۳۶ راج کلوں سے جتنی نسلیں نکلی ہیں ان
سب کے گوت ویاں آپس میں ملتے ہیں۔ لیکن میو اور مینیوں کے گوت و
یاں آپس میں زیادہ ملتے ہیں۔ چنانچہ اس سلسلہ میں ہم ایک گوشوارہ پیش
کر رہے ہیں جس سے آپ اس واقعہ کی صحت کا اندازہ لگائیں گے۔

راجپوت	میو	نام مشہور
"	"	پنوار
"	"	چوہان
"	"	نوار
"	"	چائل
"	"	گور
"	"	بڑگور
"	"	سینگل
"	"	سٹاریہ
"	"	گورا

راجپوت	میو	نربان
"	"	ڈوڈوال
"	"	بلوت
"	"	لاڈاوت
"	"	میوال

اور اب پرکھوی راج چوہان کا کرسی نامہ بھی ملاحظہ فرمائیں جس
سے صرف چوہان نسل مینیوں کے گوتوں کا اندازہ ہو سکے گا۔ تو ارکشوار
یا دو میناؤں کے کرسی نامے اس کے علاوہ ہیں۔ جنہیں ہم طوالت کے
خوف سے نہیں دے سکتے۔

نوٹ :- یہ کرسی نامہ بہت مختصر کر کے لکھا گیا ہے تاکہ مینا قوم کا
ضروری نسبی حال معلوم ہو سکے۔ نیز یہ بھی معلوم ہو سکے کہ مینیوں
کا میوؤں سے کس قدر تعلق ہے۔ پرکھوی راج کی نسل سے چوہان
مینیوں کے ۳۶ فرقے ہیں۔ جو میوؤں کے بعض گوت ویاں سے
ملتے جلتے ہیں۔

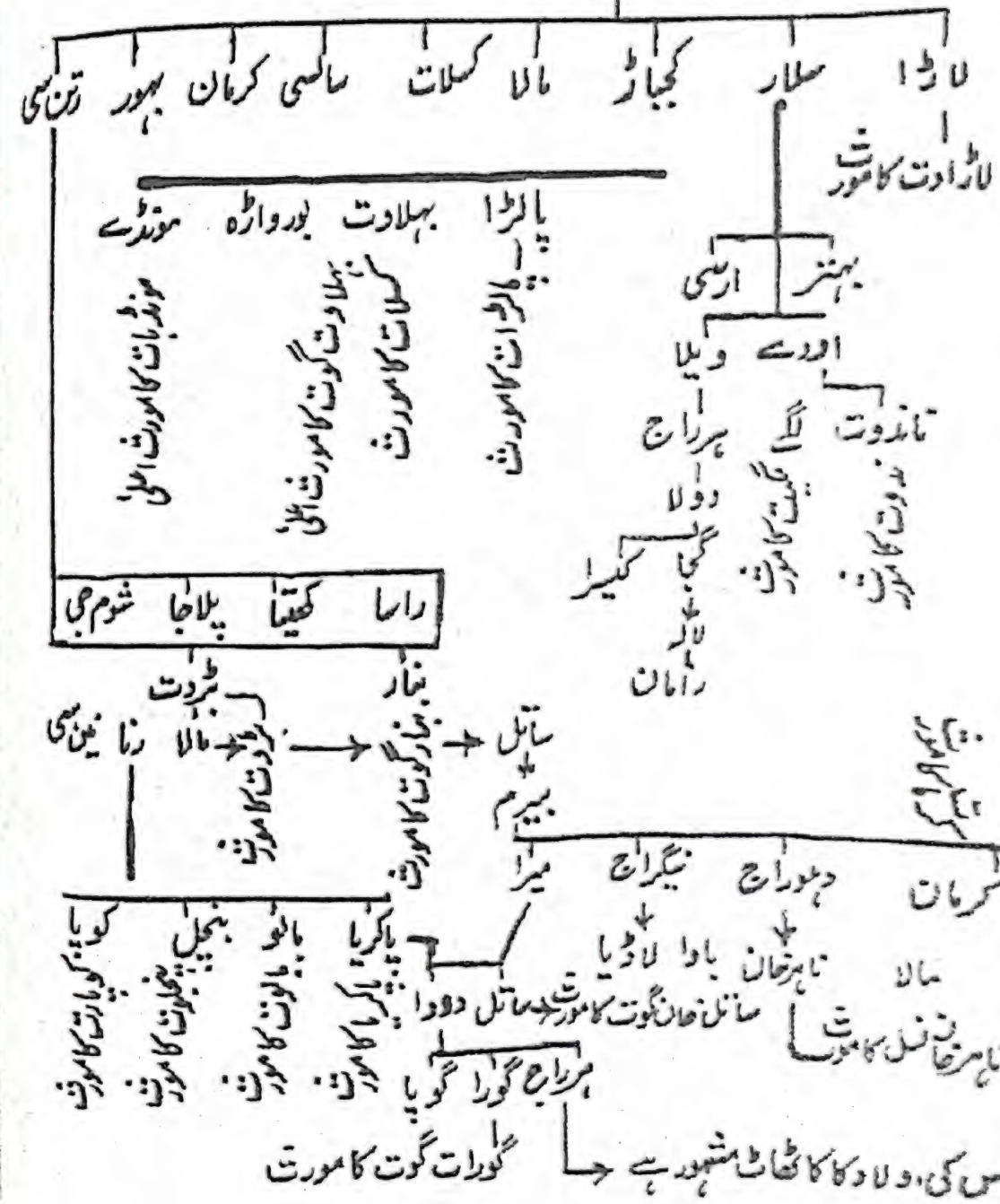
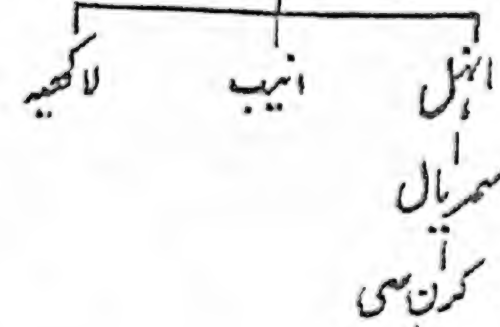
شجرہ النساب چوہان مینہ المعروف بہ چیتہ منقولہ از بنساولی
چیتہ بنسیان و تاریخ اجمیر مصنفہ پنڈت کشن و تاریخ راجگان
ہند وغیرہ۔

شجرہ صفحہ ۴۶ پر ملاحظہ فرمائیے۔

گوجر، جاٹ، مینا
جاٹ

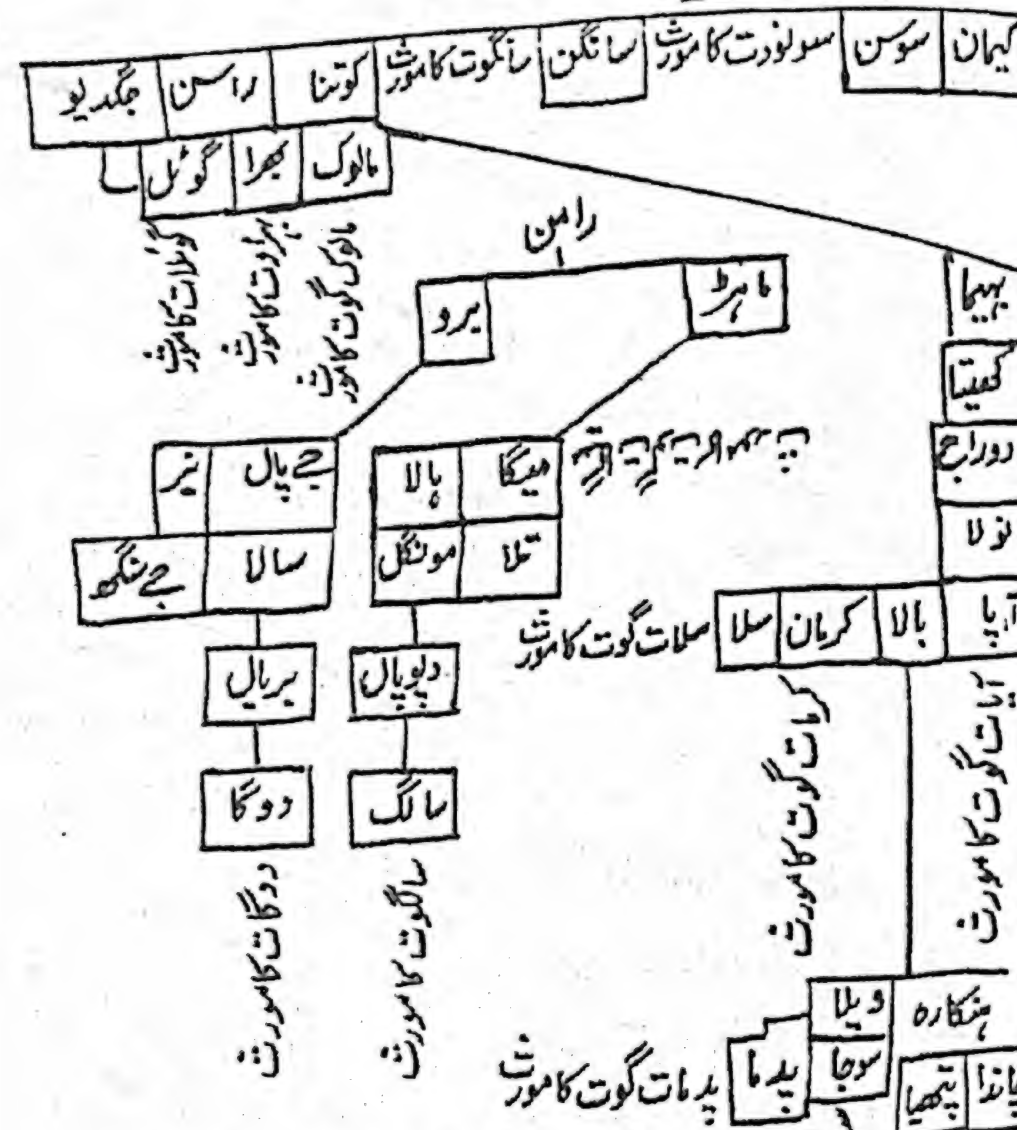
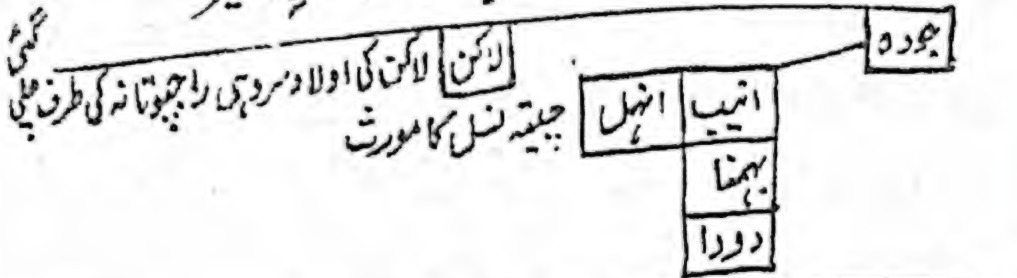
شجرہ
بیرقوی راج

029.



انتخاب تجرہ الساب جوہان مینہ المشرکہ برڈ پیرکتی راجہ والی اجمیر

آدمی



یہ شجرہ صرف یوہان بیسی بیٹوں کا ہے۔ اسی قسم کے شجرے توار۔ جادو۔ پنوار۔ کشواہہ وغیرہ نسلوں کے موجود ہیں طوالت کی وجہ سے ہم ان کا اندراج نہیں کر رہے ہیں۔

گوشوارہ اور شجرہ نسب ملاحظہ فرمانے کے بعد آپ اس نتیجہ پر پہنچے ہوں کہ کس قدر گوت ویاں آپس میں ملتے ہیں۔ جس کے ملنے کی وجہ بعض مورخوں کے ناموں کی مطابقت بھی ہو سکتی ہے۔ دونوں فرقوں میں قدیم نسلی و نسبی تعلق بہت گہرا ہے جس کی بنا پر ہر دو اقوام ہمیشہ بہت قریب رہی ہیں۔ اور آج بھی اس پر فخر کیا جاسکتا ہے۔ کسی زمانے میں دو صا، امیر اور کھوہ میناؤں کی راجدھانیاں تھیں لیکن یوں ہوں راجستان کی دوسری راجپوت نسلیں طاقتور ہوئی گئیں ان کی طاقت کم ہوتی چلی گئی۔ "تھانہ غازی" میں اکبری عہد تک مینوں کی راجدھانی کیا رہ گئی۔ یہاں سے نکلے ہوئے مینواں گوت کے مینے اس کے آس پاس آباد ہیں۔ کہاوت مشہور ہے کہ نہ بٹ نہ ٹہرا کا بادشاہ راؤ مینا ایک مشہور جانیاز تھا جس کی بیٹی دھرم پتری سس بدنی مینوات کے مشہور راجہ ٹوڈر مل نے پتر دریا خات کو بیاہی تھی جس کی کہانی حسب ذیل ہے۔ یہ کہانی اکبری عہد کی ہے اور اسے انگریز مصنفین نے بھی بعض گزٹیرز وغیرہ میں نقل کیا ہے۔

پانچ پہاڑ کی راجانی اور پور و میر و دل
آدھے اکبر بادشاہ آدھو پانچ ٹوڈر مل

ٹوڈر مل جس کی تعریف مینوات کے شاعر نے مندرجہ بالا شعر میں کی ہے ایک رئیس زمین دار ایک بھرت پور میں گزرا ہے جس کا جاہ و جلال مینوات و میناؤں پر تھا۔ اس کی دوستی بادشاہ راؤ مینا پر ضلع سے ہوئی اس دور کے رواج کے مطابق دجوا کرنے کا رائج کیا دونوں گوت آپس میں رشتہ کرنے کا خیال پیدا ہوا۔ اس لئے بادشاہ راؤ نے اپنی پوتی "سس بدنی" کی سنگنی ٹوڈر مل کے لڑکے دریا خان سے کر دی جس کا ایک پس منظر یہ بھی بتایا جاتا ہے کہ انھوں نے ان کے پیدا ہونے

سے پہلے ہی یہ ملے کیا تھا کہ اگر اس کے لڑکی پیدا ہوگی تو وہ اس کے لڑکے کو دے گا اور اگر اس کے پیدا ہوگی تو وہ اس کے لڑکے کو دے گا۔ چنانچہ ٹوڈر مل کے لڑکا ہوا۔ اور بادشاہ راؤ کے پوتی ہوئی لڑکی بہت خوبصورت تھی جس کے لئے بڑے بڑے مہاراجگان کے پیغام بھی آئے تھے۔ اور خود مینا قوم میں بھی شادی کے اس لئے زیادہ اہمیت ہو گئی کہ یہ رواج کے خلاف تھی۔ مینا قوم نے بادشاہ راؤ کو ڈالا کہ وہ یہ سنگنی چھڑا دے مگر یہ بدستور قائم رہی جس سے ایک طرف مینوات میں شور شرعیا۔ تو دوسری طرف میناؤں میں طوفان کھڑا ہو گیا۔ ایک طرف مینو جنگ کے لئے تیار ہو گئے اور دوسری طرف ٹوڈر مل نے بارہ باؤں کے مینوں کو برات کے لئے لوت دیا۔ تاریخ مقررہ میر گھسان کے ساتھ نہ پڑے کو بارات چڑھی جس کی نظیر بھی مینو قوم کی تاریخ میں نہیں ملتی۔

جس وقت بارات نہ پڑے پہنچی مینوؤں نے بادشاہ راؤ کو بہت سمجھایا مگر اس نے کسی کی بات نہ مانی اور شادی کی رسم پڑے دھوم دھام سے عمل میں آئی۔ بادشاہ راؤ نے جنگ کے خطرے کو نہ لے کر اپنے لڑکے کی رخصتی کو اس وقت تک ملتوی کر دیا اور بارات واپس آگئی راستے میں راؤ کی پرست کی بہار لوں میں مینے مسلح ہو کر بیٹھ گئے تھے کہ جس وقت لڑکی رخصت ہو کر آئے گی اسے چھین لیا جائے گا مگر یہ جنگ ہوتے ہوتے رہ گئی۔

کچھ دنوں کے بعد دریا خاں "سس بدنی" کی رخصتی کے لئے نہ پڑے دوبارہ گیا۔ ٹوڈر مل کا خیال تھا کہ اب مینوں کا جوش کم ہو گیا ہوگا اس لئے اس نے دریا خان کے ساتھ لشکر بھی نہیں بھیجا مگر دریا خان جو وقت اس لڑکی کو لے کر واپس آنے لگا تو مینوں کو اس کا علم ہو گیا اور یہ

بہت بڑی تعداد میں آکر متنگانے کے درے میں جمع ہو گئے۔ رتھ جس وقت یہاں آیا۔ اس کو پکڑ لیا اس اثنا میں لوڈرمل کے آدمی بھی وہاں پہنچ چکے تھے۔ فریقین میں یہاں خونریز جنگ ہوئی لیکن دریاخان "سس بدنی" کو لے جانے میں کامیاب ہو گئے۔

اس رشتہ کے علاوہ میو اور مینوں میں کسی اور رشتہ داری کا پتہ نہیں چلتا معلوم ایسا ہوتا ہے یہ شادی رواجی طور پر نہیں بادھارا اور لوڈرمل کے تعلقات کو نبھانے کی وجہ سے ہوئی تھی۔

اس زمانے میں اکبر بادشاہ نے بین القوم شادیوں کا رواج ڈال دیا تھا خود اس نے مختلف راجپوت عورتوں سے شادیاں کیں تھیں جن کا ذکر مختلف تاریخی کتابوں میں موجود ہے۔ ایک میو عورت "بسرنی" جو بسرو کی رمنے والی تھی کے بارے میں مشہور ہے کہ اسے اکبر بادشاہ نے شادی کرنے کی نیت سے منگایا تھا مگر دادا باہرا سے محل میں پیچھے سے "گو" کے ذریعہ چڑھ کر نکال لائے تھے۔

چوہان نسل مینوں کے علاوہ کئی ایک فرقہ مینوں کے اور بھی ہیں جو میر کاٹھات میرات گوڑاوت کہلاتے ہیں۔ مینوں میں ہندو مسلم دونوں قسم کی قومیں ملتی ہیں۔ یہ ان میں ایک عجیب بات ہے کہ ایک گوت دوسرے گوت کو گھٹیا سمجھتا ہے۔ اس لئے آپس میں رشتہ کرنے سے بھی گریز کرتے ہیں۔ یہ قوم بہادری اور شجاعت میں میو قوم کے علاوہ کسی کو اپنا ہمسر نہیں سمجھتی۔ جاٹ گوجر، راجپوت، رانگھڑ وغیرہ سے لڑنا تو نہیں سمجھتی ہے چوہان مینوں کے متعلق تاریخ اجمیر میں لکھا ہے۔

در اصل اس قوم چوہان مینہ کا بانی مورتی اعلیٰ پرتھوی راج چوہان راجہ اجمیر ہے جس نے ایک مینا عورت سے شادی کر لی تھی جس کے بطن سے جو دھار اور لاہلا کھا دو سپتر پیدا ہوئے مشہور ہے کہ لا کھا کی اولاد

سردھی میں پھیلی اور جو دھار کی اولاد مگرہ میں آباد ہو گئی مشہور ہے کہ جو دھار بمقام چانک رہتا تھا لیکن کوئی قلعہ اس کا نہیں انہیں جس کو چیتہ بھی کہتے ہیں اور انیب جس کو برٹ بھی کہتے ہیں۔

پرتھوی راج چوہان کے زمانے میں میو اور مینوں کا تعلق بہت گہرا رہ چکا ہے۔ انھوں نے متحدہ محاذ بنا کر کتنے ہی راجاؤں کو شکستیں دی ہیں۔ ایک مدت تک میو اور مینے خلط ملط رہ کر میان گنگ و جمن راجپوتانہ نواح دہلی و آگرہ کے حکمرانوں سے ٹکراتے رہے۔

یہ ایک عجیب اتفاق ہے کہ دونوں قومیں ہمیشہ لڑتی مرتی رہی ہیں اور ان کے پاس بڑی بڑی حکومتیں بھی رہ چکی ہیں جو آہستہ آہستہ ان کے ہاتھوں سے جاتی رہیں۔

ماضی میں جب کبھی کسی سیاسی نظریہ کی بدولت میوؤں پر کوئی مصیبت آتی تھی تو مینا میو قوم کا ساتھ دیتے تھے اور جب مینوں پر کوئی آفت نازل ہوتی تھی تو میو برادر مینوں کا ساتھ دیتے تھے۔ تعلقات کی اس گہرائی نے میو اور مینوں کو ایک رشتہ تک دسس بدنی و دریاخان پہنچا دیا۔

مندرجہ بحث سے یہ واضح ہو چکا ہے کہ میو اور مینا قریب المنخرج قوم تو ہو سکتی ہیں لیکن ان کو ایک ہی قوم بتانا تاریخ اور نسا واتی کی حقیقت کے خلاف ہے۔ ہم نے بتا دیا ہے کہ چھتری اقوام کے بعض گوت و پال پس میں ضرور ملتے ہیں مگر ان کا شجرہ نہیں ملتا۔ اس لئے میو اور مینا کو ایک قوم نہیں کہا جاسکتا یہ محض غلط فہمی ہے۔

اگر میو اور مینا کو ایک قوم کہا جائے تو پھر تمام چھتری اقوام ایک ہی قوم ہیں کیونکہ آخر میں سب سورج بنیں اور چند بنیں ہیں۔

جادو خان جادو خان زادہ

خان جادو، میو قوم کے ایک جادو نسل گوت کا نام ہے یہ لفظ اصل میں "یادو" تھا یادو سے جادو بنا، جادو کے ساتھ شاہان اسلام نے خان کا خطاب لگا کر "خان جادو" بنا دیا اور اسی لفظ کو لگا کر بعض لوگوں نے "خان زادہ" بنا دیا ہے۔ اناتلہ اس تحریف سے اس گوت کی اصل و نسل کو بھی متکوک کرنے کی بدترین کوشش کی ہے مثلاً بعض لوگ خان جادو، میوں کو پٹھان بنانے لگے بعض نے کہا کہ ان لوگوں نے نہایت چالاکی سے اپنا کرسی نامہ "یادو نسل" سے ملادیا ہے وغیرہ وغیرہ مورخین کی اس تحریف کے پس منظر میں دراصل اردو فارسی تاریخوں کا ایک لفظ "خانہ زاد" ہے جو ان تاریخوں میں متعدد مقامات پر آیا ہے مورخین نے اسی لفظ سے یہ اندازہ کیا ہے کہ خان زادہ قوم کی وجہ تسمیہ اردو فارسی تاریخوں کا یہی لفظ "خانہ زاد" ہے۔

یہ لفظ حسب ذیل مقامات پر اس طرح آیا ہے۔
تاریخ فرشتہ میں اس طرح ہے۔

۱۔ اور جب وہ لشکر کو ملے میں پہنچا۔ محرم کے ۷۹۳ھ میں ابو بکر شاہ بالاقا بہادر نامہ اور خان زادان فیروز شاہی کے ہالوں خاں کی بے خبری میں اردو لشکر پر تاخت لایا۔ اور پندرہ آدمیوں کو مجروح کیا۔
۲۔ احمد خاں نے اپنے خانہ زاد داؤ خاں کو برہم رسالت فیروز شاہ کے پاس بھیج کر پیغام دیا۔

سیر المتاخرین میں ہے۔

اور اورنگ زیب محمد شریف پسر اسلام خاں را کہ از خانہ زادان پادشاہی مقصد مہات مذکور بود بادگیر متصدیان جوں ساخت۔

ان حوالہ جات سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ لفظ کسی قوم کا نام نہیں بلکہ بادشاہ کے "بروردہ" نمک خوار یا یا تو لوگوں کے لئے استعمال کیا گیا ہے۔ کیونکہ اس زمانے میں بادشاہ ایسے لوگوں کو جو ان کی اطاعت قبول کر لیتے تھے بطور غلام کے استعمال کرتے تھے اور ان سے ہر قسم کے کام لیتے تھے اور ان کو "خانہ زاد" کہہ کر یکارتے تھے۔ جیسا کہ آپ نے خواجہ میں ملاحظہ فرمایا ہے۔ کہ ابو بکر شاہ بالاقا نامہ بہادر شاہ خانہ زادان یا تو کے لشکر کو مغلوب کیا۔ اس سے صاف ظاہر ہے کہ نامہ بہادر شاہ اور خانہ زادان پادشاہی دو الگ الگ چیزیں ہیں کیونکہ یہاں "اور" استعمال کیا گیا ہے جبکہ یہ بات تاریخ اور بناوٹی سے ثابت ہے کہ نامہ بہادر خاں جادو گوت کا میو تھا اور اس گوت کا مورث بھی تھا۔

خانہ زاد کا لفظ بہت سے شاہان نے بعد میں بھی اپنے مطیع اور فرمانبردار لوگوں کے لئے استعمال کیا ہے۔ مثلاً ایک مقام پر یہ راؤ تلام آف ریلواری کے لئے جنرل بخت خاں سپہ سالار نے اپنے ایک خط میں بادشاہ دہلی کو اس طرح لکھا ہے۔

صاحب عالم بہادر سلامت

آپ کا رقعہ پہنچا۔ عزت بخشی، آنکھوں سے لگایا۔ سر پر رکھا پیراؤ تلام کو کہ آپ کا قدیمی خانہ زاد ہے بنا کید رکید لکھا جاوے گا کہ آئندہ بہ نسبت کسی مظلوم کے ظلم نہ کرے گا۔ آپ مطمئن رہیں اطلاع عرض ہے۔ زیادہ حد ادب

محمد بخت خاں سالار افواج ۱۵ محرم ۱۲۷۴ھ
تاریخ فرشتہ ۲۴۷ میں ایک جگہ لکھا ہے۔

اور بہرام خاں ترک بچہ جو فیروز شاہی خانہ زادوں میں سے تھا۔ اسی طرح سے بعض اور مقامات پر بھی مختلف قوموں سے تعلق رکھنے والے

تک خواروں کے لئے یہ لفظ خانہ زاد بہت سی کتابوں میں استعمال کیا گیا ہے اس لئے لفظ خانہ زاد سے "خانہ جادو" نام کو ملنا ایک بدترین تحریف ہے۔

اب ہم آپ کی توجہ خطاب کی طرف لے جائیں گے۔ شاہان اسلام عام طور پر خطاب دینے کے عادی تھے۔ تہن گڑھ (بیانہ) جو جادوئوں کا سب سے بڑا مرکز تھا۔ اسے مسلمان بادشاہوں نے فتح کیا۔ وہاں "جادو گوت" کے بولوں مسلمان ہوئے یا انھوں نے بادشاہ کی اطاعت قبول کی۔ ان کے ساتھ خان کا خطاب لگایا گیا۔ چنانچہ انہیں جادو کہا جانے لگا اور جن جادوؤں نے اپنا مذہب تبدیل نہیں کیا وہ آج بھی جادو کہلاتے ہیں۔ جیسا کہ برج کے علاقے میں آج بھی ہندو جادوؤں کی چھت آباد ہے۔

تاریخ فرشتہ کی روایات کے مطابق سلطان ناصر الدین محمود نے غیاث الدین بلبن کو "خان اعظم الخ خان" کا خطاب دیا تھا۔ جیسا کہ بیشتر تاریخوں میں اسی خان اعظم الخ خان کا ذکر بار بار آیا ہے اسی طرح سے سانبہریال والی کوٹلہ کو "بہادر ناہر" کا خطاب دیا گیا۔ جو کہ ایک روایت کے مطابق فیروز شاہ تغلق نے شیر کا شکار کرنے میں کسی بہادری پر دیا تھا۔

"خان جادو" لفظ آہستہ آہستہ خانزادہ بن گیا اور لوگ غلط الفہم صحیح کے طور پر خانزادہ کہنے لگے۔ بعض لوگ "خان جادو" گوت کے آدمیوں کو پٹھان بتانے لگے۔ یا مسلمان بادشاہوں کی اولاد کہنے لگے یہ اصل میں اس لئے ہوا کہ "خان جادو" گوت میوؤں کا بہت ہوشیار اور عقلمند گوت تھا۔ میوات میں تہن گڑھ کی فتح کے بعد جب خود سر حکومتیں بننے لگیں تو خان جادوئوں کے لوگ حکمران بن گئے تھے چنانچہ

کوٹلہ، تیارہ، سرمہٹہ، الور وغیرہ پر خان جادوئوں کی حکمرانی بہت زمانے تک رہی ہے۔ قدرتی بات ہے کہ اتنے لمبے عرصہ تک حکمران رہنے کی وجہ سے اس گوت کے لوگوں میں احساس برتری پیدا ہو گیا اور وہ اپنے آپ کو میوؤں سے بڑا سمجھنے لگے۔ حتیٰ کہ اپنے آپ کو میوئوں سے بھی انکار کرنا شروع کر دیا۔ اگر ان کا بس چلتا تو وہ کرسی نامے اور بنسالیوں کو بھی بدل ڈالتے۔

مختلف کتب مرقۃ الور آرژنگ تیارہ، مسلم یادو، ہنسی راجپوت وغیرہ کتابوں میں نہایت غلط روایات لکھ دی گئی ہیں اور ان کے بعد جن لوگوں نے مختلف کتابیں یا تحقیقی مضامین لکھے انھوں نے بھی انھیں کتابوں کو مستند بنا کر الٹا سیدھا لکھنے کی کوشش کی۔ سرکاری گزٹرز بھی اسی قسم کی روایات و حقائق "خان جادو" گوت کے بارے میں لکھتے رہے ہیں۔ کیونکہ انہیں وہ آدمی لکھواتے ہیں جن کا سرکاری اثر و رسوخ ہے۔

کتاب "مسلم یادو ہنسی راجپوت" میں جادو گوت کی ہوتا تاریخ بیان کی گئی ہے۔ اس میں "میواتی" لفظ کی عجیب و غریب تاویل کی گئی ہے ایک جگہ لکھا ہے۔

درحقیقت تاریخوں کے اندر میواتی لفظ کا مفہوم صرف حکومت کرنے والی جماعت کے لئے مقرر ہے اور میو کا لفظ محکوم جماعت کے لئے۔ اگرچہ میو کا لفظ موجودہ زمانے کی ساخت نہیں ہے لیکن پھر بھی وہ تاریخوں کے اندر کہیں نہیں ملتا۔

مندرجہ بالا خیال اصل میں اسی احساس برتری کی غمازی کرتا ہے جسے ہم اوپر بیان کر آئے ہیں۔ مصنف یادو ہنسی راجپوت کا منشا یہ ہے کہ تاریخی کتب میں چونکہ خان جادوئوں کے ساتھ "میواتی"

لفظ آیا ہے۔ اس لئے "حکمران" کے لئے استعمال کیا گیا ہے حالانکہ اگر تاریخیں مطالعہ کی جائیں تو حسب ذیل الفاظ بار بار ملتے ہیں۔

میوات، میواتی، میو، میوان، میواتیان

یہ غلط فہمی محض اس لئے پیدا کرنے کی کوشش کی گئی ہے کہ مصنف موصوف خان جادو نسل کو میوؤں میں شمار نہیں کرنے دینا چاہتے ورنہ اس لفظ کو حکومت یا رعیت سے کیا تعلق میوات میں بعض غیر میواتیان کی حکومتیں بھی رہی ہیں۔ ان کو کہیں میواتی یا میو نہیں کہا گیا۔ میواتی تو صرف میوات کے باشندے کا یا میو کا ٹائٹل ہے۔

خان جادو نسل کے سلسلہ میں تاریخ راجگان ہند مصنفہ نجم الغنی کا قیاس ملاحظہ فرمائیں۔ میوات کے پرگنہ تجارت میں جو الور سے تیس میل شمال میں ہے ایک قوم خانزادہ نام قدیم سے آباد ہے جس کو خیردیشی شری کرشن کی جادو نسل سے بیان کیا جاتا ہے۔ شری کرشن کی باریوں بشت میں ایک شخص تہن پال تھا جس نے شہر بیانہ کے قریب قلعہ تہن گڑھ بنایا ۵۹۲ھ میں شہاب الدین غوری نے یہ قلعہ فتح کر کے بہاؤ الدین خلجی کو دے دیا۔

تہن پال کا بیٹا یا ندیاں مدت تک ادھر ادھر مارا پھرا۔ اس نے ۶۳۱ھ میں آج کل گڑھ آباد کیا۔ اس کے بعد بیٹا اس کا انتی پال جانشین ہوا۔ انتی پال کا بیٹا ادھان پال ہوا اور ادھان پال کا بیٹا انسراج ہوا۔ انسراج کے چند بیٹے تھے ان میں سے یکھن پال، پسر انسراج کے دو بیٹے انبیاں اور شیو بریاں ہوئے۔ یہ دونوں فیروز شاہ کے عہد میں جو ۷۵۰ھ مطابق ۱۳۵۱ء میں تخت نشین ہو کر ۷۹۹ھ مطابق ۱۳۸۸ء فوت ہوا مسلمان ہو گئے۔

مندرجہ اقتباس حقیقت پر مبنی ہے۔ اس میں جو شجرہ بیان کیا

گیا ہے۔ میو قوم کے ایک اور بڑے گوت "گوروال" کا کرسی نامہ بھی اسی نسل سے ملتا ہے۔ جسے آپ خان جادو یا گوروال گوت کے ضمن میں ہماری تاریخ میں ملاحظہ فرمائیں گے "تاریخ مسلم یاد دہنی راجت" میں حسب ذیل تعریف بیان کی گئی ہے۔ خانزادہ لفظ کی ایک وجہ تسمیہ جس کا متن حسب ذیل ہے۔

لفظ خانزادہ دو لفظوں خان اور زادہ سے مرکب ہے خان کے معنی سردار اور امیر کے ہیں اور زادہ کے معنی پیدا شدہ۔ پس خانزادہ کے معنی سردار یا رئیس یا امیر زادہ کے ہوئے۔ چونکہ ساہیوال کو شیر کے شکار کرنے پر پہلے بہادر نامہ رکھا اور مسلمان ہونے پر خان کا خطاب ملا تھا۔ لہذا ان کو اردو فارسی کتابوں میں بھی ہر جگہ بہادر نامہ اور لورا نام بہادر نامہ رکھا گیا ہے۔ لیکن کثرت استعمال سے صرف نامہ رکھا بھی کہنے لگے ہیں۔

پھر نامہ رکھاں سے جو اولاد پیدا ہوئی۔ اس کو خان کی اولاد ہونے کی وجہ سے خانزادہ کہنے لگے۔ ہندوستان کے فاتح پٹھان اور ترک تھے۔ جو اس خان اور خانزادے کے لفظ کو اپنا قومی اور مغز لفظ سمجھ کر شاہی خاندان کے افراد کے لئے استعمال کرتے تھے اور وہ جب کسی اپنے امیر یا وزیر یا سردار سے خوش ہوتے تھے تو عموماً ان کو بھی اسی مغز لفظ کا خطاب دیتے تھے۔

مستند تاریخی کتابوں میں اس میو حکمران کا نام "بہادر نامہ" یا "ناہر دیو" ملتا ہے۔ اس نام کے ساتھ خان کہیں نہیں ملتا اسی طرح سے جن تاریخی کتابوں میں بہادر نامہ کے پوتوں قدود جلو کا ذکر آیا ہے ان سے ساتھ بھی خان موجود نہیں ہے۔ تاریخ فرشتہ، طبقات اکبری، طبقات ناصری وغیرہ کتب میں "بہادر نامہ" اور ان کے "کوٹلہ" کا ذکر موجود

لیکن نہ تو بہادر نامہر کے ساتھ خان کا لفظ لگا ہوا ہے اور نہ ہی اس خطاب کا ذکر موجود ہے۔ اس لئے یہ کہنا کہ ”بہادر نامہر“ کے ساتھ خان کا خطاب تھا۔ اور اس خطاب کی وجہ سے اس کی اولاد خاندانہ کہلائی درست نہیں معلوم ہوتا۔ مصنف تاریخ مسلم یادو ونسی معروف مرقع میوات نے اس کی دلیل میں بعض تاریخی کتابوں کے حوالے بھی دیئے ہیں جن میں بہادر نامہر کے ساتھ خان لگا ہوا دکھایا گیا ہے۔ مگر یہ تاریخیں قدیم تاریخی تواریخ کے مقابلہ میں مستند نہیں ہو سکتیں۔

سانیر پال جس کو خان جادو کا مورث بتایا جاتا ہے کبیشری روایات کے مطابق یہ شخص لکھن پال کی اولاد ہے۔ لکھن پال کے ایک بھائی گوتراج تھے جو میو پال کے گورو وال گوت کے مورث ہیں۔ بہادر نامہر کا خطاب سانیر پال کو ملا تھا جس کے متعلق زبانی روایات حسب ذیل بیان کی گئی ہے۔

ایک دفعہ فیروز شاہ بادشاہ اجمیر کو جاتے ہوئے تجارتی مقام میں مقیم ہوئے۔ جہاں وہ شکار کو نکلے اتفاق سے سانیر پال بھی وہاں شکار کو آیا تھا۔ سانیر پال بادشاہ کو پہاڑوں میں لے گیا۔ جہاں شیر نے کوئی گائے بھاڑ ڈالی تھی۔ شیر پہاڑ کی کھوہ میں پڑا سور ہاتھ باندھا بادشاہ نے اس پر شیر کا نشانہ لگانا چاہا۔ مگر سانیر پال نے کہا کہ تلوار کا شکار کرنے میں زیادہ بہادری ہے۔ چنانچہ بادشاہ نے سانیر پال کو حکم دیا کہ تم تلوار سے شکار کرو۔ سانیر پال نے شیر کو لٹکا کر اس پر وار کر کے اس کے دو ٹکڑے کر دیئے۔ سانیر پال کی اس بہادری پر بادشاہ نے ”بہادر نامہر“ کا خطاب دیا یہ بھی بیان کیا جاتا ہے کہ اس کو بادشاہ نے میوات میں جاگیر بھی دی تھی۔

جناب مولانا اکبر شاہ خاں نجیب آبادی نے اپنی کتاب ”ایضہ حقیقت نامہ“

میں اس واقعہ کو اس طرح بیان کیا ہے
بہادر نامہر میواتی کا اصل ہندوستانی نام سمیر پال یا سانیر پال تھا جس زمانے میں شہر حصار فیروز کی تعمیر کا کام شروع ہوا۔ ایک دن سلطان فیروز شاہ تغلق جنگل میں شیر کے شکار کو گیا جو لوگ اس شکار میں سلطان کے ساتھ تھے ان میں سانیر پال بھی تھا۔ سلطان نے شیر کو شیر کا نشانہ بنایا۔ اتفاقاً کاری زخم نہ لگا۔ شیر سلطان کی طرف بھینسا اسی حالت میں سانیر پال نے شیر کے تیر مارا اور وہ سلطان تک پہنچنے سے پہلے ہی زمین پر گر پڑا۔ سلطان نے اس چابکدستی اور قادر اندازی سے خوش ہو کر سانیر پال کو بہادر نامہر کا خطاب دے کر میوات میں ایک جاگیر عطا کی۔ جو موجودہ ضلع گورگرا کا انوہ کی تحصیل نوح میں تھی۔

بہادر نامہر نے اس جاگیر میں پہاڑ کی چوٹی پر ایک قلعہ بنایا جو کوٹلہ بہادر نامہر کے نام سے مشہور ہوا۔ اس قلعہ کے نشانات اب تک موضع کوٹلہ میں موجود ہیں۔ بہادر نامہر نے کچھ دنوں بعد ہی اسلام قبول کر لیا اور فیروز تغلق کی وفات کے بعد سلطنت دہلی کے ضعف سے فائدہ اٹھا کر میوات پر قابض و متصرف ہو گیا۔ بہادر نامہر کو بعد میں اس بادشاہ کی طرف سے خان جادو کا معزز لقب ملا تھا جس کو بعد میں خاندانہ بنالیا گیا۔ بہادر نامہر کی اولاد بہت دنوں تک برسر عروج رہی ہے بڑے بڑے بادشاہوں کو انہوں نے اپنا مطیع اور فرمانبردار بنالیا تھا۔ خاندانہ کی قوم ایک بڑی قوم ہے جو یوپی پنجاب اور راجپوتانہ وغیرہ مقامات پر بکثرت ملتی ہے۔ خاندانہ سے کئی نسلوں سے ہیں بعض ان میں سے اپنے کو ملک بھی کہتے ہیں۔

جیسا کہ ہم پہلے بیان کر چکے ہیں۔ کہ مسلم بادشاہوں کو خطابات دینے کی عادت تھی۔ کیونکہ خود غیاث الدین بلبن کو خان اعظم الخ خاں کا خطاب

دیا گیا تھا۔ اسی طرح سے سائبریا کو بہادر نامہ کے خطاب سے نوازا گیا انہیں تانہاں نے مسلمان ہونے والی جادوئیں کو خان کا خطاب دیا۔ کیونکہ جادوؤں کی ایک بہت بڑی تعداد ہندوؤں میں بھی موجود ہے جو پورے برج میں پھیلی ہوئی ہے۔

تاریخ مسلم یادوئیں معروف بہ مرقع میوات کے مصنف نے اپنا کرسی نامہ تو جادو سے ملایا ہے لیکن وہ اپنے نام کو جادو ماننے کے لئے تیار نہیں جو تاریخ اور ہنساولی کے ساتھ نا انصافی ہے۔

میوخالص چھتری راجپوت ہیں

ہم نے راجپوت اور چھتری کی اصلیت کے زیر عنوان واضح کیا کہ چھتری راجپوت ہندوستان کی پرانی قوم ہے۔ صرف راجپوت کہلانے والی نسل کے اندر چھتری خون کا خالص ہونا مشتبہ سا ہو گیا ہے راجپوت کہلانے والوں میں خود ساختہ راجپوت بے شمار پائے جاتے ہیں حتیٰ کہ بعض گھٹیا اقوام نے بھی اپنے آپ کو راجپوت کہہ کر چھتری راجپوتوں کی صف میں پہنچا دیا ہے اس کی ایک وجہ تو یہی ہے کہ جس کا ذکر چودھری محمد علی صاحب نے کتاب ”راجپوت گوتیں“ میں کیا ہے۔ دوسری وجہ ان کی اپنی بناوٹ ہے۔ تیسری وجہ چھتری راجپوت اقوام کی اندرونی تقسیم ہے۔ جس سے بے شمار قومیں و نسلیں وجود میں آگئی ہیں جیسا کہ کتاب ”راجپوت گوتیں“ میں مرقوم ہے۔

منو کے دھرم شاستر کی رو سے برہمن ویش دھرم (پنشنہ) شورو (رکین) کہلاتی تھیں۔ اور راجپوتوں کی زیر حفاظت زندگی بسر کرتی تھیں برہمنوں اور راجپوتوں کے سوائے دوسروں کو جنیو پہننے کی اجازت نہ تھی

چھتری قوم اور برہمنوں قومیں درن کہلاتے تھے۔ برہمنوں کا کام ویدوں کا پڑھنا اور سننا تھا اور چھتریوں کا کام ملک کی حکومت اور حفاظت اور ہتھیار بند رہنا تھا۔ ایک ورن کا آدمی دوسرے ورن کا کام کرنے سے اپنی قوم سے خارج ہو جاتا ہے۔ مورخوں کی تحقیقات اقوام کا نتیجہ ہے کہ امیری یا مغربی یا دیگر وجوہات نے اب تک کچھ نہ کچھ لوگوں کو ایک ورن سے دوسرے ورن میں ضرور چڑھایا یا گرایا ہے مگر راجپوت اقوام میں بہت کم لوگ شامل ہو سکے ہیں۔ اس قوم نے ان وجوہات سے جن کا ذکر پہلے باب میں کیا جا چکا ہے۔ کروڑوں آدمیوں کو اپنے سے خارج کر کے زیادہ تر شورروں میں پہنچا دیا ہے۔ اور اب تک جارح کرنے کا سلسلہ جاری ہے۔

مسلم راجپوتوں کی تاریخ سے معلوم ہوتا ہے کہ قوموں اور نسلوں کے خلط ملط ہونے کی ایک وجہ یہ ذات پات کی بندشیں بھی ہیں۔ اور زمانہ قدیم میں اس کی پابندی بہت کی جاتی تھی۔ اہل میوات کی حکایات و روایات کی بنا پر یہ کہا جاسکتا ہے کہ ہمارے نواح میں بھی اس قسم کی بہت سی قومیں بن گئیں۔ کہا جاتا ہے کہ مسمیٰ چاند جورا جائل کا لڑکا تھا اور جس نے چندینی آباد کی۔ وہ ہندو مذہب رکھتا تھا۔ چاند کی اولاد میں سے کسی نے ایک گائے کو مار ڈالا اس وجہ سے تمام کشواہوں نے اس کو ذات باہر ڈال دیا۔ اور اب وہ ساری نسل گوروے کہلاتی ہے۔ بعد میں یہ نسل مسلمان ہو گئی۔ اس قوم نے زراعت پیشہ اختیار کیا اگر یہ کوئی دوسرا پیشہ اختیار کر لیتی تو یقیناً اس کا شمار بھی گھٹیا اقوام میں ہونے لگتا۔

پس یہ بات کہی جاسکتی ہے کہ میو قوم کی ہمیشہ یہی عادت رہی ہے کہ اس نے کسی دوسری قوم کے ساتھ رشتہ ناطہ کا تعلق قائم نہیں کیا۔

میو قوم کے لوگ چھتری راجپوت کہلانے والی قوموں سے بھی رشتہ ناطہ نہیں کرتے اور سامان ہونے کے باوجود بھی یہ قوم آج تک گوت نامت کی بدترین مضبوطی سے تھامے ہوئے ہے اس نے اپنی تمام چھتریانہ خصوصیات کو باقی رکھا ہے جس کی بناء پر یہ دعویٰ کیا جاسکتا ہے کہ میو اپنے اندر خالص چھتری راجپوت خون رکھتے ہیں۔

۱۔ میو قوم دوسری اقوام کے ساتھ اختلاط پسند نہیں کرتی۔

۲۔ دوسری اقوام میں رشتہ ناطہ کے خلاف ہے۔

۳۔ گوت وپال کی عصبیت بہت زیادہ ہے۔

۴۔ میوات یا بیرون میوات میں وہ اپنی آبادیاں علیحدہ بنانے کے عادی ہیں۔

۵۔ دیہاتی زندگی اور زراعت پیشہ کو زیادہ پسند کرتے ہیں۔

۶۔ کسی قوم کے اختلاط سے متاثر نہیں ہوتی۔ ان کے چودھراتوں کا نظام بہت مربوط ہے جو دوسری قوموں سے اسے ممتاز کرتا ہے۔

بہمنات و گوری

بہمنات اور گوری میوؤں کے دو گوت ہیں جن کے بارے میں بعض حضرات نے یہ غلط فہمی پیدا کی ہے کہ ان میں اول الذکر بہمن نسل ہے۔ اور بہمن سے بہمنات بنا ہے۔ اسی طرح گوری غوری سے بنا ہے۔ یہ دونوں توجیہات غلط ہیں۔

بہمنات کے بارے میں ہم نے کمیشنروں سے پوری تحقیقات ورجھان بین کی ہے اور اس کا کرسی نامہ بھی ہم نے نقل کیا ہے وراس کا کرسی نامہ میوؤں سے ملتا ہے۔ آپ ملاحظہ فرمائیں۔

کرسی نامہ۔

گوری گوت غوری نہیں ہے۔ گور تو چھتریوں کے مشہور راج کلوں میں سے ایک کل کا نام ہے کیونکہ اور بھی کئی گوتوں کے نام راج کلوں کے نام پر پائے جاتے ہیں۔ اس لئے یہ نام بھی راج کل کے نام پر ہی رکھا گیا ہے۔ ٹاڈ راجستان میں مسٹر ٹاڈ نے بھی اپنی مرتبہ فہرست میں اس نام کو درج کیا ہے۔ اس نسل کے متعلق مولوی نجم الغنی صاحب کتاب راجگان ہند میں لکھتے ہیں۔

یہ نسل اگرچہ راجپوتانے میں کبھی برسر ترقی نہیں ہوئی مگر بزرگ سمجھتی ہے۔ اس نسل سے قدیم راجے بنکالے کے فرماں روا تھے اور ان کے نام سے وہاں دارالحکومت لکھنوتی گور مشہور ہوا۔ یہ لوگ بنگالے کے بعد اجمیر کے طرف نامور ہوئے۔ پرتھوی راج کے معرکوں میں۔ ان کا بطور مشہور سرداروں کے ذکر ہے۔ شاہ جہاں شہنشاہ نے راجہ بھٹل داس گور کو جس کی اولاد میں راجگڑھ ضلع اجمیر کے جاگیردار ہیں اس کی بہادرانہ حکومتوں کے سبب رن تھنبور عطا کر کے مثل دوسرے راجاؤں کے منصب پنج ہزاری دیا تھا۔ گورؤں کی پانچ شاخیں ہیں۔

میو حکومت قائم نہ ہونے کے وجوہ

یہ ایک بڑا سنجیدہ سوال ہے کہ میو جیسی بہادر قوم جو ہمیشہ لڑتی اور قربانی دیتی رہی۔ وہ اپنی کوئی بھی متحدہ یا غیر متحدہ ریاست باقی نہ رکھ سکی اور نہ ہی اس قوم میں کوئی راجہ یا نواب موجود ہے۔ اس سوال کو حل کرنے کے لئے دراصل ہمیں تاریخ کی گہرائیوں میں جانا ہوگا اور قومی عادات و خصائل کا بھی جائزہ لینا ہوگا جو دراصل کسی قوم کے

حکمران بننے یا نہ بننے میں بے حد داخل ہوتے ہیں۔

میوات کی موجودہ آبادی اس وقت کی ہے جو مسلمان ناناہ
ہندوستان میں داخل ہوئے اور انھوں نے راج بنسوں کی حکومتیں
خواب کیں۔ اس وقت بہت سی چھتری راجپوت اراولی پریت کی وادیوں
میں آباد ہو گئے۔ یہاں ان کی چھتیں نس گئیں تاکہ اپنی حفاظت کر سکیں
اور دشمن کا مقابلہ کر سکیں۔ یہ بھی آپ مائیں گے کہ ہر قوم کا بھی زبردست
عروج ہوتا ہے پھر اس عروج کے بعد اس کا زوال شروع ہو جاتا ہے
جیسا کہ آریں چھتری نسلیں بھی کسی زمانے میں ہندوستان کی ایک عظیم
انسان جنگجو قوم تھیں۔ ساری دنیا میں ان کا بول بالا تھا۔ بڑے بڑے
جودھا اور بہادر راجپوت چھتریوں نے اس قوم میں جنم لیا لیکن اس
قوم کے زوال کا بڑا سبب آپس کا حسد و رقابت تھی جس نے نہ صرف
پوری چھتری قوم کو تباہ کیا بلکہ اس بھارت ورش کو لگ بھگ ایک ہزار
سال تک غیر میوؤں کا غلام بنائے رکھا۔

جس زمانے میں ہندوستان میں چھتری اقوام کا دور دورہ تھا۔ میو
قوم بھی حکمران تھی ان کے متعدد راج بنسوں میں کتنے ہی بڑے بڑے
راجہ اور دیش مکھ تھے۔ ایک طرف دہلی میں تواریسل کی حکومت تھی تو
دوسری طرف بیانہ تہن گڑھ میں جادو حکمران تھے۔ لیکن جس وقت محمود
غزنوی، محمد غوری اور شہاب الدین غوری نے ہندوستان پر پے درپے
حملے کئے۔ تو ان حملوں نے ہندوستان کے چھتری حکومتوں کو تتر بتر
کر دیا۔ قومیں اور نسلیں ادھر سے ادھر ہو گئیں محمود غزنوی سے
شہاب الدین غوری تک کا زمانہ ایسا گزرا ہے جس میں ہندوستان
برہمنی طرح سے طوائف الملکوں کی اور انتشار کا شکار ہو گیا تھا خصوصاً
راجپوتانہ میں پھیلنے والی اراولی پریت کی ساجیں ان چھتریوں کی آماجگاہ

قدیم فارسی تاریخوں میں علاقہ میوات کو "کوہ پایہ میوات" کے نام
سے موسوم کیا جاتا رہا ہے۔ کیونکہ میوات کا یہ پہاڑی سلسلہ دہلی کے جنوب
میں مہرولی سے شروع ہو جاتا ہے جہاں تواریسل کی راجدھانی تھی۔
جو گڈھ دھامینہ کے نام سے مشہور ہے۔ اسی مقام پر ۱۵۸۰ء میں
بعد ناصر الدین محمد و میوات پر حملہ آور ہوئے اس وقت مہارانا کا کورانا
بالوت میو قوم کا راجا تھا جس نے غیر ملکی حملہ آور ان کا مقابلہ بڑی بہادری
سے کیا۔ یہی وہ مقام ہے۔ جب تواریسل کی حفاظت کے لئے بہادر میو
غیاث الدین بلبن سے لڑے۔ اور ایک لاکھ کی تعداد میں شہید ہوئے۔
شہاب الدین غوری اور اس کے بعد قطب الدین ایبک کے حملوں کا
مقابلہ تہن گڈھ میں جادو نسلوں نے کیا۔ اسی طرح راجپوتانہ، مارواڑ،
میواڑ اور میرواڑہ کے حکمران جن کی بنس و لیاں میوؤں کے ساتھ بہت
قریب سے ملتی ہیں۔ بیرونی حملہ آور ان کا مقابلہ کرتے رہے۔ فرماں
روایان قرولی، ڈونگر پور، اور بے پور کے رئیس بھی میوؤں کے ساتھ
نہایت قریبی نسلی تعلق رکھتے ہیں۔

کوٹلہ ایک زمانے میں میوات کی راجدھانی رہی ہے۔ جہاں نامہر
بہادر جادو نسل میو حکمران تھے۔ اسی طرح الور میں راجہ حسن خاں میوا
کی حکومت تھی۔ تجارت میں میوؤں کی ریاست رہ چکی ہے۔ ان کے علاوہ
پورے میوات میں بہت سے دیش مکھ اور رئیس اپنے عہد میں حکومتیں
کر چکے ہیں۔ مثلاً باہڑ کوٹ میں، راؤ مالہا میو لی ہیں راؤ سینھ سمرٹ
میں لوڈر مل ڈاٹک میں وغیرہ وغیرہ، خان جادو نسل کے بہت سے
میوؤں کی چھوٹی چھوٹی ریاستیں پورے میوات میں پھیلی ہوئی تھیں۔
شاہان اسلام کے مسلسل حملوں اور ان کے مشنری کاموں کا نتیجہ یہ
ہوا کہ چھتریوں کی بڑی تعداد مسلمان ہونا شروع ہو گئی۔ میوؤں کے بعض گوت

گوت ویاں بھی جمہور غزنوی کے عہد میں مسلمان ہو گئے تھے۔ اس زمانے کے حالات اگرچہ تاریکی میں ہیں تاہم بعض انگریزی تاریخوں اور کچھ چند کی کتابوں سے کچھ روشنی پڑتی ہے۔

درمیانی زمانہ جو تین صدیوں کا ہوتا ہے ہندوستان کی چھتری راجپوت اقوام عجیب مذہبی کشمکش میں مبتلا تھیں جس کے متعلق گلوزری آف دی ٹرائیلس پنجاب ص ۸۳ پر لکھا ہے۔

مسعود غازی نے بہت سے میو لوگوں کو سناٹا بنایا تھا۔ رائے پھورا مہاراج نے ان کو پھر سے ہندو ہونے کو کہا۔ اور وہ ہندو دھرم میں آ گئے۔ لیکن قطب الدین ایبک کے زمانے میں ان میں سے بعض کو پھر مسلمان بنالیا گیا کہیں شری روایات سے بھی یہ پتہ چلتا ہے کہ چھتری قبائل خاص طور پر چھٹا نسلیں جب مسلمان ہوئیں تو برہمنوں کی طرح چھٹا ہونے کے لیے اس مقصد کے لیے سختیاں بھی کیں۔ لیکن اسے امیابی نہ ہوئی۔ کیونکہ شاہان اسلام کے پے در پے حملے اس کی ان کوششوں کو ناکام بناتے رہے۔

قطب الدین ایبک نے جس وقت جادو نسلوں کو مفتوح کیا تو ان میں سے بعض مسلمان ہو کر اپنا اصل مقام چھوڑ کر ادھر ادھر پھیل گئیں اور اپنی چھوٹی چھوٹی ریاستیں قائم کر لیں۔ جیسا کہ میوؤں کی جادو نسل "خان جادو" اسی زمانے میں دوسرے مقامات پر حکومتیں قائم کرنے میں کامیاب ہوئی۔ جادو کے ساتھ خان کا خطاب بھی اسی عہد میں لگایا گیا جس مقصد کے لیے ہندو جادوؤں سے ممتاز کرنا تھا۔

ان حالات سے اندازہ ہوتا ہے کہ میوؤں کی حکومتیں مختلف ادوار پر تھیں۔ لیکن چونکہ ان کی آبادی اور میوات کا علاقہ دہلی کے قریب رہا ہے جہاں مسلمان حکمران آکر تاخت و تاراج کا کام شروع کرتا تھا اس

لئے یہ قدرتی امر تھا کہ میوات ان کے حملوں سے زیادہ متاثر ہوئی، ان کی باقی حکومت، مذہب، معاشرت میں بھرپور تبدیلیاں آتی چلی گئیں۔ دوسرے چھتری راجپوت راجہ بھی ان کی مدد کرنے میں ناکام رہے۔ یہی وجہ تھی کہ میو قوم کے بارہ پال اور باون گوت اپنی متحدہ ریاستیں قائم نہ کر سکے۔ اس کے علاوہ مندرجہ ذیل وجوہ اور بھی ہو سکتے ہیں۔

۱۔ میو تعلیم یافتہ نہ تھے۔ وہ طریق حکمرانی سے ناواقف تھے۔
۲۔ ان کی بڑی تعداد بیرونی حملہ آوروں سے شکست کھا کھا کر میوان کے مختلف حصوں میں پھیل گئی۔

۳۔ وہ بہت خود پسند اور مغرور تھے۔ اپنے کھانوں سے حدود رقابت رکھتے تھے جس کی وجہ سے وہ اپنے دوسرے حکمران بھائیوں کو خاطر میں نہ لاتے تھے۔ ہر میو اپنے کو راجہ اور چھتری سمجھتا تھا۔ وہ اپنے کو کسی دوسرے کے ماتحت کرنے میں کسر نشان سمجھتا تھا۔ اس پھوٹ کے نتیجے میں بیرونی حملہ آوران اور زیادہ مضبوط ہوتے چلے گئے اور میوات میں ان کی حکومتیں قائم ہو گئیں۔

۴۔ مہارانا کا کورا نا بالوت میوؤں کو بارہ پال و باون گوتوں پر قسم کر چکے تھے اس لئے ہریال و گوت نے اپنے آپ کو زیادہ افضل و برتر سمجھنا شروع کر دیا تھا جس کی وجہ سے ان میں اندر خانہ بہت سے تنازعات اور جھگڑے پیدا ہوتے رہے۔

۵۔ یہ لوگ عموماً زمین دار پیشہ و دیہات میں آباد تھے۔ زمیندار کی عادت ہوتی ہے کہ وہ زمین کا مالک ہونے کے بعد کسی چیز کو خاطر میں نہیں لاتا ان میں بڑے بڑے زمیندار بھی راجہ کہلاتے تھے۔ وہ اپنے ساتھ گھوڑے اور سوار بھی رکھتے تھے۔ اگر موقع پڑا تو وہ لوٹ مار بھی کرتے تھے جیسا کہ تاریخی روایات سے پتہ چلتا ہے کہ ان کے در سے دہلی کے دروازے بھی

شام بند ہو جاتے تھے۔

ٹاڈ نے ایک جگہ لکھا ہے۔

شاہانِ دہلی اپنے اوج و اقبال میں ہندوستانی تاجداروں کو گونا گونا گونہ میندار کہتے تھے اور یہ لفظ ہرگز تحقیر آمیز نہ تھا۔ بلکہ ہندی لفظ راجہ کا ترجمہ ہے۔ ہندوستان کے راجہ بھی راجہ کہلاتے تھے چھتری راجپوتوں میں اس لفظ کی بڑی قدر ہے۔ بڑے تاجداران ملک بھی راجہ یا میندار کا لفظ اپنے تئیں کہلوانا بہت پسند کرتے تھے۔

ایک مسلمان مورخ اس طرح لکھتا ہے۔

میوات کا علاقہ بہت فراخ ہے۔ اس میں پہاڑ و جھاڑیاں ایسی ہیں جن میں ان میواتی سرداروں اور جاگیرداروں کو چھپ جانے کا خوب موقع مل جاتا ہے۔ چنانچہ جب کبھی ان میوسرداروں پر دہلی کی طرف سے قوج کشی ہوتی تھی تو یہ سردار اور بھومیاراجہ ہر ایک مقابلہ کرتے تھے۔
(تاریخ ہند مولوی ذکاء اللہ جلد اول)

دوسرے مقام پر بھی مصنف اس طرح سے رقم طراز ہیں۔

۶۵۸ء میں خان الخلیفہ خان اعظم حرب الخلیفہ سلطان کوہ پابہ و سوانک و رتھنبور پر لشکر کش ہوا۔ راجپوت و میوات و سوانک کے راجاؤں نے سرکشی پر کمر باندھی اور بڑا لاؤ لشکر جمع کیا۔ وہ ان سے ایک بڑی لڑائی لڑا اور مغلوب کیا اور ان کا ملک میوات فتح کیا۔

اگرچہ اس لڑائی میں بڑے بڑے امیر مارے گئے لیکن کھیت بلین کے ہاتھ رہا۔ اڑھائی سو سردار مخالفوں کے گرفتار ہوئے۔ دس ہزار میواتی اس لڑائی میں مارے گئے (تاریخ ہند مولوی ذکاء اللہ)

بھیماراجاؤں کا لوہا دہلی کی حکومت بھی مانتی تھی۔ ان کی حکومت اگرچہ بے مضابطہ ہوتی تھی۔ تاہم وطن کے مقابلہ کے لئے بہت سے راجہ اکٹھے

ہو جاتے تھے۔ ان کا طریق حکمرانی وہی تھا جو زمانہ قدیم میں چھتری راجپوتوں کا تھا۔ میوؤں میں جو دھراتوں کی تقسیم کے بعد یاں چھتری یا کھاتبہ دار جو دھری بھی سردار بن گئے تھے۔ جنہوں نے بیرونی حملہ آوروں سے اپنے عہد میں لڑائیاں لڑی ہیں۔ آئین قیصری میں اس کا ذکر اس طرح سے آیا ہے۔

اب اس کے برخلاف راجپوتانے کی حالت ہے۔ جہاں چھتری راجپوتوں کی راجدھانیاں ہیں۔ جن میں قدیم قوانین اور آئین موجود ہیں اور حکومت کرنے کی سرشت ہی اور طرح کی ہے۔ رئیس ایک مورثی سرگرمہ ایک جنگی فرقے کا ہوتا ہے جس کے اراکین صد ہا برس سے زمین کے مالک چلے آئے ہیں اور چھوٹے چھوٹے سربراہ اور دہ امرہ جلدی ہوتے ہیں۔ راجہ اپنے خاندان میں اول اور اعلیٰ ہوتا ہے باقی اور اس کے بھائی بند ہوتے ہیں خوف کے وقت خاندان کی شاخیں آئیں میں ایک ہو کر وقت کے راجہ سے مل جاتی ہیں۔ ان پر معمولی حالتوں میں راجہ دچودھری کا اختیار بہت محدود ہوتا ہے۔ (آئین قیصری ص ۱۱)

مسلمان بادشاہوں نے بہت سے میوؤں دھریوں یا بعض گوتوں کو خوشامد یا لالچ سے اپنی طرف راغب کر لیا تھا۔ اور ان کو مفتوح کرنے کے بعد خطابات یا جاگیریں اور حکومتیں دینا شروع کر دی تھیں مگر یہ سب ان کے ماتحت ہوتی تھیں۔

مثلاً خان جادو گوت کے سردار منبریاں کو "ناہر بہادر" کا خطاب دیا اور اس کو حکومت بھی عطا کی۔ اس کے مسلمان ہونے پر اسے اپنے ساتھ شریک جنگ بھی کیا۔ جیسا کہ "تاریخ فرشتہ" میں ہے۔

بادشاہ غیاث الدین تعلق شاہ نے خاں جہاں اور بہادر نامہ کو موہ لشکر گراں سلطان ناصر الدین محمد کے دفع کے واسطے تعین کیا۔

لودھی عہد حکومت میں بھی میوات میں شاہان لودھی تھے بہت سے
 راجہ اور حاکم میوات میوؤں میں سے مقرر کئے تھے۔ خاں جادو گوت
 کے بہت سے حاکم اسی زمانے میں مقرر کئے گئے۔ میوات کا علاقہ
 مسلم حکمرانوں کے لئے ایک مرکز بن چکا تھا۔ لیکن عہد بابر میں ایک
 بار بھیرہ بردست قوت کشی ہوئی۔ جس میں حسن خاں میواتی رانا ساٹوا
 کے ساتھ مل گئے تھے۔ یہ جنگ فتح پور سیکری کے مقام پر لڑی گئی۔
 اکبر کے عہد میں متعدد میو سردار منصب دار اور جاگیر دار بنادئے
 گئے تھے۔ لیکن ایک غالب اکثریت اس کی دشمن بھی تھی جس کا ثبوت۔
 پانچ چار کی راجائی اور پور ویرودل
 آدھے اکبر بادشاہ آدھے پابٹ لودھل

سے ملتا ہے۔

اورنگ زیب کے عہد میں میوؤں کی طاقت بڑی ہوئی رہی بعض لوگ
 اس کے منصب دار بن گئے اور بہت سے اس کے مخالفت اور باغی تھے
 اس کے مرجانے کے بعد ملک میں اور بھی زیادہ بغاوتیں اور سرکشیاں شروع
 ہو گئیں۔ چاروں طرف طوائف الملوک پھیل گئی۔ چنانچہ اکثر اچوت راجہ
 اس عہد میں اپنی عملداریاں قائم کرنے میں کامیاب ہو گئے مگر میوؤں
 نے اس گوٹ کے زمانے میں بھی اس طرف توجہ نہ کی۔ اور وہ گومگو
 کی کشمکش میں مبتلا رہے۔ بعض حکمرانوں نے انھیں اپنی حکومتیں اور
 ریاستیں قائم کرنے کے لئے بھی استعمال کیا۔ مثلاً وہ ایک زمانے میں مہر
 جمل کے زیر دست حامی تھے۔ انھوں نے بھرت پور کے قیام میں مدد کی
 سورجمل کے رو کے جواہر سنگھ کا ساتھ بھی دیتے رہے۔ سنگھل یا گھوڑیہ
 اور دھروت میوؤں نے مایکری کے نزدیک راجپوت راویرتاب سنگھ کی
 حمایت کی اور بھاری قربانیاں دیکر لودھی ریاست قائم کرائی۔

میو قوم بہت قناعت پسند اور سادہ ہوتی چلی گئی۔ وہ ایک طرف
 شاہان اسلامیہ کی سازشوں کا شکار ہوتی رہی اور دوسری طرف خود سر
 راجاؤں نے اسے آلہ کار بنا کر استعمال کیا۔ وہ کاشتکار اور زمیندار تو رہے
 لیکن اپنی حکمرانیاں باقی نہ رکھ سکے۔

یہی مختصر وجوہ ہیں جن کی بناء پر میو اپنی ریاستیں قائم کرنے میں ناکام
 رہے۔
 اندک بات تو غنیمت و بدل ترسیدم
 کہ دل آزر وہ شوی ورنہ سخن بسیار است

اب ہم اس مضمون کو اسی پر ختم کر رہے ہیں۔ آپ تیسری قسط کا انتظار
 کیجئے ہم بہت جلد اخبار شدہ میوات کی یوری جلد نکال رہے ہیں اور ہمیں امید ہے
 کہ آپ ہمیں مزید مشورہ دیں گے اور اس سلسلہ میں ہماری مدد کریں گے۔
 یہ شوقی ہمیں کیوں پیدا ہوا کیونکہ ہم ایک میو قوم کے گھر میں پیدا ہوئے ہیں
 اور جب اسکول یا کالج جاتے ہیں تو ہرنیکے کی کتاب پر اس کے نام کے
 سامنے کسی پرچا پڑیو کسی پر رائیں کسی پر تال پور کسی پر سید اور کسی پر
 پٹھان لکھا ہوتا ہے۔ جب ہم نے یہ دیکھا تو ہمیں یہ محسوس ہوا کہ ہم بھی
 ایک زندہ دل قوم میں پیدا ہوئے ہیں اور ایک اچھی فیملی سے تعلق رکھتے
 ہیں لہذا ہم لوگوں کو بھی چاہئے کہ ہم اپنے میو تصور کو اجاگر کریں اور
 اپنے نوجوان بہن بھائیوں کو بتائیں کہ ہم میو ہیں اور زندہ دل قوم ہیں۔

جلد نمبر ۲ دو سرائے

میں آل پاکستان میونسپل آرگنائزیشن کا چیف آرگنائزنگ چودھری
کریم خان میو نی ۸۴ پیلیز کالونی بلاک ۸۷ تارخہ ناظم آباد کراچی قوم سے
اپیل میں معذرت چاہتا ہوں۔ اگر اس کتاب میں کسی قسم کی غلطی محسوس ہو
تو آپ اپنے مشورے سے فوازیں۔ ہمیں امید ہے آپ ہمیں ضرور مشورہ
دیں گے اور معلومات فراہم کریں گے۔ تاکہ ہم آئندہ جلد نمبر ۳ میں کسی
قسم کی کوئی غلطی نہ کریں اور صحیح مرتب کر سکیں لہذا جس شخص کو جیسی
معلومات ہوں وہ ہمیں خط کے ذریعہ آگاہ کریں۔ مجھے امید ہے کہ
آپ اپنی معلومات اور قیمتی مشوروں سے ضرور مطلع کریں گے۔

آپ کا خادم
چودھری کریم خان میو

میں صوبہ دار قمر الدین سابقہ پتہ موضع موسیٰ پور گول بھلا باس باگھوڑا
نیرا پوتا۔ میری سروس تقریباً بیس بائیس سال کی ہوگی ہے ۱۹۶۵ء
کی جنگ میں اور میرا بھائی سلیمان صوبہ دار کھیم کرن کے محاذ پر تھے ہم نے
یہ جنگ قوم اور ملک کی وفاداری کے لئے دل کھول کر لڑی اور ہمارے
مسلمانوں کے کوئی فوجی موت سے نہیں ڈرتے تھے۔ میرے بڑے بھائی
سلیمان خان نے جو تین جنگیں لڑ چکا ہے۔ رن کچ اور ۱۹۶۵ء کے محاذ پر
پاس پاس رہے۔ E M E ٹوٹا لائن ڈی (D) کینی کے کمانڈر ہے
۱۹۶۵ء میں بھی کھیم کرن کے محاذ پر ٹینک چلا رہے تھے ۱۹۶۵ء
کی جنگ میں بھی ہم دونوں بھائی کھیم کرن کے محاذ پر تھے۔ ہم نے اس
جنگ میں دیکھا کہ میو قوم کی بہادر خواتین نے جو کردار ادا کیا اس کی
مثال اپنی آپ ہے۔ ہمیں کھانے پینے کی جس قدر بھی اشیاء مورچوں
میں ملا کرتی تھیں وہ ہماری بہادر قوم کی خواتین سپلائی کرتی تھیں۔
جو سارے دن تو چولہا جلاتی تھیں اور رات کو ہمارے لئے مورچوں
میں کھانا سیلائی کرتی تھیں۔ یہ ایک تاریخی کردار ہے کہ میو قوم
جس خطے میں رہتی ہے اس پر کوئی بھی بادشاہ یا حکومت حملہ کرے تو وہ
اس کا مردانہ وار مقابلہ کرتی ہے اور اپنی زمین کی وفادار ہوتی ہے اور
اس کی حفاظت کرنا خوب جانتی ہے۔ اس بات کی تاریخ گواہ ہے
کہ جب کبھی کسی شہنشاہ نے جنگ میں شکست کھائی اس نے میو جیسی
عظیم قوم کو اپنی مدد کے لئے پکارا۔ اور اس کی مدد کی۔ اس کی زندہ
مثال تاریخ فرشتہ اور تاریخ اکبری کو اٹھا کر دیکھئے کہ مغلوں سے
مقابلہ کیا اور مغل حکومت میو کے سامنے جھکی جیسا کہ تاریخ سے ظاہر
ہے۔ حسن خان میواتی اور رانا سنگا جیسی ہستیوں نے جان

کی بازی لگا دی۔ اب آپ کو اور کیا بتاؤں لیکن اتنا بتا دوں کہ یہ جو
سلسلہ مینو تنظیم کا جاری ہوا ہے اس میں قربانیاں میرے بڑے بھائی
چودھری کریم خان کی ہیں۔ جس کا نتیجہ آپ کے سامنے ہے۔
آج پاکستان کے گوشے گوشے میں میو برادری چمکتی ہوئی نظر آرہی
ہے۔ کیونکہ ان کو شروع سے ہی سیاسی شعور تھا۔ یہ سیاست میں پہلے
عطاء اللہ شاہ بخاری کے ساتھ میں چلتے رہے پھر یہ کراچی آنے کے
بعد ذوالفقار علی بھٹو کی پارٹی میں شامل ہو گئے۔ جب بھٹو کا اور احمد رضا
قصوری کا اختلاف ہوا تو یہ بھٹو پارٹی چھوڑ چکے تھے۔ بھٹو مارشل لا جب
ملک میں آئی تو اس پر ڈی۔ پی۔ آر لگایا اور اس کو جیل میں بند کر دیا۔
میں بد قسمتی سے اس دور میں ڈپٹی مارشل لا ایڈمنسٹریٹر کا پی۔ اے تھا
اور کراچی میں آن ڈیوٹی تھا۔ جب گھروالوں نے اس کو مجبور کیا کہ پیپلز
پارٹی سے استعفیٰ دیدیں تو یہ استعفیٰ دینے کے بعد جیل سے رہا ہوا۔ بعد
میں اس نے تحریک استقلال اسفرخان کی پارٹی میں شمولیت اختیار کی۔
کیونکہ اس کے دوست ڈاکٹر رحیم الحق تھے۔ اسی دوستی کی وجہ سے تحریک
استقلال میں گئے لیکن تحریک استقلال سے بہت جلد چھٹکارا لیکر اس نے اپنی
ایک تنظیم آل پاکستان میونسپل آرگنائزیشن تشکیل دی اور اپنی برادری
کے لوگوں سے ملا جس میں اس کے سب سے بڑے خیر خواہ اور سپورٹر چودھری
حبیب الرحمن بلیم گڑھ کھیر والے تھے جو کہ حکومت پاکستان کے اعلیٰ درجے
پر فائز تھے۔ دوسرے سپورٹر چودھری موج خاں پلان کھیریا ہیں۔
تیسرے مقصود صاحب جو تھے الحاج اظہار الحسن نئی کراچی سے پانچویں
جان محمد کورنگی سے۔ ضلع تھہر پارکر سے عبدالصمد میو۔ جن لوگوں کے تعاون
سے یہ تنظیم چلائی اور ۹ دسمبر کو جیسے ہی ضیاء صاحب کے ریفرنڈم کا اعلان ہوا
تو ریفرنڈم کی حمایت میں پوری میو برادری نے ریفرنڈم میں تعاون کیا

جس کا نتیجہ آپ کے سامنے ہے کہ میو ٹاؤن کا سلسلہ بھی جاری ہے
اور میو برادری کی جدوجہد بھی جاری ہے اور زیر نظر کتاب بھی اسی سلسلہ
کی ایک کڑی ہے جو آپ کے سامنے موجود ہے۔
اس میں جن حضرات کا تعاون حاصل رہا ان کے اسمائے گرامی یہ ہیں۔
جناب مسعود احمد ولد مقصود خان میو مل اڈنر، طارق جمیل ایس۔ پی ضلع تھہر پارکر
یعنیٹ عطا محمد، عبدالوہید ولد چچو خاں، محمد یعقوب منگل، محمد حنیف ولد
شیر محمد۔ بھجر حنیف احمد ولد کرنل امیر احمد، صوبیدار قمر الدین ولد خان محمد
محمد یاسین ولد ہمت خان، بندو خان چوندھیکا والا، سلیمان پیپلز کالونی
ایل بلاک، محمد حفیظ ٹھیکیدار، صوبیدار آس محمد، نظام الدین میو
سکیٹری فتح ٹیکسٹائل مل، یوسف خان وغیرہ۔

میڈل اسکول تعلیم یافتہ افراد (میٹرک پاس)

نام	ولدیت	کوٹ	پستہ
عبدالرزاق	وزیر خان	ڈیروٹ	D/334 کورنگی کراچی
عبدالرؤف خان	اسحق خان	"	" ایریا " " "
محمد رفیق	عبدالحمید	پاہٹ	" " " " "
محمد نعیم	محمد ابراہیم	دھنگل	" " G/506 " " "
قدرت اللہ	غیاث اللہ	"	" " " " "
عبدالحمید	علی خان	گورفال	" " 160/H جیک لائن کراچی
مقصود علی	کریم اللہ خان	پانگلوت	" " 1/2 جی پاک کالونی کراچی
خلیل احمد	عبداللہ	پاہٹ	" " 2/14 سوسائٹی کراچی
ظہیر الدین	مفتول احمد	چھر کلوت	" " دستگیر کالونی کراچی
نور الدین	فخر الدین	بالوت	" " 14/506 دستگیر کالونی
محمد حمید خان	خیر خان	پاہٹ	" " بلاک 2 سوسائٹی کراچی
محمد سعید خان	"	"	" " " " "
محمد شریف	محمد یوسف	باگڑیہ	" " 1/293 اڈرگ کالونی کراچی
محمد یونس	"	"	" " " " "
ماجی شیر محمد	"	دھنگل	" " اسٹریٹ سکی روڈ لیاقت آباد کراچی
محمد انیس	عبدالرحیم خان	"	" " سعود آباد کراچی
عبدالحمید	عبدالحمید	"	" " " " "
نیاز احمد	بھول خان	پاہٹ	" " ماڈل کالونی کراچی
عبدالرحمن	کالے خان	دھنگل	" " گاندھی نگر کراچی
بیر محمد	"	دھنگل	" " دھرم سی وارڈ کراچی
محمد صیاح خان	"	پاہٹ	" " گلبرگ کراچی
امیر الدین	دین محمد	دھنگل	" " محمود آباد کراچی
قیام الدین	شہاب الدین	بالوت	" " 2/85 G کورنگی
جمیل احمد	وزیر خان	تانی	" " ڈرگ کالونی کراچی
عبداللطیف	محمد یعقوب	چھر کلوت	" " حویلی عجائب نگارہ قصہ
محمد سعید	امید خان	"	" " " " "
محمد عمران	عبداللہ	"	" " " " "
علی الحق	محمد ابراہیم	"	" " " " "

میڈل اسکول تعلیم یافتہ افراد (میٹرک پاس)

نام	ولدیت	کوٹ	پستہ
محمد ابرار	عبدالرحمن	پونگلوت	105/F جہانگیر روڈ کراچی
عبدالحمید	کلیم خان	پاہٹ	105/F جہانگیر روڈ کراچی
محمد الوباب	کلیم خان	"	2/14 پی سی ایچ سوسائٹی کراچی
محمد انعام خان	خان محمد	دھنگل	7/20 سی ایریا لیاقت آباد کراچی
محمد یعقوب خان	بابو خان	ڈیروٹ	7/20 سی ایریا لیاقت آباد کراچی
یدر الدین	بابو خان	"	" " " " "
عبدالستار خان	بندو خان	چکمالیہ	8/510 لیاقت آباد کراچی
محمد یامین	بھندے خان	دولوت	4/184 " " "
محمد شاہد	محمد صابر	تانی	2/12/R شریف آباد کراچی
محمد ظہیر	محمد صابر	تانی	" " " " "
عبدالغنیہ	محمد صابر	تانی	" " " " "
فروغ احمد	ظہیر الدین	چھر کلوت	" " ناظم آباد کراچی
چراغ احمد	"	"	" " " " "
افتخار احمد	فروغ احمد	"	" " " " "
نصرت خان	عبدالرحمن	"	" " " " "
محمد ایوب خان	غیاث اللہ	پاہٹ	" " مارکھ ناظم آباد کراچی
محمد ذہان	"	"	" " 1342/2 عزیز آباد کراچی
محمد مقصود خان	"	"	" " " " "
امین الرحمن	"	"	" " " " "
شکیل احمد	خلیل احمد	پانگلوت	" " 326/D کورنگی کراچی
عبدالرشید	عبداللہ	بالوت	" " 161/D " " "
نور محمد	عبدالکریم	ڈیروٹ	" " 421/D " " "
انوار خان	"	"	" " " " "
انتیاز احمد	فضل احمد	"	" " G/273 " " "
محمد یاسین	بھوٹے خان	دھنگل	" " C/666 " " "
محمد قیوم	الو اب علی	ڈیروٹ	" " G/371 " " "
ظہور احمد	عبدالکریم	"	" " D/327 " " "
عبدالشکور	ظہور احمد	"	" " " " "

میوڈائریکٹری تعلیم یافتہ افراد (میٹرک پاس)

نام	ولایت	گوت	پتہ
عبدالغنی	محمد ابراہیم	چھر کلوٹ	حویلی عجائب سنگھ قصور
جیل احمد	عبدالوہاب	~	~ ~ ~
عبدالحمید	عبدالسلام	~	~ ~ ~
محمد یحییٰ	~	~	~ ~ ~
عبدالوہاب	حامد خان	چھر کلوٹ	~ ~ ~
محمد اشرف	کنول خان	~	~ ~ ~
عبدالسلام	حسنہ	~	~ ~ ~
نور محمد	حسن خان	~	~ ~ ~
سمیع خان	کلی خان	کمالیہ	~ ~ ~
محمد خاں	تحراب خان	لنڈوات	رائیسان ڈاک خانہ چونگ لاہور
عیدو خان	سلطان خان	سنگل	حویلی رکبہ والی قصور
عبدالرحمن	شیاعت خان	لنڈوات	رائیسان ڈاک خانہ چونگ لاہور
سرخ خان	~	~	بیدیان قصور
فیروز خان	رائے خان	دینگل	حویلی ترکھانوالی - لاہور
خیر محمد	جمہ خان	نامی	اجینا والا شیخوپورہ
نصیب خان	جگمال خان	~	~ ~ ~
شمس الدین	زغم خان	گور وال	یکہ کوٹ رادھا کشن قصور
وزیر خان	~	~	~ ~ ~
وحید الدین	~	~	~ ~ ~
موسیٰ خان	محمد اسماعیل	چھر کلوٹ	حویلی عجائب سنگھ قصور
فتح خان	بدھی خان	دولوٹ	جلال پور
محمد سلمان	جگن خان	دینگل	کادیوند قصور
محمد اسماعیل	محمد اسماعیل	گور وال	یکہ کوٹ رادھا کشن قصور
محمد قبال	احمد حسین	ڈیروٹ	~ ~ ~
عید المجید	سرخ خان	گور وال	~ ~ ~
جمہود خان	امراؤ خان	گوہل	~ ~ ~
ولی خان	محمد ابراہیم	~	~ ~ ~
محمد اسماعیل	~	~	~ ~ ~

میوڈائریکٹری تعلیم یافتہ افراد (میٹرک پاس)

نام	ولایت	گوت	پتہ
نصر الدین	زغم خان	گور وال	یکہ کوٹ رادھا کشن قصور
نور محمد احمد	احمد خان	~	خو کرشن نگر لاہور
محمد بخش	~	سنگل	لیانی قصور
خلفہ خاں	عبدالرحیم خان	~	مغل پورہ لاہور
انیس خان	~	~	~ ~ ~
محمد یونس	~	~	مغل پورہ لاہور
محمد ادریس	~	~	~ ~ ~
احمد دین	ارجن خان	ڈیروٹ	لیانی قصور
محمد شفیق	محمد خان ماسٹر	گور وال	شاہزادہ لاہور
نور احمد	مراد خان	ڈیروٹ	رکھانوالی
سردار خان	امراؤ خان	~	وطنہ قصور
رشید احمد	شرف الدین	پاہٹ	مد کے دیروال قصور
فیض احمد	خان بہادر سردار خان	دینگل	نیا کی کوٹ قصور
محمد طفیل	~	~	~ ~ رادھا کشن قصور
کرم الہی	~	~	~ ~ ~
ضیاء الہی	~	~	~ ~ ~
محمد اسماعیل	مسلمہ	~	~ ~ ~
بشیر احمد	شادی خان	~	~ ~ ~
جمال الدین	~	~	~ ~ ~
کیسان محمد حسین	~	چھر کلوٹ	کھڑیل تحصیل ڈسک
قمر خاں	~	دینگل	رائے وند قصور
اسلام الدین	علاؤ الدین	کمالیہ	اسلامیہ میڈیکل ہال نیا کاتہا قصور
منظر خان	غفور خان	دینگل	ہائی اسکول شام کوٹ قصور
ماسٹر شیر خان	جلال الدین	ڈیروال	موضع ترور لاہور
سردار خان	سلمان خان	پاہٹ	~ ~ ~
سردار خان	کھلو خان	~	~ ~ ~
آسما محمد	محمد خان	ڈیروٹ	~ ~ ~
وزیر خان	عبدالرحمن	دینگل	~ ~ ~

میوڈائریکٹری تعلیم یافتہ افراد (میل پاس)

نام	ولدیت	کوٹ	پستہ
محمد خان	میرخان	دینگل	موضع نرور لاہور
مراذ خان	-	سوگڑیا	"
عشق خان	رسول خان	دینگل	"
محمد اقبال	کالے خان	سوگڑیا	"
محمد وسن	"	"	"
دوست محمد	"	"	"
محمد صدیق	سرار خان	دینگل	"
جان محمد	سلیمان خان	سوگن	"
کریم خان	ابن بخش	دینگل	"
محمد اصغر	افضل خان	گوروال	موضع ساگر پور سیالکوٹ
عبدالحمید	دراب خان	"	"
فضل حسین	"	"	"
اجمل حسین	"	"	"
افضل حسین	"	"	"
شرف الدین	سہراب خان	"	"
محمد اختر	شہاب الدین	"	"
محمد یاسین	رضیت خان	"	موضع کوجی ڈاکھانہ دیپال پور
عبدالرحیم	عبدالحمید ظاہر	"	موضع ساگر پور سیالکوٹ
محمد حسین	-	چھپر کلوٹ	موضع کھتریل تحصیل ڈسکہ
محمد رمضان	بھونڈو خان	دینگل	پیلو وال ڈسکہ سیالکوٹ
ولی خان	بھونڈو خان	"	"
محمد حسین	خیر خان	چھپر کلوٹ	موضع کھتریل تحصیل ڈسکہ سیالکوٹ
محمد طفیل	خیر خان	"	بھاؤ پور تحصیل تحصیل ڈسکہ
علی خان	جگمال	ہنگل	نوجہ تحصیل شجاع آباد ملتان
کریم خان	ابن بخش	"	"
رحیم خان	"	"	"
رحیم خان	جگمال خان	"	"
شہاب خان	سلطان خان	"	"

میوڈائریکٹری تعلیم یافتہ افراد (میل پاس)

نام	ولدیت	کوٹ	پستہ
محمد خان	جوہٹ خان	سنگل	نوجہ تحصیل شجاع آباد ملتان
محمد یونس	جگمال خان	"	"
فیاض احمد	"	"	"
رحیم خان	صال خان	"	"
حانڈ خان	دھن سنگھ	"	"
نذر خان	مگرو خان	"	"
محمد اسحاق	عبدالرحیم	"	"
علی محمد	محمد یوسف	"	سکندر آباد ملتان
نجم الدین	بیرخان	"	میان پور ملتان
رفیق الدین	"	"	"
محمد تقی	محمد یعقوب	"	"
سعید الدین	نات	"	نوجہ تحصیل شجاع آباد ملتان
انوار احمد	عبد	"	نوجہ تحصیل شجاع آباد ملتان
نور محمد	"	"	"
محمد اختر	سکندر خان	پاکت	ہیرا آباد حیدر آباد
اکبر خان	"	"	"
سکندر خان	"	"	17/8 مزاج کالونی حیدر آباد
عبدالوہاب	جمود خان	"	"
عبدالشکور	خیر خان	"	جام شورہ حیدر آباد
عبدالرؤف	عبدالشکور	ڈیمروٹ	"
بشیر احمد	امید خان	دینگل	جک 675/15 پیر محل لائل پور
محمد ایوب	لین خان	"	جک 675/16 " " "
محمد اسحاق	نذر خان	"	"
عبدالوجہ	عبدالرحمن	ڈیمروٹ	"
محمد اصغر	صوبیدار محمد عمر	"	"
محمد اکبر خان	"	"	"
محمد سعید	علی خان	"	"
نذر خان	شادی خان	"	ق 77 گ ب

میوڈائریکٹری تعلیم یافتہ افراد (میٹرک پاس)

نام	ولدیت	گورنمنٹ	پستہ
محمد اقبال	تاج خان	رینگل	یکہ 77 گ ب پیر محل لائل پور
محمد ذوق	عبدانکریم	"	"
نذر حسین	شاری خان	"	"
محمد حسین	کیمورا	چھوٹا کھوٹ	گورنمنٹ ہائی اسکول لائل پور
محمد ذوق احمد	حسن خان	ڈیننگل	105 سی کلب گ کالونی لائل پور
ملال خان	عاجی عبدالحکیم	"	33 سی راجی اسکول کرسٹن نگر
صوبیدار رحیم خان	الہی بخش	"	خوجہ تحصیل شجاع باغ ملتان
محمد ایساک	رحیم خان	"	"
محبوب علی خان	عبدانکریم	پابٹ	احمد پور سیال ضلع جھنگ
محمد سلیمان	اشدیار خان	آئینگی	ریلوے کالونی مکان بے ساہوال
محمد سلطان	محمد سلیمان	"	"
نواز حسین	بندو خان	پوٹھوٹ	کراچی 9/15 نئی کراچی
انوار حسین	نور حسین	"	"
ظہیر حسین	بندو خان	"	"
بدر بخش	"	"	"
نور احمد	"	"	"
اکبر عالم	عبدانکریم	"	15/15/58 نئی کراچی
محمد حسین	محمد اسحاق	"	واہ کینٹ راولپنڈی
محمد ذوق	کریم بخش	چھوٹا کھوٹ	جٹ لینڈ کراچی
محمد شفیع	باز خان	"	بلدیہ ٹاؤن کراچی
عبدانکریم	محمد یونس	ڈیپوٹ	گرین اسٹیٹ ایجنسی بلدیہ کراچی
محمد علی	لال خان	گوروال	مسجد آباد بلدیہ ٹاؤن کراچی
محمد ذوق	جودھری نیاں	پوٹھوٹ	487 بلدیہ ٹاؤن کراچی
زکریا رحیم	"	"	15/15 نئی کراچی
شفیق الرحمن	"	"	"
نجیب الرحمن	"	"	"
عبدانکریم	نجیب الرحمن	"	19/19 سی ایریا لیاقت آباد کراچی
جسٹس رحیم	"	"	"

میوڈائریکٹری تعلیم یافتہ افراد (میٹرک پاس)

نام	ولدیت	گورنمنٹ	پستہ
رئیس الرحمن	نجیب الرحمن	پوٹھوٹ	7/19 سی ایریا لیاقت آباد کراچی
بدر الرحمن	محمد ایرا ہیم خان	"	14/18 شریف آباد کراچی
ذکر کریم	جودھری کریم خان	پوٹھوٹ	بیلنگ کالونی کراچی 6-7-8
طاہر خان	قمر الدین	"	صوبیدار قمر الدین مکان
خالد محمود	"	"	"
ارشد محمود	"	"	"
محمد منظر	حاجی محمد علی	دھنگل	ڈرگ کالونی نمبر 3 کراچی
میوڈائریکٹری تعلیم یافتہ افراد F.A./FSC			
بدر الرحمن	محمد ایرا ہیم	پوٹھوٹ	شریف آباد کراچی
اسد وہاب	عبدانکریم	پابٹ	15/15 نئی کراچی
عبد الرحمن	جودھری جیہا رحمت	پوٹھوٹ	15/15 سی ایریا لیاقت آباد کراچی
محمد قربان خان	"	"	7/4 " " "
محمد فاروق	"	"	" " " "
محمد صدیق	"	"	" " " "
زاید علی	برکت علی	دولٹ	4/35 لیاقت آباد کراچی
حامد علی	"	"	" " " "
ظہور احمد	فتح خان	"	" " " "
اقبال احمد	ظہور احمد	"	" " " "
اشعال احمد	"	"	" " " "
محمد مصطفیٰ خان	محمد شفیع خان	گوروال	4/47 لیاقت آباد کراچی
محمد غلام خان	"	"	" " " "
قمر نیازی	"	پابٹ	ناظم آباد کراچی
ریاض نیازی	"	"	" " " "
محمد احمد	محمد خان	"	عنبر آباد کراچی
عبد الرحمن	"	"	" " " "
عبد الرشید	سیر خان	پابٹ	5/16 کورنگی کراچی

میوڈائریکٹری تعلیم یافتہ افراد ۸۵ F.A (F.S.C)

میوڈائریکٹری تعلیم یافتہ افراد ۸۴ F.A (F.S.C)

نام	ولدیت	گوت	پستہ
قاسم علی	محمد اقبال	ڈیروٹ	جک ۵۵ کوٹ رادھاکشن قصور
محمد ابراہیم	سرویا	گورووال	۷
نور شیدا احمد	احمد خان	بابینز	۵ کرشن نگر - لاہور
محمد اختر	بشیر احمد	بلیانہ	شاہی ودھتا ضلع قصور
محمد عمر	سرحد خان	نانی	بیدیان قصور
محمد ارخان	امراؤ خان	ڈیروٹ	موضع وطنہ ضلع قصور
خسرت خان	سلیمان خان	سرماٹا	مغولی ڈاکخانہ کھاتا لاہور
عبدالمجید	-	-	۷
محمد شریف	موسیٰ خان	-	مالکوی ڈاکخانہ کھاتا لاہور
محمد رمضان	غلام حسین	-	۷
دقار عالم	محمد توفیق	دینگل	پٹا کی کوٹ شیر سنگھ قصور
عبدالرحمن	محمد یامین	-	۷
بشیر احمد	عبدالرحمن	دینگل	۷
دجید احمد	-	بابینز	۷
ارشد احمد	-	-	۷
شہیم احمد	-	-	۷
اقبال احمد	-	-	۷
جے۔ کے۔ قاسم	سعید خان	-	گوبیڈا اکخانہ نور پور
آرمین خان	رحمت خان	دینگل	ڈاکخانہ کھاتا لاہور - قصور
لوز خان	امرخان	-	ہائی اسکول تام کوٹ لاہور
محمد حسین	ماسٹر مراد	سوکریا	موضع ترور - لاہور
محمد خان	چھوٹو خان	دولوت	۷
حسین خان	نذر خان	کھاریا	۷
حفیظ خان	محمد علی	-	۷
محمد وس	کالے خان	سوکریا	۷
قمر حیات	کریم خان	مینگل	۷
محمد مصطفیٰ خان	غلام الدین	گورووال	موضع ساگر پور یا کوٹ لاہور
ایسا ایم سعید ملک	-	-	۷

نام	ولدیت	گوت	پستہ
بشیر خان	نور محمد	آئیریا	۵/۳۲۵ کوٹنگی کراچی
بشیر احمد	دوست محمد	بابینز	۵/۴۲۲ ۷
محمد ایوب	نواب علی	ڈیروٹ	۵/۳۷۱ ۷
شکیل احمد	وحید خان	دینگل	۵/۵۵۶ ۷
محمد حنیف	محمد خان	-	P-4-5 درگ اور کراچی
محمد راشد	محمد طاہر	بابینز	۲/۱۴ سوسائٹی کراچی
محمد اشرف	-	-	۷
عبداللہ	محمد ابراہیم	-	۷
محمد سعید خان	شیر خان	-	۷
محمد مجید خان	-	-	۷
محمد حنیف خان	محمد یوسف	باگوریہ	۱/۱۲۹۳ درگ کالونی کراچی
محمد سرفراز	عبدانور شہید	-	درگ کالونی کراچی
محمد حامد	-	بابینز	نمبر ۱ کالونی کراچی
عبدالمجید	جان محمد	-	رامسوچی کراچی
شوکت علی	عبدانواب	چھوٹو کوٹ	ہوٹل بجانب سنگھ قصور
عبدالرحیم	عبدالتار	-	۷
محمد حنیف	یتو خان	-	۷
احمد خان	نور خان	-	۷
شادی خان	رسول خان	گورووال	رئیس ڈاکخانہ لیلیانی قصور
محمد اقبال	حاجی عبدالحکیم	دینگل	۳۳ سیواجی اسٹریٹ کرشن نگر لاہور
عبدالحکیم	عبدانکریم	-	۷
شیر الدین	نور خان	-	۷
چھوٹے خان	خدا بخش	ڈیروٹ	ہوٹل ترکھانوالی ضلع لاہور
فتح الدین	زرغم خان	گورووال	جک ۵۵ رادھاکشن - قصور
ابراہیم	عبدالویہ خان	دینگل	۴ لور مال لاہور
شہیم	-	گورووال	جک ۵۵ کوٹ رادھاکشن قصور
محمد اتم زائد	محمد اسماعیل	-	۷
خلیل احمد	محمد اقبال	ڈیروٹ	۷

میوڈاسٹریکی تعلیم یافتہ افراد^{۸۷} B.A/BSC

نام	ولدیت	گھوٹ	پتہ
محمد زماں خان	محمد سلمان خان	دنیگل	گورنمنٹ کالج ساہی وال
محمد اطہار خان	خان محمد	"	۴-۹/۶ جی ایئر روڈ ایٹ کراچی
نثار احمد	"	"	"
محمد سعید خان	محمد افتخار خان	پاہٹ	۵/۲۷ سی ایئر ایلیٹ آباد کراچی
میر عبد المنان خان	یحیوی خان	"	۱۴/۲ بی ای سی ایئر شیشوستانی کراچی
غلام محمد ڈاکٹر	عبدالحیار خان	"	۲۵/۳۵۷ لیاقت آباد کراچی
سارک شہزاد	عباس تھان	گورو وال	شرف آباد - کراچی
عبد القادر	-	-	نصیر آباد - فیڈرل ایریا کراچی
ماظہ صغیر احمد	بشیر احمد	ڈیمروٹ	"
سرفراز	فروغ احمد	چھپر کلوٹ	ناظم آباد کراچی
سرفراز نیازی	-	پاہٹ	"
آصف نیازی	-	"	"
وسف نیازی	-	"	"
سرفراز خان	نسیم خان	ڈیمروٹ	۳/۸ بلاک ناظم آباد
علی احمد وکیل	عنایت اللہ	حکمالیہ	بلاک ۴ ناظم آباد کراچی
لیل اللہ وکیل	"	"	"
نبات اللہ وکیل	"	"	"
سعید یعقوب	-	پاہٹ	نارنگ ناظم آباد - کراچی
طیم الرحمن B.C	عبد الرحمن	وٹلوٹ	۸/۹۲ عزیز آباد کراچی
غفار الرحمن B.C	"	"	"
غفار الرحمن B.C	"	"	"
بس الرحمن	-	پاہٹ	۲/۱۳۴۵ عزیز آباد - کراچی
نیر خان وکیل	عباس خان	ڈیمروٹ	۴/۱۵۶ کریم آباد کراچی
ید الغریز	شمش خان	-	۱۲۵/بی کونگی - کراچی
لیل احمد	عبد اللہ خان	پاہٹ	۱۴/۲ سوسائٹی کراچی
بان محمد خان	حرمیت خان	پاہٹ	جی ایئر کونگی کراچی
عبد القیوم	عبد الروف	ڈیمروٹ	"
شیل احمد خان	عبد اللہ خان	پاہٹ	سوسائٹی کراچی (۲/۱۴)

میوڈاسٹریکیٹی تعلیم یافتہ افراد ۸۶ F.A (F.S.C)

نام	ولایت	گروٹ	پیشہ
اصغر حسین	افضل حسین	گوروال	موضع ساگر پور - سیالکوٹ
محمد اسحاق	محمد ابراہیم	سنگل	نوجہ تحصیل شیخا آباد ملتان
نصیر الدین	جگمال خان	"	"
نور الحق	ہمت خان	"	"
محمد افضل	شادی خان	"	"
محمد الوب	دل میر خان	"	"
عبدالرحیم	گھٹے خان	ڈیمروٹ	ڈاکٹریٹ سکندر آباد - ملتان
رحیم بخش	رحمت خان	سنگل	نوجہ تحصیل شیخا آباد ملتان
نعیم الدین	عبدالقیوم	ڈیمروٹ	7/64 میان جیون ملتان
محمد اکبر	محمد حسین	چھتر کلوٹ	کوٹھی 392 ملتان جھاونی
محمد یاسین	کریم خان	ڈیمروٹ	بٹی والا - لودھراں
عبد افکد	محمد دین	"	کمرالی والا - لودھراں
فیض محمد	رحیم خان	"	جک 675/16 پیر محل - لائل پور
عبدالوحید	عبدالغفور	ونہیکل	"
جان محمد	چمن خان	چھر کلوٹ	جک 71/22 پیر محل - لائل پور
عبدالحمید	محمد یوسف	ڈیمروٹ	"
صدیق علی خان	ظیل خان	دینگل	"
محمد عثمان خان	سلیمان خان	"	گورنمنٹ کالج - ساہیوال
حسن جاوید	نبدو خان	پونٹلوٹ	سٹی اسٹیشن کراچی
احقر عالم	عبدالوہاب	"	واہ کینٹ - راولپنڈی
شوکت علی	لال خان	گوروال	487 سعید آباد بلدیہ کالونی کراچی
	BSC	B-A	
ظہور الحق	الحاجہ صفی نندوٹ	پونٹلوٹ	یو پی اونیورسٹی ایف بی کراچی
حسن اقبال	"	"	"
حسن عرفان	"	"	"
محمد اقبال	ظہور محمد	پنوار	بالو محلہ تشاور ٹیٹ مکان 33/23
رکن الدین	الہی بخش	ڈیمروٹ	مکان 2/281 نندر روڈ سکسٹر عبدالرحمن اسٹریٹ مکان 2/لاہور

میڈ ڈائریکٹری تعلیم یافتہ افراد ۸۸ B.A (BSC)

نام	ولدیت	گوت	پتہ
کفیل احمد خان	عبداللہ خان	پاہٹ	سوسائٹی کراچی (2/14)
عبدالعلیم خان	عبدالکریم خان	د	8-9 سوسائٹی کراچی
عبدالرشید	عبدالعلیم خان	د	د
محمد زاہد	جلیل احمد	د	سوسائٹی کراچی (2/14)
صغیر احمد	جائیں خان	دینگل	14/6/14 دستگیر کالونی کراچی
محمد شریف	خیر خان	پاہٹ	پلاک 2 سوسائٹی کراچی
کریم اختر	-	د	کیاڑی - کراچی
محمد حسین خان	-	د	د
محمد اصغر خان	-	د	گلبرگ - کراچی
محمد اسلم	نواب خان	دینگل	اسٹریٹ نمبر 1 بی روڈ لیاقت آباد کراچی
ریاض احمد	پھول خان	پاہٹ	ماڈل کالونی - کراچی
احسان شرف	-	د	پیر الہی بخش کالونی کراچی
اکبر خان	سکندر خان	د	دستگیر کالونی کراچی
محمد اسحاق خان	-	د	د
سبحان خواجہ	سمیع خان	نانی	رستم ہاؤس - لاہور
امیر الدین	نصیب خان	کمالیہ	حویلی بجاٹ سنگھ - ضلع قصور
کریم احمد	میر عبداللہ	نڈوات	8/12 شہری سرور - لاہور چھاونی
ظفر اقبال	عظیم الدین	دینگل	ہارنگ روڈ - لاہور
عظیم الدین	حیدر علی	د	د
قریم الدین	عبدالغفور	دینگل	د
جان محمد	-	د	د
حشمت علی	رحمت علی	نڈوات	27-5 ماڈل ٹاؤن لاہور
نوید شفاعت	شفاعت احمد خان	د	اسلامیہ کالج سول ٹاؤن لاہور
کریم اعجاز	ڈاکٹر موسیٰ خان	د	73/8 ماڈل ٹاؤن لاہور
محمد عثمان خان	مالے خان	پاہٹ	نارنگ ناظم آباد
علی محمد	اکا خان	کمالیہ	کوآرٹر 232 یلوے کالونی منی پورہ
حشمت خان	کریم رحمت خان	باگوریہ	5-11 ماڈل ٹاؤن - لاہور
ابوبکر خان	نور خان	پاہٹ	موضع نور تحصیل لاہور ضلع لاہور

میڈ ڈائریکٹری تعلیم یافتہ افراد ۸۹

B.A/BSC

نام	ولدیت	گوت	پتہ
ایرا پیمن خان	کالے خان	سوریا	موضع نور تحصیل لاہور ضلع لاہور
جان خان	چھوٹے خان	دینگل	د
محمد علی خیر	شہول خان	د	د
نور الدین	سہراب خان	نڈوات	موضع نار تحصیل لاہور ضلع لاہور
اختر حسین	افضل حسین	د	د
محمد مصطفیٰ	نظام الدین	د	د
محمد مجید طاہر	محمد سہیل	د	د
سیف اللہ طاہر	محمد مجید طاہر	د	د
محمد اختر	-	چھوٹا	د
محمد یاسین	نور محمد	د	د
محمد حنیف خان	سہر خان	چھوٹا	د
نور الدین	حسن خان	نڈوات	موضع نور تحصیل لاہور ضلع لاہور
عبدالرزاق	جگمال خان	دینگل	د
نصیب خان	عبداللہ	د	د
عبدالرشید	موسیٰ خان	د	د
عطیہ خان	بندو خان	د	د
نور الحسن	ہمت خان	د	د
محمد الیاس	عبدالرحیم خان	د	د
عبدالکبار	بلتریز الدین	د	مکان 7/64 میان جوں ملتان
شکیل احمد	نجم الدین	د	د
محمد حسین	محمد ایوب	چھوٹا	مکان 392 ملتان چھاونی
نور الدین	-	دینگل	د
محمد اختر	-	د	د
محمد اسماعیل	-	د	د
رحمت علی	بدھا	د	د
محمد اقبال	-	د	د
محمد طاہر	محمد اسحاق	نڈوات	موضع نور تحصیل لاہور ضلع لاہور
محمد یاسین	تواز خان	باگوریہ	امیانہ ڈاک خانہ قصور

نام	ولدیت	کوٹ	پستہ
غلام محمد	فتح محمد	ڈیمرڈ	بھلو ضلع قصور
ابراہیم خان	برکت خان	سنگل	22 سی ارجن روڈ کرسٹن ٹکرا
محمد سمیع دیکل	بھولا	"	"
محمد عثمان دیکل	حبیب اللہ	"	کانا کا جھا قصور
نذیر احمد دیکل	جھنگا خان	بھلانا	کاڈیونڈ 7 قصور
رشید احمد دیکل	عبدالرحیم خان	چھتر کلوٹ	قصور
نور محمد خان دیکل	محمد یاسین	"	رائے وند قصور
محمد لونس	محمد قور	ڈیمرڈ	کوٹا رادھا کشن قصور
محمد حنین دیکل	فقیر خان	کمالیہ	گوارٹر 2327 ریلوے کالونی لاہور
دین محمد دیکل	یدھا خان	گوروال	ساہیوال تحصیل لاہور ضلع لاہور
شفیع احمد دیکل	احمد حسین	ڈیمرڈ	جک 55 کوٹا رادھا کشن قصور
حبیب احمد دیکل	"	"	"
نور محمد	عبدالمجید	گوروال	"
لیاقت علی	شفیع احمد	ڈیمرڈ	"
محمد اکبر	حبیب احمد	"	"
انجاز احمد	محمد یاسین	ننڈوالہ	"
رشید احمد	نور محمد منشی	گوروال	موضع راندرہ تحصیل لاہور ضلع لاہور
محمد حنیف	ڈاکٹر امیر خان	ڈیمرڈ	موضع نیانی کوٹا رادھا کشن قصور
فتیل آئی ڈی گریا	خان بہار سردار خان	سنگل	"
محمد حفیل	"	"	"
محمد اختر ع	نصراوین	"	"
اختر رومی	"	پامپٹ	27-A شاہ روڈ ریلوے کالونی لاہور
محمد الرحمن	فتح محمد	"	"
حبیب الرحمن	عبدالرحمن	"	"
رشید احمد	"	"	"
محمد ایف	رحمت خان	ڈیمرڈ	موضع کاچھا ضلع قصور
سراج الدین	یدلو	کمالیہ	ویل ڈاکٹریٹ چٹیا نوالی قصور

نام	ولدیت	کوٹ	پستہ
اشفاق احمد	نور خان	دینگل	مکان 53 اقرینی روڈ پرائیمری
سلیم اختر خان	عبدالسمیع خان	"	"
نعیم انور خان	"	"	"
خورشید احمد	چودھری انشا دلی	پامپٹ	مکان 113/54 سی اے آباد - حیدر آباد
اعجاز احمد	"	"	"
اسرار احمد	"	"	"
طفیل احمد	رحیم خان	کمالیہ	جک 45/12 پیر محل ٹوبہ ٹیکسٹائل ڈیپو
عطا محمد	"	"	"
فیض محمد	"	"	"
احمد خان	عبدالمجید خان	ڈیمرڈ	جک 40 گ۔ ب۔ پیر محل - ڈیپو
عبد الرشید خان	سنول خان	چھتر کلوٹ	جک 28/22 " " "
جلیل احمد	خلیل احمد خان	دینگل	"
جلیل احمد	صوبدار خلیل احمد	"	جک 52 پیر محل ڈیپو
شمس الدین	چاند خان	"	"
محمد اسرار یمیم	فخر خان	"	جک 292 جناح کالونی - ڈیپو
عبد المجید خان	سراج خان	"	"
محمد صادق	عبد المجید خان	"	جک 56 سراسرہ میر محل ڈیپو
محمد اختر سردار	دان خان	"	مینا سٹریٹ سی بی ایٹن کوٹ سردار محمد خان
چودھری محمد شفیع	"	پامپٹ	جک 5 کونڈی کراچی
محمد طارق خان	جھوٹے خان	پونٹوٹ	جک 212 R شریف آباد کراچی
محمد قمر	محمد صابر	نانائی	سوسائٹی - کراچی
محمد فاروق	جلیل احمد	پامپٹ	"
خالد جمیل	جمیل احمد	"	عزیز آباد کراچی
محمد کامل خان	محمد طاہر	"	سوسائٹی کراچی
طارق جمیل	جمیل احمد	"	"
زائد جمیل	خلیل احمد	"	انجینئرنگ یونیورسٹی جی ٹی روڈ لاہور
انتخاب احمد	ذکی احمد	دینگل	"
انتظار احمد	"	"	"

نام	دلایت	گولٹ	پستہ
سیف الرحمن	محمد ابراہیم خان	بونگلوٹ	شریف آباد - کراچی
محمد بشیر خان	-	دینگل	سی ایریا - لیاقت آباد
محمد تھان خان	مالے خان	-	نارنگہ ناظم آباد کراچی
جات خان	شاہ میر	چکماہیہ	سیرالہی بخش کالونی کراچی
محمد طاہر	عبداللہ خان	یاہٹ	۱۲/۲ عزیز آباد کراچی
شاہد شیرا	اے جی شیرا	لنڈوات	۲۱۸ خیری سرور - لاہور چھاؤنی
عبدالستار	عبدالحیار	دینگل	نیا کی گولٹ رادھاکشن - قصور
معتوم خان	فخر خان	"	رائے ونڈ - قصور
فضل الدین	رستم خان	ڈوچ	گولٹ لکھیت - لاہور
محمد شفیع	جود خان	-	کوٹھی ۵ - ۳۵ ماڈل ٹاؤن کراچی
نظام الدین	سہراب خان	گور وال	موضع ساگر پور نارووال ساکروٹ
سردار خان	محمد خان	دینگل	بگوال ڈاکٹری نہ خاص تحصیل ڈکٹر ساکروٹ
نور احمد	ہمت خان	سینگل	خوجہ تحصیل شجاع آباد - ملتان
کریم بخش	رحمت خان	"	"
محمد عتیق	عبدالرحمن	بونگلوٹ	"
زبیر احمد	عزیز الدین	ڈیمروٹ	مکان ۶۲/۷ میاں جنوں - ملتان
کریم منظور الدین	عبدالقیوم خان	بونگلوٹ	"
اختر حسین	محمد حسین	فیر کلوٹ	کوٹھی ۳۹۲ ملتان چھاؤنی
کریم بخش	من خان	سینگل	اصغر کاٹن مل - لودھراں
ولی حسین	ولی احمد	دینگل	قرشی روڈ - پرانا سکھر
عبدالسمیع خان	عبدالصمد خان	"	"
مقصود احمد	مربوب احمد	"	"
ضمیر احمد	جودھری ارشد علی	یاہٹ	۱۱۳۵۷ میرا آباد - حیدر آباد
عبد القدوس	عبدالمکرم خان	ڈیمروٹ	جام شہورہ - حیدر آباد
عبد العزیز	تاج خان	دینگل	جک ۷۷ پیر محل - لائل پور
عظمر خان	حسین خان	"	۱۰۵ سی کلرنگ کالونی - لائل پور
ولی محمد خان	"	"	"
ذلی احمد	ولی احمد خان	"	انجینئرنگ یونیورسٹی - لاہور
خود شید احمد	"	"	"
	نور احمد خان	نافی	۲۱۲ - R شریف آباد - کراچی

نام	ولدیت	گوٹ	پستہ
عبد المجید طاہر	محمد سحاق	ڈیر وال	موضع ساگر پور تحصیل ناروال ضلع ساکوٹ
سیف اللہ طاہر	عبد المجید طاہر	"	"
بدردین	جمن خان	زنا وال	موضع غوجہ تحصیل شجاع آباد ضلع ملتان
عبد الرزاق	خامال خان	سنگل	"
محمد اسماعیل	برکت اللہ	"	۲۲ سی ارجن روڈ کراچی ٹکسٹائل
ابشیر احمد	بھولا	"	"
محمد ثناء	حبیب اللہ	"	کاٹھنا کاجھا قصور
نور محمد رکیل	محمد یسین	چھر کلوٹ	رائے وڈ قصور
رشید احمد	عبد الرحیم خان	"	قصور
محمد حسین	فخر خان	کمالیہ	کوٹری ۲۳۲ ریلوے کالونی منٹل پورہ
دین محمد	بدھ خان	گور وال	شاہزادہ تحصیل لاہور میس لاہور
شفیع احمد	احمد حسین	ڈیر وٹ	جک ۵۵ کوٹ رادھا کشن - قصور
حبیب اللہ	"	"	"
عبد الرشید	کنول خان	چھر کلوٹ	جک ۲۲/۶۸۱ میر محل - لاہور
عظیم الدین	حیدر علی	ڈینگل	۴۴ منزلہ روڈ لاہور
قمر الدین	عبد الغفور	سنگل	"
سیمان خان	اسماعیل خان	نانی	رستم ہاوس - لاہور
علی احمد	عنایت اللہ	چکمالیہ	بلاک ۴ ناظم آباد کراچی
خلیل احمد	"	"	"
نفاذ اللہ	"	"	"
منظر خان	عبد القیوم خان	پونٹوٹ	مکان ۶/۲۴ میان چنول - ملتان
حیات خان	شاہ میر	چکمالیہ	پیر الہی بخش کالونی
محمد صابر	نورا احمد	نانی	۲۱۲/۸ شریف آباد کراچی
عبدالستار	عبد الحیار	ڈینگل	تیاکی کوٹ رادھا کشن - قصور
جیل احمد	خلیل احمد	"	جک ۲۲/۶۸۱ جی بی میر محل لاہور
خلیل احمد	خلیل احمد بیدار	"	"
کریم بخش	من خان	سنگل	صخرہ ٹان ماحجہ لاہور
ایرلیم خان	کالے خان	سوکڑ	موضع میرور ضلع لاہور

میوڈائریکٹری تعلیم یافتہ افراد (ویک)

نام	ولدیت	گروٹ	پستہ
حجیم خان	کریم خان	پانکلوٹ	پانکلوٹ ضلع لاہور
نور شیر	عباس خان	ڈیمروٹ	۱۰/۲ ڈی بلاک کریم آباد کراچی
نصرت احمد	-	-	سابق عمیر قومی اسمبلی ۱۹۷۳-۱۹۷۷
محمد نابیر	نور محمد خان	نانی	R/۲۱۲ شریف آباد کراچی
میوڈائریکٹری تعلیم یافتہ	افراد	(ڈاکٹر)	MBBS
غلام محمد MBBS	عبدالجبار	پانکلوٹ	۳۵۲/۷ یاقوت آباد - کراچی
محمد سعید خان	ایم۔ اے۔ علیم	پانکلوٹ	۹۱۵ بی ای سی ایچ - کراچی
نالم شیر خان	عباس خان	ڈیمروٹ	D/۱۵۴/۴ بلاک کریم آباد کراچی
ملاح الدین	موسیٰ خان	دنیکل	B/73 لالہ آباد لاہور
دلی خان	-	-	-
میر خان	احمد حسین	ڈیمروٹ	نیا کوٹہ راجہ کرشن قصبہ
محمد احمد	عبدالرحمن	پانکلوٹ	۱۵۷/۱۵۸ قصبہ لاہور
محمد طاہر	یونس خان	ڈیمروٹ	نیا کوٹہ شیر سنگھ قصبہ
نضال الدین	رستم خان	ڈوج	کوٹہ لکھنوت - لاہور
محمد یاسین	نور محمد	ڈیمروٹ	کھریل ڈاک خانہ خاص تحصیل ڈنگ
رسول عمر	صوبہ دار نازی	پانکلوٹ	موضع کول پھلاپاس ضلع لاہور
نصرت محمد	امیر خان	سنمٹل	کوٹہ سیمان سنگھ خانوالہ ۱۰ چلا
سید الصمد شیر	-	نندوان	کراچی
سلام الدین MBBS	علاؤ الدین	کمالیہ	اسلامیہ ٹیڈنگ ہال نیا کانیانہ قصبہ
بیر احمد MBBS	-	-	۶- کورنگی - کراچی
محمود MBBS	-	-	۱۵- کورنگی - کراچی
بیر احمد MBBS	-	ڈیمروٹ	بجیر باروڈ - نواب شاہ
محمد رحیم	عبدالرحیم	غوری	نیرجہ لطیف آباد - حیدر آباد
مہر قیال	-	-	حیدر آباد ہیر آباد
شفاق احمد MBBS	-	-	۶ کورنگی کراچی
محمد خان	-	-	حیدر آباد
شیر احمد MBBS	-	-	۱۵- کورنگی کراچی
ذیشان	نشی خان	پانکلوٹ	حویلی بلاو سنگھ ضلع قصبہ

میوڈائریکٹری تعلیم یافتہ افراد

O.H.D

نام	ولدیت	گروٹ	پستہ
ڈاکٹر موسیٰ خاں	-	-	لاہور (U.K) P.H.D
محمد اسحاق	-	-	" " " " " "
ذکی احمد خاں	-	-	" " " " " "
نور شید احمد خاں	-	-	" " " " " "
ولیا خان	-	-	لاہور (U.S.S.R) P.H.D
محمد پرویز	-	-	حیدر آباد (U.K) " "
مہرمان غنی نیازی	-	-	کراچی P.H.D
طاہرہ بیگم	-	-	کراچی P.H.D
محمد یاسین ولد نور احمد	کراچی	کراچی	میرزا نام جو ہمارے سامنے نہیں ہے اور ہماری معلومات سے باہر ہے ان اجاب سے ہم اپیل کرتے ہیں کہ وہ اپنے نام اور اپنا مکمل پتہ ارسال کریں تاکہ ہم انکی قسط میں مکمل معلومات فراہم کر سکیں
محمد ادریس ولد سلیمان شیراٹو	لاہور	لاہور	طاہر اقبال ولد سلیمان شیراٹو لاہور پتہ کتاب سے حاصل کریں

کراچی بھی کوٹش کر رہے ہیں۔

میڈیٹر کی تعلیم یافتہ افراد (میٹرک پاس لڑکیاں)

نام	ولدیت	پیشہ	گورنمنٹ
طاہرہ بیگم	محمد حنیف	11/4/114	دینگل
حبیبہ شیریں خاتون	جودھری حبیب الرحمن	15/5/15	یونگلوٹ
نسرین فیصل	فضل الرحمن	7/19	دینگل
طاہرہ بیگم	نواز علی	5/58	دینگل
شریلا مہر بیگم	عبدالمجید طاہر	موضع ماگرو پور تحصیل ماروال ضلع راولپنڈی	گوروال
منورہ فاطمہ	ذکر محمد	پیرانا سکھر قریشی روڈ سکھر	دینگل
نسیم کوثر	نور الحسن	11/114/9	یونگلوٹ
رفیقہ حسین	حسنی بندو خاں	بابو محمد مکان 33/22	دینگل
سرورہ انوار	انوار الحسن میو	11/114/9	دینگل
ذکیہ کریم	جودھری کریم خان	پیلز کالونی کراچی 796	یاگوریا
فرحانہ	محمد ابراہیم خان	شریف آباد کراچی	یونگلوٹ
طاہرہ بانو	لفیٹنٹ عطا محمد	کونسل روڈ کراچی نمبر 18/7	یاگوریا
تبسم بیگم			
شمیم بانو			
نسرین اختر	محمد احمد	جیکب لائن کراچی	دینگل

لڑکیاں F.A/FSC

فریدہ بیگم	عبدالمجید	19/11/19	یاہٹ
شبنم اوی بیگم	محمد حنیف خان	18/11/18	دینگل
مہر النساء بیگم	بندو خان	9/23/18	دینگل
خورشید بیگم	عبد الرشید خان	5/35	دینگل
اسمہ بیگم	محمد طاہر	11/4	یاہٹ
رفعت امجد	عبدالمجید طاہر	موضع ماگرو پور تحصیل ماروال ضلع راولپنڈی	گوروال
نسرین	حنین الرحمن	لیاقت آباد کراچی	یونگلوٹ
خولہ کی	ذکی احمد	انجینئرنگ یونیورسٹی فی ڈی	دینگل
نسرین اختر	محمد احمد	جیکب لائن صدر کراچی	دینگل

میڈیٹر کی تعلیم یافتہ افراد (لڑکیاں) B.A/BSC

نام	بنت	گورنمنٹ	پیشہ
فرزانہ بیگم	محمد ابراہیم خان	یونگلوٹ	شریف آباد کراچی
سلطانہ بیگم			
رضوانہ بیگم			
نسر جہاں	ظہور احمد	دولوٹ	4/35 لیاقت آباد کراچی
اختر جہاں			لیاقت آباد کراچی
گل صبا	نور خیر خان	ڈیمروٹ	11/104/4
فوزیہ نور			
شامہ نور			
شمس جہاں بیگم	ماسٹر سعید اللہ	دینگل	انجینئرنگ یونیورسٹی - لاہور
بلقیس بیگم	جودھری ارشد علی	یاہٹ	113-8/57
کلتوم بیگم			
نرگس بیگم			
زبدہ خاتون	حبیب الرحمن	یونگلوٹ	15/6/15
راخیلہ بیگم	عبدالمصعب خان	دینگل	ڈرگ کالونی کراچی
سلیمہ بیگم			ڈرگ کالونی کراچی
حجہ بیگم			
برون بیگم			
فرات بیگم			
تحسین بیگم			
نعیم النساء بیگم	سہرا بی خان	یونگلوٹ	15/5/15

M.A/MSC

طاہرہ بیگم	عبد القادر صاحب	یاہٹ	نصیر آباد فیڈرل ایریا کراچی
زبدہ بیگم			
بلقیس جہاں بیگم	سعید اللہ خان	دینگل	15/6/15
عائشہ بیگم	ولی احمد خان	دینگل	قریشی روڈ پیرانا سکھر
نسیم بیگم			
طلعت جمیل	جمیل احمد خان	دینگل	پی ای سی ایچ سوسائٹی کراچی
رضیہ جمیل			

شخصیات سیٹن شہید عبد الشکور شہزاد ستارہ جرات



قدرت کو جب کوئی اہم کام کرنا
منظور ہوتا ہے تو اس کی تکمیل کی خاطر
اسی درجہ اہم شخصیت کا انتخاب کرتی

ہے۔ ۲۶ ستمبر ۱۹۶۵ء کو جب بھارت نے ہندو اور غیاری سے کسی اعلان جنگ کے
بغیر پاک سرزمین پر حملہ کیا تو اس کو سب سے پہلے شہزاد کے جانباڑوں نے
اپنے سینوں پر روکا۔ اگرچہ یہ تعداد میں بہت تھوڑے تھے لیکن انھوں
نے اس بات کی مطلق پرواہ نہ کی کہ دشمن کے مقابلے میں ان کی تعداد بہت
کم ہے۔ ان کی کمان ڈی۔ ایس۔ آر (کیپٹن) عبد الشکور صاحب واہگہ ونگ
کر رہے تھے۔ جیسے ہی دشمن نے پاک سرزمین پر حملہ کیا تو انھوں نے ایک
بھی لمحہ خالی نہ کیا اور فوراً اپنے جوانوں کو مختلف پوزیشنوں پر مورچے بنھانے
کا حکم دے دیا اور خود عین سرحد پر واقع ونگ ہیڈ کوارٹر پر مورچہ
سنجھال کر دشمن کا مقابلہ شروع کر دیا اور اپنے مرکزی ہیڈ کوارٹر لاہور
کو تفصیلات سے مطلع کرنا شروع کر دیا۔ حملہ رات کی تاریکی میں صبح ۳ بجے
کیا گیا۔ لاہور سے ان کو اپنی بہادر افواج کے پیچھے کی اطلاع دے دی گئی
یہ حملہ اگرچہ انتہائی شدید تھا لیکن ان جانباڑ مسلمانوں نے دنیا کو یہ دکھلا

دیا کہ مسلمان اتحاد سے نہیں گھبراتے۔

عبد الشکور شہید کے ذہن میں یہ خدشہ تھا کہ اگر دشمن کو ابتداء میں ہی
اپنی اہمیت کا نہیں دلیا گیا تو وہ لاہور کی جانب تیزی سے بڑھتا چلا جائیگا
چنانچہ آپ آہنی چٹان بن کر دشمن کے مقابلے میں ڈٹ گئے۔ اور جب تک دم میں
دم رہا امرتسر لاہور روڈ پر بارڈر سے اس کے ٹینکوں کو داخل نہیں ہونے
دیا۔ آپ ساڑھے پانچ بجے تک فون پر لمحہ بہ لمحہ بگڑتی ہوئی صورت حال سے
لاہور ہیڈ کوارٹر کو مطلع کرتے رہے۔ اس عرصہ میں دشمن دیگر اطراف سے
پاکستانی حدود میں داخل ہو کر ان کو گھیرے میں لے چکا تھا۔ فون کاٹ دیا گیا۔
لیکن انھوں نے ہمت نہ ہاری اور دشمن پر مسلسل کاری ضرب لگاتے رہے یہاں
تک کہ اسٹین گن کی چھ گولیاں ان کے سینے میں پیوست ہو گئیں اور پاکستان
کا یہ مرد مجاہد بقائے ملک و قوم کی راہ میں جام شہادت نوش کر کے اپنے
خالق حقیقی سے جا ملا۔ جس نے بھارت کی تین ڈویژن پیدل فوج اور ایک
بکتر بند بریگیڈ کو مسلسل اور مکمل طور پر پانچ گھنٹے تک پاکستانی سرحد سے دور
ہی رکھا۔ عبد الشکور شہید ۲۸ فروری ۱۹۶۶ء کو ریاست الور کے مرکزی مقام
الور میں پیدا ہوئے۔ تعلیم سے فارغ ہونے کے بعد آپ نے ۱۹۳۶ء کو فوج
میں کمیشن حاصل کیا۔ ۱۹۳۸ء میں پکتان بنادے گئے۔ ۱۹۳۹ء سے ۱۹۴۵ء
تک میجر کے عہدہ پر جنگ عظیم دوم میں مشرق وسطیٰ کے محاذ پر فوجی خدمات
انجام دیتے رہے۔ قیام پاکستان پر ایس۔ پی۔ آر میں جوائنڈس ریجنل کمانڈر
کی حیثیت کیلئے شامل ہوئے۔ تقریباً دس سال رن کچھ بارڈر پر کمپنی کمانڈر
اور ونگ کمانڈر کی حیثیت سے کام کرتے رہے۔

۱ اپریل ۱۹۶۴ء میں شہزاد ریجنل ونگ پریڈل ہو کر گئے اور وہیں
جام شہادت نوش کیا۔ آپ نیو قوم سے تعلق رکھتے تھے۔ آپ کے والد بزرگوار
جو دھری عبد الرحیم صاحب ریاست الور کے نامور سائنسدان ہیں شمار کئے جاتے تھے

آپ کے سپہاندگان میں ایک بیوہ تین لڑکے اور دو لڑکیاں ہیں
 لڑکا عبدالرشید نویں میں آفیسر کیڈٹ ہے اور دوسرا عبداللطیف
 لڑکی میں آفیسر کیڈٹ سلیکٹ کر لیا گیا ہے۔ مرحوم کی بیوہ نے
 اپنے نامور شوہر کی ان نشانیوں کو پاکستان کی خدمت کے لئے فوج میں
 خدمات انجام دینے کی بخوشی اجازت دی ہے اور نصیحت کی ہے کہ
 وہ اپنے بہادر باپ کی شاندار روایات کو برقرار رکھ کر ملک کی خاطر کسی
 قربانی سے دریغ نہ کریں۔



مورخ 20/7/85 میٹو برادری کا وفد کراچی K.D.A کے ممبر آف ایڈمنسٹریشن
 اور K.D.A سے میٹو ٹاؤن کے لئے مذاکرات کر رہے ہیں۔ جناب چوہدری
 کریم خاں میٹو اور K.D.A کے جنرل سکرٹری افسان الہی راجپوت
 سونج خاں میٹو منڈو الہیہ بیٹنٹ عطا محمد میٹو اور دیگر امیدواران میٹو
 تنظیم چوہدری حبیب الرحمن اظہار الحسن اور جان محمد نظر آ رہے ہیں۔

چوہدری محمد حسین خان میٹو

میراث کی وفات

چوہدری محمد حسین خان صاحب میٹو اعظم میراث
تاریخ ۱۹ فروری ۱۹۵۰ء بنجہ چوہدری کا گولہ
بمقام موضع بلاس پور نزد تیارہ ریاست اورتھ
قلب بند ہو جانکی وجہ سے اس جہان فانی سے
کوچ فرما گئے انا للہ وانا الیہ راجعون
اپنے محسن سے ہمیشہ کیلئے محروم ہو گئی۔ مرحوم و معفو
کو احاطہ میٹو مانی اسکول نوح ضلع گوردکانوہ صوبہ
پانڈ بھارت میں دفن کیا گیا۔ اور تاریخ



۳ مارچ بروز پیر ۱۹۵۰ء بوقت ۱۰ بجے صبح سکول مذکور

ہی میں چیلیم منعقد ہوا اللہ تعالیٰ مرحوم و معفو کو اپنے چار رحمت میں جلد دے۔
آپ ۱۸۹۳ء میں بمقام رنہ تحصیل نوح ضلع گوردکانوہ پیدا ہوئے۔ ٹرل کے امتحان میں پنجاب بھر میں اول
آئے اور میراث کے سب سے پہلے قانون دان ہوئے ۱۹۲۶ء تک مسلسل پنجاب اسمبلی کے ممبر رہے۔ اور ۱۹۵۲
۱۹۵۲ء میں بلا مقابلہ ممبر منتخب ہو کر ۱۹۶۲ء تک ممبر رہے۔

کتاب ہذا ملنے کا پتہ

۱۔ چوہدری کریم خان میٹو پیپلز کالونی بلاک ۷ نارٹھ ناظم آباد
مکان P-784 کراچی

۲۔ عبدالصمد میٹو کونسلر ضلع تھریار کر میر پور خاص محمود آباد

۳۔ ڈاکٹر نظر محمد بھلا باس والے حویلی بلا تہ سنگھ وال
تحصیل و ضلع قصور۔

۴۔ موج خان میٹو ٹنڈوالہیار سے مل سکتی ہیں۔

دعائے خیر

